

اور انکی اقران و اماثل کو واسطی صحبت خاتم النبیین کے پسند کیا اور انکا ذکر
خیر کتب انبیاء سابقین میں فرمایا قال تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین امنوا
معه اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعاً سجداً یتبعون فضلاً من اللہ
ورضواناً سیماہم فی وجوہہم من انوار النور ذلک من انوارہ فی التوراة و مثلاً
فی الانجیل کزروع اخیر شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یحب
الزراع لینیط بہم الکفار وعدل اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات منهم مغفرۃ
واجرا عظیمایہ آیت شریف آخر سورہ فتح ہے خلفاء اربعہ کو مصداق اس آیت
کا تیسرا یہ ہے اسکے سوا عموماً خصوصاً اور بہت آیات بیانات فضل صحابہ
میں وارد ہیں اور سنن مطہرین مناقب عشرہ مبشرہ وغیرہم کے آئینے میں
اس جگہ اولاً وبالذات خاص ذکر کرنا مناقب ہر چہ اخیلفہ راشدہ کا مقصود
ہے اور ثانیاً وبالقیاس خاتمہ رسالہ میں کسی وقت مناقب بقیہ عشرہ مبشرہ کا بھی
ذکر آگیا ہے وباللہ التوفیق

مفسر بیان میں مناقب صحابہ کی عموماً

حدیث عمران بن حصین میں فرمایا ہے خیر امتی قرنی ثل الذین یلونہم
ثل الذین یلونہم ثل ان بعدہ قوم یشہدون ولا یشہدون الحدیث
متفق علیہ اس حدیث میں قرنی کی تائید ہی قرن صحابہ و قرن

تا بعین و قرن صحیح البعین پھر خبر دی ہے کہ بعد ان قرون کی زمانہ شکر کا ہر گز
 ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے اگر مولا اصحابی قاضی غرضی کہ قرآن الدین یلوا
 قرآن الدین یلوا نصہ قرظہما لکذبا الحدیث رواہ الثانی اس حدیث
 بھی خیریت ہر سہ قرن مذکور کی تحقیق ہوئی جائز رفعا کہتے ہیں لا تمس النار
 مسلما انی اودای من دانی رواہ الذمذی معلوم ہوا کہ سارا قرن صحابہ و
 تابعین منظور ہے انہیں کوئی دخل مار نہوگا و نہ احمد بریدہ نے رفعا کہا
 ما من احد من اصحابی یوت بارض الا بعث قائدا و نور العیدیم القیمة
 رواہ الذمذی و استغریہ زمانہ خلافت راشدہ میں تفرق اصحاب کا اکثر
 بلا و عجم میں ہوا اور اسے قتالی نے اون کی وجہ سے امام کشیہ کو نہایت ہی
 جو صحابی جس سز میں میں مرا ہے وہ اوس گروہ کا وقت قیامت کے قائم و
 نور ہوگا و نہ لکن عمر بن خطاب کہتے ہیں میں نے حضرت کو نہ فرماتے تھے میں
 اپنے رب سے اپنے اصحاب کے اختلاف کا بعد اپنے سوال کیا مجھ کو ہی
 کی کہ اسی محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بننے کہ نجوم کے ہیں آسمان میں بھن
 اتوی ہیں بعض نے اور ہر ایک کے لیے ایک نور ہوگا جس نے اخذ کے
 کوئی شے سپر کر دہین اختلاف ہی وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہے پھر فرمایا
 اصحابی کا النجوم فبا یوصل اقتدیم اشتد یکر رواہ ذین اس حدیث کے
 صحت میں اگرچہ کلم ہے مکن معنی اس کے صحیح میں اور حدیث دلیل ہے فضل پر

لعبد بن اسد بن تیم بن مرد بن قرہ بن لعبد بن حضرت اور حیا بلقی بن
 انکی اور حضرت کی در میان اور مرد کی بیچ میں چہ شخص بین انکی مان ام اخیر
 بنت خنیز عامر بن ابوعب بنی کہا انخانہ ابی بنت خنیز بن عامر بن انکی مان مسلمان
 قدیم بن جبکہ مسلمان دارا رقمین تہی عایشہ کہتی ہیں حضرت فی انکی طرف بکفر فرمایا تھا
 حقیق من النار اس لیے انکا نام عقیق ہوا دوسری روایت میں یون ہے کہ
 من اراد ان ينظر الى حقيق من النار فيلنظر الى ابى بكر لخرجه ابو يعلى و
 ابن سعد والحاكم وصححه عن عايشة وقيل غير ذلك عائشة کا لفظ یہ ہے کہ
 ابو بکر پاس حضرت کی آئی فرمایا انت عقیق الله من النار فيؤمئد منی حقیق
 رواہ الزمذی مراد نام ہی اس جگہ لقب ہی کا فہ علماء اسی پر ہیں ایک عجب
 فی کہا انکو عقیق سبب عناق و جینی حسن و جمال کی کہا ہے وبقال
 مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد یا اس لیے عقیق کہا کہ اون کی نسب میں
 کوئی شی عیب کی تھی دوسرا نام انکا صدیق ہی معنی بسیار راست گوینہ نام
 ہی حضرت ہی فی رکما تہا ہی نام مجہ ترجمان کا ہی ہی اللوم لاحتقر منام
 برکتہ هذا الاسم والرم علی بن ابی طالب مسم کہا کہ کہتے تھے کہ اسد فی ابو بکر کا
 نام صدیق آسان ہی اوتا رہے اس لیے کہ اونہوں فی خبر اسرا کی تصدیق
 کی تھی بعض نے کہا وہ ملازم صدق تھی ہر حال میں کہی اون ہی کو فی شہونی
 ضا و نہیں ہوئی اس لیے صدیق ٹھہرے اسلام میں انکی لیے موقف منسید

یہ روایت ابو بکر کی ہے

۱۰۰

بنیں جیسی شہادت دربارہ قصہ اسرارِ جواب کفار اور ہجرت کرنا مبراہ حضرت
 کی تیر کہ خیال و اطفال اور ملازمت فاروسا و غلطی اور حکم دن بدروہ
 کی وقت شہادت امر کی اور روزا اس حدیث پلک عبد اللہ بن عبد اللہ بن
 الدینیا و الاشیخ اور شہادت دن وفات حضرت کی اور قیام قیامت میں
 اور اہتمام کرنا و انکی جیش اسامہ بن زید میں اور قیام کرنا قتال اہل روت
 میں اور خلیفہ کرنا عمر کا بعد نبی و کر اللہ صدیق منائب و موافق و فضائل
 لا تنحی حضرت صدیق مکرمہ میں دو سال چار ماہ و کچھ دن بعد قصہ فیل
 کے پیدا ہوئی حضرت سی دو برس چار ماہ کچھ دن چھٹے تھے جب سلام لائے عمر
 اول کی ۲۷ سال کی تھی یہ ۳۸ سال کی اور اسلام میں ۲۶ برس زندہ رہے
 مردوں میں سب سے پہلی یہی مسلمان ہوئے عمدۃ التحقیق میں بھو کہ بعض کتب
 لکھا ہے کہ ابو بکر زمان جاہلیت میں تاجر تھے ایک دن خواب میں دیکھا اور
 و دشنام میں تھی کہ چاند و سورج انکی گود میں اترے ہیں انہوں نے دیکھا کہ
 اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا کر ایک چادر سے چھپا لیا جب جاگے تو
 پاس ایک راہب نصاری کی جا کر اس خواب کی تعبیر چوپی اوٹنے کہ تو
 کہان کا ہے کہ مکہ کا مکہ کس قبیلہ کی کہانی تیم کہ تو کیا کرتا ہے کہ تجارت
 کہاتیری زانی میں ایک مرد نکلیا کہ جو کہ میں کہیں گے وہ قبیلہ بنی ہاشم میں
 سے ہوگا اور تو اس کا تابع ہوگا وہ نبی آخر الزمان ہی اگر وہ نہوتا تو اس کے سان

وزین و مانیہا کو اور کا دم و حجابہ انیاد و رسول کو سپاہ کتر او و سیاہی انیاد و کلمین
 ہے تو اوس کی دین میں داخل ہوئے اور اوس کا وزیر و خلیفہ بعد اوسکی بیگنا
 مینی اوسکی نعمت و صفت انجیل و زبور میں پائی ہے اور میں اسلام لایا ہوں
 اور اوس پر ایمان رکھتا ہوں لیکن خوف نصاریٰ ہی میں اپنا اسلام چسپایا ہے
 ابوبکرؓ جب یہ صفت حضرت کی سنی او نکاد دل نرم پڑا اور شتاق و میاں ہو
 اور کہہ کو آئی یہاں حضرت کو پایا اور دو ستار ہو گئے اور ایک ساعت ہے
 حضرت کی دیکھنے صبر نہ آتا جب سب مل کر کہ طویل ہوا ایک دن حضرتؓ نے فرمایا ای
 ابابکرؓ روز سیری پاس آتی ہوا و سیری ساتھ بیٹھتے ہو پھر کیون نہیں سلمان
 ہو جاتی کہا اگر تم پیسیر ہو تو ضرور رہتا را کوئی معجزہ بھی ہو گا فرمایا کیا وہ معجزہ جو تونی
 شام میں دیکھا اور راہب فی اوس کی تعبیری تحکوک کفایت نہیں کرتا ہے تب
 ابوبکرؓ نے کہا اشدان لا الہ الا اللہ و اشدان محمد رسول اللہ انہی سیوطی فی
 تاریخ اخلقا میں کہا ہے انجانا شکہ تہا یہ مکہ سی سوا سی تجارت کی باہر نہ نکلتے
 اپنی قوم میں بڑی مالدار و صاحب مروت و احسان و تفضل تھے ابن اللہ غنہ فی
 کہاتھا انک لفضل الرحمن و تصدق الحدیث و تکسب المعدوم و تعین علی
 نواشب لادھر و تقری الضیف نووی کہتی ہیں کان من رؤسہ قریش فی النجاشیۃ
 و اہل مشاور تصور و محبہ فیہم و اعلم لمعاملتہم فلما جاء الاسلام اثر علی
 ما سواہ و دخل فیہ اکمل دخول النقی البجلیہ بجاہریت میں عنیف ترین مروت تھے

انہوں نے کبھی شراب پی اور نہ کبھی شکر کھا بخاری میں ابو الدرداء سے روایا
 آیا ہے اہل ایمان نہ رکون لی صاحبی قلت ایہا الناس فی رسول اللہ البکر حیا
 فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت انھا اسلام لا تابلاتردو و تفکیر تہا بحدود
 کے اسلام لای اور مرتی و تم کہ حضرت سی حدانہوی نہ فرمیں نہ حضرت
 ابوبکر حضرت فی انکو حج یا غزوہ میں ہیما اور جلا شہین حاضر رہے اور
 بہت مواضع میں حضرت کی فست کی اور دن احد اور خین کی ثابت قدم
 رہے حالانکہ اور لوگ پہاگی دن بدر کی جب فرشتہ اوی تو انہوں نے کہا
 اما ترون الصديق مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في العرش على سكة
 بین حضرت نے دن بدر کے مجھے اور ابوبکر کے کہ تم میں ایک کی ہر جہاں
 بین اور دوسری کی ہر او یکا ئیل اخراج ابو یعلی والحا کہ واحد علی نے کہا
 ابوبکر اشجع الناس تہی دن بدر کے حشر میں پاس حضرت کے کہنے سے ہو
 تلوا نکال کر کوئی مشرکوں طرف نہ آئی پھر کہا واسد ایک ساعت ابوبکر کی
 بہتر ہے ہزار ساعت ہی مومن آل فرعون کی وہ ایک مرد تھا اونے اپنے
 ایمان کو چھپایا اور ایک مرد یا ابوبکر میں کہ انہوں نے اپنے ایمان کا اعلان کیا
 پھر اناروئی کہ داری ہی ہیگ گئی عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر حضرت کی
 کلی میں ڈال کر پیچھی حضرت تار پڑھتے تھے ابوبکر نے اگر او سکودفع کیا اور کہا
 اقتلون رجلا ان يقول ربی لله وقد جاءكم بالبينات من دكم ربوا البخاری علی

علی کہتے ہیں جب ابو بکر اسلام لاپسے تو انہما را سلام کیا اور کہم کہا طرقت اندر
 رسول کی دعوت کی انکی ہاتھ پر پنجہ عشرہ پیشرو کی عثمان و طلحہ و زبیر و جابر
 و عبد الرحمن بن عوف اسلام لائے جس دن حضرت کا انتقال ہوا صحابہ نے
 سقیفہ میں ان سے بیعت کی یہ مورخین خطاب یحییٰ بنی ساعدہ انصاری نے
 ان خلافت میں شورہ کرنی کو آپس میں بہت گفتگو ہوئی یہاں تک کہ بعض انصار
 نے کہا مذاہد و منکر امیدیہ معاشرہ قریش اور بہت کچھ غل غیاہا ہوا اور
 آواز میں بن ہوئیں تب عمر بنی ابوبکر سی کہا ہاتھ بڑھاؤ اور ہونوئی ہاتھ بڑھایا
 عمر بنی بیعت کی پہر ساری مہاجرین نے پھر انصاری پہر دوسری دن سارے
 عاصہ بنی اوس بیعت سے علی بن ابی طالب و بنو ہاشم و زبیر بن العوام و خالد
 بن سعید بن العاص و سعد بن عبادہ انصاری نے تعلق کیا پہر بعد موت
 فاطمہ بنت رسول کی سب بنی بیعت کی یہ بیعت علی الصبح بعد چہ ماہ کے موت
 فاطمہ سے ہوئی کہتی ہیں سب سے پہلی بشیر بن عبد انصاری بنی بیعت کی
 تھی پہر عمر بنی خیر ابو عبیدہ بن الجراح نے پہر سعد بن عبادہ بنی پہر مہاجرین
 و انصاری بہر حال ابوبکر بنی بعد ولایت کے لوگوں کو خطبہ سنایا بعد
 حمد و ثنائی انہی یہ کہا اما بعد ایچا الناس قد ولیت امرکم و لست بخیر منکم
 وان اقوام عندی الضعیف حتی اخذ له بحقه وان اضعفاکم عندی القوی
 حتی اخذ منه ایچا الناس انما انما متبع و لست بمتبع فان لحنہ

ما عینونی وار رعت وفق موئی انھج

صفت ابی بکر

یخفیف خفیف اللحم ایض خفیف العارضین معروق الوجہ ناتی الجہتہ
خار اعینین عاری الاشاجع تہ حنا و کتم کافضاب کرتی معروق الکوبہ
سے مراد قلیل اللحم ہے اور ناتی الجہتہ کی بلند پیشانی اور اشاجع پیوند ہائے
برنگ گشتان کو کہتے ہیں انہوں نے کبھی شراب نہیں پی نہ جاہلیت میں اور
نہ اسلام میں اور نہ کبھی کسی بت کو جود کیا اور جملہ مشاہدین حاضر ہوئے
اتنے مترجم جس طرح ہنام انکا ہے اسی طرح مجھ و تعالیٰ حلیم ہیں یہی اشتہار
بجز و صفت کے ایک تعجبہ دوم غور حسین حضرت کی صحابہ میں یہی اشتہار
یعنی پسیدہ موسیٰ سیاہی آئینہ ف فضل میں ابوبکر کے آیات و احادیث
کثیرہ آئے ہیں کثافت و غیرہ میں کہا ہے کہ کریمہ دلب و زعفی ان اشکر نعمتک
القی نعمت علی و علی ولدی الخ حق میں ابوبکر اور ابن کی والدین کے
ادری ہی علی بن ابی طالب نے کہا یہ آیت حق میں ابوبکر کے نازل ہوئی ہے
اکی ان باب سب سلام لای مہاجرین میں سوا ان کی یہ بات کسی دوسرے
کے لیے جمع نہیں ہوئی تبعی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے ابوبکر کے لیے سلام ابون
واولاد کا مجتمع ہو گیا ابو قحافہ و ابوبکر و عبدالرحمن سب نے حضرت کو پایا و لمکن
ذلت لاحد من الصحابہ اھی و قال تعالیٰ تانی تین اذہما فی الفاراذ یقول

لصاحبه لا تجزئ ان الله معنا فانزل الله سكينته عليه سيوفى نبي كما
 سلمونون کا اجماع ہے کہ مراد صاحب ہی اس جگہ ابو بکر بن و قال تعالى
 والليل اذا يغشى الى قوله ان سعيكم لشتى بعض مفسرين نے کہا ہے کہ آیت
 حق میں ابو بکر و ابوسفیان بن حرب کی اوتری ہی و قوله تعالى وسيجنها
 الاقنى الذى يوتى ماله يتزكى تا آخر سورت بغوى نے کہا یہ آیت حق میں
 ابو بکر کے ہی سب کے نزدیک ابن ابوزری نے کہا اجمعوا على ان نزلت في
 ابى بكر الفقى و قال تعالى ولما مضى اعلی و اتقى اسکا نزول حق میں ابو بکر کی ہوا
 جو عجائز و نسا مکہ میں سلام لائیں ابو بکر اون کو خرید کر کی آزاد کر دیتی اور سات
 نفر ایسی آزاد کیے جن کو راجہ مکہ میں عذاب کیا جاتا تھا ابن عباس نے کہا
 امن هو قانت انا المليل ساجدا و قائما حق میں ابو بکر کے اوتری ہے
 ذكره البغوى في تفسيره عايشه كسبي بن ابو بکر کہی اپنی قسم میں حانت نہ تھی
 سے بیان تاک کہ آیہ کفارہ میں نازل ہوئی و قال تعالى والذى جاءها
 فخذ صدق بوابو بکر ابن عمار نے کہا هكذا الرواية و لعلها قراءة لعلها
 و قال تعالى وشاورهم في الامر ابن عباس نے کہا یہ آیت حق میں ابو بکر و
 عمر کے اوتری ہے و قال تعالى ولئن خاف مقام رب جنتان شوزب نے
 کہا یہ آیت حق میں ابو بکر کے نازل ہوئی ہے رفاہ ابن ابی حاتم ابن عباس
 نے کہا قوله تعالى و صلح المؤمنين یہ آیت در بارہ ابو بکر و عمر آئی ہی و قال تعالى

یا ایہنا الذین آمنوا من یرتد منکم من دینہ فسوف یناقی اللہ بقوم یحبہم
 ویحبونہ حسن بصریؒ فرمایا کہ اے ابو بکرؓ واحصاء بہ لما ارتدت العرب
 جاہد ہم ابو بکرؓ واحصاء بہ حتی ردہم الی الاسلام وقال تعالیٰ وما احدث
 عندہ من فعدۃ تجزی تا آخر سورت ابن الزبیرؒ فرمایا کہ یہ آیت حق میں ابو بکرؓ
 صدیق کی اوتری ہے مجاہدؒ فرمایا کہ یہ آیت هو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ
 حق میں ابو بکرؓ کے آئی ہے زین العابدینؒ فرمایا کہ اذننا فی صدقکم
 من خل الخوانا علی سہر متقابلین حق میں ابو بکرؓ و عمرؓ علی کن ازل ہوئی
 ہے ابن عباسؓ فرمایا کہ انزل کر یہ وصینا الانسان بوالکدیب احسانا
 حق میں ابو بکرؓ کے ہوا ہے ابن جینہؒ فرمایا کہ اسدی سب مسلمانوں پر عتاب کیا
 دربارہ رسول خداؐ مگر ابو بکرؓ کو کہ وہ اس عتاب سے خارج رہے الا تبصر وہ
 فقد نصرہا فاذا خرجہ الذین کفروا ثانی الشیخ

ذکر احادیث

شیخین فی حسیں بن علیؑ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت پاس حضرت کے
 آئی فرمایا کہ پیر میری پاس آنا اونہی کہا اگر میں آؤں اور تونہ پاؤں گویا
 کہتی تھی کہ میں تم مر جاؤں فرمایا اگر تو مجھ کو نپائی تو پاس ابو بکرؓ کے آنا انہی کہتے
 ہیں مجھ کو بڑا مصلوق فی پاس حضرت کی بھیجا یہ دریافت کرنے کو کہ ہم بعد
 آپ کی کس کو صدقہ دین میں نے اگر پوچھا فرمایا کہ ابو بکرؓ کے پاس صدقہ بھیج دینا

ابن عباس کہتی ہیں ایک عورت پاس حضرت کی آئی کہچہ مانگتی تھی منیٰ دیا
 پھر آنا اونے کہا اگر میں آئی اور تیکو نہ پایا اشارہ موت کا کرتی تھی فرمایا اگر تو
 آئے اور مجھے نہ پاس تو پاس ابو بکر کے جانا کہ بعد میرے وہی خلیفہ ہے
 عایشہ کہتی ہیں حضرت فی مرض موت میں فرمایا ابو بکر اور اپنے بہائی کو بلا
 کہ میں ایک کتاب لکھ دوں مجھی دوسرے کہ میں کوئی عہد منیٰ نہ کرے اور کوئی
 قائل کہی کہ میں اولیٰ تر ہوں اور اللہ و مومنین نہ مین مگر ابو بکر کو روایہ مسلم
 حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے نفع دنیا مجھ کو کسی مال فی جتنا نفع دیا مجھ کو مال
 ابو بکر فی ابو بکر نے رو کر کہا اھل انا و مالی الا اللہ یا رسول اللہ رواہ احمد
 مصرع اوجان چہ عویر است بگو آن جو چشم نہ دوسر لفظ انکار معنی ہے
 کیا مجھ پر احسان نہیں لکھ میں نے اس کا بدلہ لا کر دیا مگر ابو بکر کہ اس کا احسان
 مجھ پر ہے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دن قیامت کی کرے گا رواہ الترمذی عایشہ
 و عروہ بن زبیر کہتی ہیں جس دن ابو بکر اسلام لائی انکی پاس چالیس ہزار
 دینار یاد رہے تھے سب حضرت پر خرچ کر دیں اخراجہ ابن عباس کہ ابو بکر کہتے
 ہیں میں ابو قحافہ کو پاس حضرت کی لایا فرمایا تو فی شیخ کو چوراستو تاکہ میں خود
 پاس اوکی آتا کہ ماوہ اجن ہی کہ پاس آپ کی آئی فرمایا انا نخط ملاحدی ابنہ
 عندنا یعنی کہو انکا خط تر چلے ہی اس لی کہ انکی فرزند کے احسانات میں پاس
 ہماری اخراجہ البزار ابن عباس فی رفا کہتا ہے میری نزدیک کوئی ابو بکر کی

اعظم ترین ہیں ہی اپنی جان و مال ہی میری ساتھ و اسات کی اور اپنی بیٹی
 مہر کی بیاد دینی رواہ ابن عساکر حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہے میری پائی
 جبریلؑ آئی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے وہ دروازہ جنت کا دکھایا جس ہی میری است
 داخل ہوگی ابوبکرؓ کی کما اے رسول خدا میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے
 ہمراہ ہوتا میرا یہ کہ کہ نظر کرتا فرمایا تو اے ابوبکرؓ سب ہی اول داخل جنت
 ہوگا میری امت میں ہی رواہ ابو داؤد اور حدیث ابو سعیدؓ میں کہنا ہے کہ اب
 سی زیادہ انہل و اسح کو گونہ میں جو پہلوی میرے لیے صحبت و مال میں ابوبکرؓ
 ہے اگر میں کسی کو سوا اپنی رب کی دوست بنیرا تو ابوبکرؓ ہی کو خلیل بناتا
 و لکن آخرت و مودت اسلام حاصل ہے باقی نہ ہی محمدؐ میں کوئی خو نہ مگر خو
 ابوبکرؓ کا دوسری روایت میں یوں ہی لو کنت متخذاً خلیلاً غیر لی لا تخلف
 ابابکرؓ خلیلاً متفق علیہ فی لفظ ابن سعد و کارفما یہی لو کنت متخذاً خلیلاً
 لا تخلفن ابابکرؓ خلیلاً و لکنہ اسخی و صاحبی و قد اتخذہ اللہ صاحباً
 خلیلاً و اللہ مسلم ابوالدرداءؓ کہتی ہیں حضرتؐ فی جو کو دیکھا کہ میں آگے ابوبکرؓ
 کے چلا جاتا تھا مجھے فرمایا اے ابوالدرداءؓ کیا تو آگے ایسے شخص کے چلا ہے جو
 تجھے بہتر ہے دنیا و آخرت میں نہیں بخلا سورج اور نہیں ڈوبا بعد میں دو مہینہ
 کے افضل تر پر ابوبکرؓ سے علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں وفات تک حضرتؐ کی
 بیان تک کہ جان لیا ہے کہ افضل ہم میں بعد رسول خداؐ کی ابوبکرؓ ہیں

اور زمین و وفات کی حضرت فی بیان تک کہ جان لیا ہے کا افضل جہنم بعد
 ابوبکر کے عمر بن دویر لفظ علی کا نزدیک ابن عباس کی یہ ہے کہ ہم پاس
 حضرت کے تھے راستے میں ابوبکر و عمر آئی فرمایا علیؑ ہذاں سید اکو للجنة
 من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین ولا تنفخوا باعلیٰ مینی او کو
 خبر کی بیان تک کہ وہ مر گئے انس کا لفظ رفعا یہ ہے ابوبکر و عمر و سید
 کھیل اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین رواہ الترمذی
 ابن عباس فی رفعا کہا ہے ابوبکر میرا صاحب و مونس ہے غار میں ابن عمر کا
 لفظ یہی کہ حضرت فی ابوبکر سی کہا تو میرا صاحب و مونس پر اور میرا صاحب ہے
 غار میں رواہ الترمذی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر کہتے ہیں جب یہ آیت آوری
 ولوانا کتبنا علیہم احلنا اقلوا الفسک ابوبکر فی کہا ای رسول خدا اگر آپ حکم دین
 تو میں اپنی جان کو قتل کروں فرمایا تو چاہے انس کا لفظ رفعا یہی ابوبکر کا
 حب و شکر و حب ہی میری ساری امت پر عایشہ رفعا کہتی ہیں سب کا حب
 لیا جاو گیا مگر ابوبکر کا اور فرمایا ابوبکر حقیق ہے آسمان میں او عقیق سے زمین
 میں رواہ الدہلی اور فرمایا کہ ابوبکر و عمر بنہ کہ سمع و بصیر کے ہیں رواہ الترمذی
 اور فرمایا ابوبکر افضل ہیں اس امت کے اور فرمایا اگر ابوبکر صدیق نہوتے تو
 اسلام جاتا رہتا اور فرمایا مثل ابی بکر کی مثل شیر کی ہے صفائیں اور فرمایا مثل
 ابوبکر کی جیسی باران کہ جہان گر سے نفع دی ہو ورنہ اس کہتے ہیں کہ حضرت

نمک و حبش و اوت السلاسل پر یہی امین فی پاسبان حضرت کی اگر کما کون شخص تکو
 بہت دوست ہی کما عایشہ مبنی کما مردون میں فرمایا اوسکا باپ بیٹے کما
 پہر کون فرمایا عمر پہر کئی آجی گئے میں چپ ہو رہا اس ڈری کہ کہیں مجھ کو
 سب کی آخر میں نکروین متفق علیہ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں بیٹے اپنے باپ سے
 کما کون شخص بہتر ہے بعد نبی صلام کے فرمایا ابو بکر بیٹے کما پہر کون کما عمر بن ثور
 کہ کہیں یہ کہیں کہ پہر عثمان بیٹے کما پہر تم ہو گے کما مانا الا دخیل من اللہ لیکن
 رواہ البخاری ابن عمر کہتے ہیں ہم نہ مانے حضرت میں کسی کو برابر ابو بکر کے کوئی
 تھے پہر عمر پہر عثمان پہر عمر صاحب حضرت کو جو روایتے در میان اوج کے
 قاضی نکرتی رواہ البخاری دوسرے الفاظ یہ ہے کہ حضرت وندہ تھی اور ہم
 کہتے تھے افضل امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حضرت کی ابو بکر ہیں پہر عمر
 پہر عثمان مبنی اللہ ثم عمر مبنی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو بکر باری سید خیر و احب
 الی رسول اللہ میں رواہ الترمذی حدیث عایشہ میں فرمایا ہی لائق ہیں
 کسی قوم کو کہ ان میں ابو بکر ہوں کما امت کرے انکی کوئی شخص سوا ابو بکر کے
 رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب عمر کہتے ہیں حضرت فی کما جو کما دیا
 کہ ہم صدقہ کریں پس آپ حکم میری پاس مال آجی کو جو چاہئے کما آج میں ابو بکر
 پر بیعت لیجاؤ سچا اگر سابق ہو نیوالا ہوں اور میں افضل پاس حضرت کے
 لایا قرایما البقیۃ لاهلک مبنی کما مثل اسکی اور ابو بکر اپنا سال لیکاری

فرمایا اے ابوبکر ما ابقیت لاهلک کہا ابقیت لحم الله ورسوله یعنی کہ میں
 کسی شیئ میں اون سے سابق نہ ہو گا کہی روایہ ابو داؤد والترمذی قال
 حسن صحیح ابن عمر فی رضا کہا ہے اول مجھی سے زمین شق ہوگی پھر ابوبکر
 پھر عمر پھر میں پھر اہل بیت کے آؤ گا اون کا حشر میری ہر ہر ہوگا پھر میں اہل
 کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ محشور ہو گا میں درمیان اہل حرمین کے
 روایہ الترمذی عمر کی سانس ہی ذکر ابوبکر کا ہوا عمر نے رو کر کہا میں چاہتا ہوں
 کہ سیرا سار اہل مثل ایک دن کی عمل کے اون کی ایام میں سے اور مثل
 ایک رات کی اون کی راتوں میں ہی ہوتا پھر شب غار کا ذکر کیا اور روز
 روت عرب اور اون کی قتال کا ذکر کیا الحدیث بطور روایہ دین حدیث
 طویل ابو ہریرہ میں آیا ہے فقال ابوبکر ما علی من یدعی من ثلاث لا یواب
 من ضار و لا فخل یدعی منها کلوا احد قال نعم ارجوان تکون مضمنا
 ابوبکر روایہ الشیخان اور حدیث جرثوب میں ابن عمر سے رضا آیا ہے انک
 لست تصنع ذلک خیلاء روایہ البخاری اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا
 ما اجتمعن فی امر الا دخل الجنة روایہ مسلم بطور مراد صوم و اتباع عبا
 و اطعام سکین و عیادت مریض ہے دوسری روایت میں وجبت الجنة
 آیا ہے حدیفہ فی رضا کہا ہے جنت میں پرندے ہونگے جیسے شترنجی ابوبکر
 نے کہا انھا الناعمة یا رسول الله قال انعمتھا من یا کلوا و انت بمن

با کجا بخبرجہ الیہ تھی سعید بن جبیر کہتے ہیں نبی پاس حضرت کے یہ
 آیت پڑھی **بَايْتَنَا النَّصَ الطَّمَنَةَ اَبْرَكَ نَفْسُكَ** کیا یا رسول اللہ ان فلاں
 فرمایا **اِنَّ الْمَلَائِكَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ اخْرَجُوا جَنَاحَهُ وَابُو نَعِيمٍ**
 سلیمان بن یسار رضا کہتے ہیں خصال خیر ترین موسا شہید بن عبد حبیب
 بندے کی ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو کوئی خصلت او میں منجملہ خصال خیر کو
 کے رکھ دیتا ہے جس کی وجہی وہ جنت میں جاتا ہے ابو بکر نے کہا اسے
 رسول خدا فی ثنی منہا فرمایا **نَعَمْ جَعَلْتُ مِنْ كُلِّ اخْرَجَ مِنْ ابْنِ الدُّنْيَا فِ**
مَكَامِ الْاَخْلَاقِ ایک جماعت اہل علم فی خلافت صدیق کی قرآن و حدیث
 و ولوں علی ستباط کی سے تفصیل اہل جہال کی تاریخ اخلاقیات میں ہی چھپتی
 کہا **كِرِيَةُ قُلِّ التَّخْلُفِينَ مِنَ الْاَعْرَابِ** مستدھون الی قوم اولی باس شدیدت
 ہے خلافت صدیق پر اس لیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی قتال نہیں
 ہوا جس کی لیے لوگ بلا سے جاتی بجز دعا و ابی بکر کے بجانب قتال اہل رقت
 و انعمین زکوۃ و ببقال بن شریح ابن کثیر فی کہا **كِرِيَةُ وَعَلَا لِهَذَا** انصاف
 منکر و علو الصالحات لیستخلفہم فلاض الا یہ منطبق ہے خلافت
 صدیق پر بلکہ ولایت ابو بکر و ولوں پر ابو بکر ابن عیاش نے کہا ابو بکر
 خلیفہ آنحضرت ہیں اس فی قرآن میں فرمایا ہے **لَقِيلَ لِّلْاَحْزَابِ اِنِّیْ اَقُولُ**
اَوَّلٰیكَ هُمُ الْبٰدِیْنَ جو ہیں کو اس فی صادق کہا ہے وہ کاذب نہیں ہوتا

اور ان سب فی کہا یا خلیفۃ رسول اللہ میں کثیر کرتے ہیں یہاں استنباط
 حسن علی فی کہا ہے اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابابکر اول من
 جمع القرآن بین اللوحین جب بعض احادیث میں فضل ابو بکر و عمر کا معاً آیا
 ہے ابو ہریرہ کہتی ہیں ایک آدمی گاؤں کے لیے جاتا تھا جب تک گیا تو
 اوپر سوار ہوا گاؤں کی کہا میں اس لیے نہیں پیدا ہوئی ہوں مجھے تو زمین
 کی حراشت کے لیے پیدا کیا ہی لوگوں نے کہا جان اس کا وہاں ترقی
 ہے حضرت نے فرمایا فانی او من بہ انا ابو بکر و عمر اور یہ دونوں وہاں پہ
 نہ تھے اسی طرح ایک آدمی بکری چراتا تھا ایک گرگ نے ایک بکری پکڑ لی
 اسے جا کر اس سے چیرائی گرگ نے کہا دن سچ کی کون اس کو چیرا لے گا جس
 دن کہ کوئی راعی اس کا نہوگا لوگوں نے کہا جان اس کا گرگ بولتا ہے حضرت
 نے فرمایا اد من بہ انا و ابو بکر و عمر اور وہ دونوں وہاں نہ تھے متفق علیہ
 علی بن ابی طالب کہتے ہیں میں نے حضرت کو بار بار سنا کہ فرماتے تھے کنت و ابی بکر
 و عمر و فعلت و ابو بکر و عمر و انطلقت و ابو بکر و عمر و دخلت و ابو بکر و عمر
 و خرجت و ابو بکر و عمر الحدیث متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ
 رفعا یہی کہ اہل جنت اہل علیین کو دیکھیں گے جس طرح کہ تم کو کب درمی کو
 دیکھتے ہو کنارہ آسمان میں اور بیشک ابو بکر و عمر و عثمان میں سے ہیں اور
 اچھے ہیں رواہ فی شرح السنۃ و روی بخوار و ابو داود و الترمذی و ابن ماجہ

حدیث انس بن ایاسہ کہ حضرت حبیب سجدین داخل ہوتی کوئی شخص اپنا
 سر نہ اونٹنا ماسوا ابو بکر و عمر کے یہ دونوں حضرت کو دیکر سکراتی اور حضرت
 ان دونوں کو دیکر دواہ الذمذی وقال هذا حدیث غریب ابن عمر
 کہتے ہیں ایک دن حضرت گہری نکلے اور سجدین آئے اور ابو بکر و عمر میں سے
 ایک جانب میں اور دوم جانب یسار تھا اور حضرت دونوں کی ہاتھ
 پر دی جو سے فرمایا مکن انبعت يوم القيامة دواہ الذمذی وقال
 هذا حدیث غریب عبد الصمد بن خطاب کا نقل از ویک ترمذی کی مرسلات
 ہے کہ حضرت ابی ابو بکر و عمر کو دیکر فرمایا اذان السبع والبصر حدیث ابو سعید
 خدری میں آیا ہے کہ نہیں ہے کوئی نبی لکن اوس کی دو وزیر ہوتے ہیں
 اہل آسمان ہی اور دو وزیر اہل زمین سی سو میرے وزیر اہل سما سے
 جبریل و میکائیل ہیں اور اہل جنس سے ابو بکر و عمر دواہ الذمذی ابن مسعود کی
 ہیں حضرت فی فرمایا آئیکم تہر ایک مرد اہل جنت سی اتھی میں ابو بکر آئے
 ہر کما آئیکم تہر ایک مرد اہل جنت سی اتھے میں عمر آئے دواہ الذمذی و
 قال هذا حدیث غریب عائشہ کہتی ہیں حضرت کا سر میری گود میں رہا چاند
 رات میں مینی کہا اسی رسول خدا ہا کی سنات برابر عدد و نجوم ہمارے ہی
 ہر کی فرمایا ان عمر کی مینی کہا ابو بکر کی سنات کہ ہر کی فرمایا انما بیع حنا
 عمر کے سنات واحدۃ من حسنات ابی بکر دواہ ذین خدیجہ فی رفا کہا

انی لا ادری سابقانی فیکر فاقدر ان الذین من بعدی ابی بکر وعمر واولادہ
 سید بن زید کہتے ہیں اپنے حضرت کو سابقات تھے ابو بکر فی الجنة وعد فی الجنة
 وعثمان فی الجنة وحلی فی الجنة پھر ساری عشر و بشر کا ذکر کیا ابو اروی دو
 مئی ائمہ کہتے ہیں میں پاس حضرت کی تھا کہ اتنی میں ابو بکر و عمر کئی فرمایا الحمد
 للذی اید فی بحمدیث حمار بن یاسر بن رفاع آیا ہی کہ میری پاس جبریل آئے
 میں نے کہا کہ فضائل عمر کی بیان کرو کہ جب ہی نوح اور ان کی قوم ہوئی ہی تب علی
 اب تک کی فضائل عمر بیان کروں تو ختم ہوں اور عمر ایک حسد ہی حسات ابی بکر
 حدیث عبد الرحمن بن غنم میں رفاع آیا ہے کہ ابو بکر و عمر سے فرمایا اگر حج ہو تم دونوں
 شوری میں تو میں خلاف تماری نکر دوں ابن مسعود کہتے ہیں جب معرفت ابو بکر و عمر
 سنت ہے بطام بن سلم فی رفاع آیا ہی کہ حضرت فی ابو بکر و عمر سے کہا اسیر ہو تم پر
 کوئی بد میری امن کا لفظ فرمایا یوں ہی جب ابو بکر و عمر ایمان ہے و فضل انی و تو کا
 کفر ابن مسعود فی رفاع آیا ہی ہر نبی کا ایک خاصہ ہوتا ہی اوکی است ہی میرا خاصہ
 اصحاب میں ہی ابو بکر و عمر میں دو اہما فی نور الا بصار انش فی رفاع آیا ہی لا حول
 فی جہولانی بکر و عمر و اولادہ فی قول لا الہ الا اللہ اخر حید بن عساکر میں کہتا ہوں ان
 سے زیادہ بالغہ اختیار حسین بن نہیں ہو سکتا ہی اللہم اجنا علی جہاد و امتنا علیہ
 تنبیہ اللہ تعالیٰ فی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو چاہے صلوات کے ساتھ خاص کیا تا ایک یہ
 او کا نام صدیق رکھا یہ نام کسی پر کا نہ تھا دوم یہ کہ وہ صاحب رستے ہر راہ سول تھا

کی سوئم شریع حیرت ہوئی چلدم کہ حضرت فی ما تو کو حکم نماز پڑھانی کا دیا اور
 مسلمان حاضر تھے یہ دلیل ہی ابوبکر کے اعلم ہونی پر دلنڈایہ اور عمر زمان
 آنحضرت میں فتویٰ دیتے تھے ابن کثیر نے کہا صدیق اور فاضل صحابہ تھے ساتھ
 قرآن کی اسی طرح اعلم ثابت نہیں تھے صحابہ طرف اداں کے اکثر مواضع میں
 جمع کرتے اور اونٹنے روایت میں کرتے سبب قلت مدت و سرعت وفات کے
 امارت سندہ اونی حکم اکی میں اکی حادث تھی کہ جب کوئی عالم یا مانی آتا تو پہلے
 موافق کتاب و حدیث کے حکم دیتی اگر قرآن میں ہوتا تو موافق سنت کی حکم کرتی اگر سنت میں
 ہوتا تو لوگوں سے سوال فضا آنحضرت کا کرتے گرتا گیا تو کہتے الحمد للہ الذی جعل
 فینا من یحفظ من فینا اگر یہی ہوتا تو روس خیار مردم کو جمع کر کے مشورہ لیتے
 جس پر انکی رائی کا اتفاق ہوتا وہی حکم دیتے عمر بن خطاب ہی اسی طرح کرتی تھی اور
 بعد قرآن و حدیث کی فقہ ابوبکرؓ کو دریافت کرتے اگر باقی تو مشورہ و مشورہ پر حکم کرتی
 ابو جعفرؓ نے کہا ہی ابوبکرؓ سیای وزیر آنحضرتؐ تھے حضرت مسیحؑ اور میں اونی مشورہ
 لیتے اور ثانی حضرت علیؓ اسلام میں اور فاروقؓ اور عثمانؓ میں ان بزرگ اور قریب
 حضرت علیؓ علیؓ و آلہؓ کی کواد پر مقدم کرتی یہ اعلم الناس من اسباب عرت لایا و ثانی
 جبرین بطم کہ میں نبی احمدؓ سب ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کے کیا حالاکہ خود نسب عرب تھی ابن
 سیرینؒ کہ میں دھو اللہ فی هذا العلم علیہ بعد حضرت ابی بکرؓ روایتی اور فاضل تھے
 حکایت جبر ابوبکرؓ ہر آنحضرتؐ کی طرف غار کی توجہ ہوئی تو کہیں گئے اور کہیں بھیجے اور کہیں

دایمیں اور کبھی بائیں حضرت شکے چلتے حضرت فی فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو کہا
 میں ٹھیکہ کو یاد کر کے آگے چلتا ہوں اور خوف طلب سی پیچے ہو جاتا ہوں اور
 حفظ طریق کی ایسی تین و شمال چلتا ہوں فرمایا لا باس علیک یا ابا بکر اللہ معنا
 حکایت حضرت نے جب چاہا کہ اندر غار کے گھسین ابو بکر نے کہتا کہ تم
 ہی اوس خسل کی جتنی تکوینی برحق کیا ہے کہ تم اہمیں ابھی منجاؤ پہلی سین
 جا کر دیکھ لوں پھر غار میں گھر تاریکی شب میں اپنی ہاتھ سی غار کو صاف
 کیا اس ڈری کہ بناؤ کوئی شے حضرت کو اندر آوی پھر حضرت اوس میں داخل ہو
 حکایت ابو بکر نے غار میں چند سوراخ دیکھے اپنا کپڑا پھاڑ پھاڑ کر سوراخ
 کو بند کیا ایک سوراخ باقی رہ گیا اوس کی لیے کپڑا نہ تھا اوس کی قریب غور
 بیٹھے اور اپنی اڑھی اوپر چائی اور اوس کو اپنے عقب سے بند کیا اوس کے
 اندر کی سانپ کاٹنے لگے ابو بکر کے آنسو نکل پڑے حضرت سوتے تھے اور
 سران کی گود میں تھا ابو بکر نے مردانگی کی اور حضرت کو نہ جگایا جب وہ بکی
 آنسو حضرت کے چہرہ مبارک پر گری فرمایا کیا ہے کہا مجھے سانپ فی کاٹا ہے
 حضرت فی اوس جگہ پر آب و زہن والدیا اثر سانپ کا جاتا رہا جب صبح
 ہوئی حضرت فی حال کپڑے کا پوچھا ابو بکر فی خبر دی کہ سوراخوں کو بند کیا ہے
 تب آپ فی دعا کی اور کہا اللہم اجعل ابا بکر معی فی درجۃ فی الجنة
 نما ہوئی کہ تمہاری دعا سے تجاب ہی حکایت ابو بکر فی جب کیا کہ قافہ اور کچھ

لکھنوی کتب خانہ
 کتب خانہ

جو ان قریش تیر و تلو اسیت دہن خار پر کبیری بین سخت ٹکین ہوئے اور
 کہا اگر بین مار گیا تو میں ایک آدمی ہوں اور اگر تم ہی رسول خدا
 مارے گئے تو امت ہلاک ہو جائیگی فرمایا لا تحزن ان الله معنا اور اس نے
 اوپر سکیںہ اوتا را یعنی ابو بکر پر اس لیے کہ انہیں کو اسل مریٰ فرج ہوا
 تھا حضرت کو مراد سکیںہ سے وہ اس سچس کی لیے دل ساکن ہو جا
 حدیث بن عمرو میں روایا ہے کہ جبریل فی کہا ان الله با مراد التبتہر
 ابابکر و ابوبکر دوسری روایت میں فرمایا ہے ان الله بیکم فی ہما
 ان بخطا ابو بکر اخراجہ الطبری و ابو نعیم و ابن اسامہ و رجالہ ثقافت
 یہ بغایت سدید الای ہو کامل العقل تھے انکو سارا قرآن حفظ تھا ذکرہ
 جماعۃ مفہوم کثیر باطل فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ کی لاکھوں اور نہایت
 اول کی استحضار میں اور یہ حکایات روایات میں جن کو اہل علم فی ذکر کیا
 پہنچے بڑے بہادر تھے صحابہ میں اور بڑے ثابت قدم تھے دین جہل میں
 معالم التنزیل میں کہانہ جب حضرت کا انتقال ہو گیا اور خیر وفات تشر
 ہوئی عامہ عرب دین سے پہر گئے گراہل مکہ و مدینہ و یحرم اور بعض نے
 زکوٰۃ دینا بند کر دیا تو ابو بکر نے ارادہ قبائل کا کیا اصحاب رسول خلد فی
 اسکو اچھا بنایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کس طرح لوگوں سے قتال کرو گے
 حالانکہ حضرت فی فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یعلموا لا اله الا الله

فاذا قالوا عصموا مني ذمائمهم واموالهم ابوبكر نے کہا کیا حضرت ثانی
 الایمہ انہیں فرمایا ہے جو تکملہ اس حق کے اقامت صلوٰۃ وایثار کو توجہ
 والہ لو منعونی عقلاً و فی روایۃ عننا قالوا یقیناً دونہ الی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم لقائلہم علی منعه ولو خذلنی الناس کلہم
 لجاہد تھم بنفسی عمر بن خطاب نے کہا فواللہ ما ہذا الا ان رایت ان اللہ قد شج
 صد راجی بک للقتال فعرفت انہ الحقی پھر کہا واللہ لقد بیع ایمان ابی بکر
 بایمان ہذہ الامۃ جمیعہا فی قتال اہل الردۃ انتھی ف ان کی خلافت
 اگرچہ بدت یہی رہی لیکن فتوحات کثیرہ ہوئے بعد خلافت کے سب سے پہلے
 یہ کام کیا کہ لشکر اسامہ بن زید کو روانہ کیا ایک قوم نے صحابہ میں سے اسامہ
 کو ضعیف سمجھا عمر بن خطاب سے کہا ابوبکر سے کہو کہ تم رجوع بمسلمین کرو اگر نہ یمن
 تو یمن میں سے کسی شخص کو جو عمر بن اسامہ سے بڑا ہو او سکوسہ دار لشکر مقرر
 کریں عمر بن خطاب نے یہ ذکر ابوبکر سے کیا ابوبکر نے کہا لی خطفتنی الکلاب
 والذئاب لہم اردۃ قضاء قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تب عمر نے
 یہ ذکر انصاری کیا انصاری نے کہا تم ابوبکر سے پھر اس بارہ میں مراجعت کرو
 عمر نے پھر دوبارہ اونی کہا ابوبکر نے عمر کی واڑھی پکڑ کر کہا ثکلتک ما ک یا
 ابن الخطا اب استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسامہ واصر
 وقاصر فان نزعہ اوس وقت عمر نے پھر کر لوگوں ہی یہ ذکر کیا وہ طیار ہو کر نکلے

اور ابو بکر نے لشکر اون کی مشایعت کی ابو بکر سپاہ دستے اور اسامہ سوار اور
 عبدالرحمن بن عوف و ابیہ ابو بکر کو لیے ہوئے تھے اسامہ فی ابو بکر کے کیا
 اسی خلیفہ و رسول خدا آپ سوار پہلوین و زمین اور تارہوں ابو بکر کے کیا
 و اس میں سوار نہوٹکا اور نہ تم او تر و و ما ضرب فی ان غید قد می سکتی فی
 سبیل اللہ پہ ابو بکر نے عود کیا اور اسامہ لشکر لیکر طرف روم کے چلی جب
 اپنے کھیلے تک پہنچی او نہ شب خون مارا اور ان کے حریم کو قید کر لیا اور
 ان کے گھر جلاد دیے غنائم ہاتھ آئے اسامہ اپنے باپ کے گھوڑے پر سوار
 تھے اور انہوں نے باپ کے قاتل کو قتل کیا کیونکہ اون کی باپ سر پڑھتا
 میں شہید ہوئے تھے اور ایسا ہی واقعہ روم میں ہوا ابو بکر نے کیا
 فتح کیا اور سیکر کناب و حرم اہل روم کو قتل کیا بیان تک کہ وہ راج
 بدین حملہ ہوئے اور اطراف عراق و بعض شام کو فتح کیا
 محاضرات میں کہا ہے ابو بکر خطبہ میں فرماتے تھے این القضاء الحسنة
 و جہم المجنون بشا بھد این الملوك الذين بنوا المدن و حصنوا الحصان
 این الذين كانوا يعطون الغلبة في موطن الحرب قد تضعف انك ان تفتح
 اغنى بھم الدهر فاصبح في ظلمات القلوب الوحا النجا النجا حکایت
 محاضرات میں کہا ہے کہ جب حضرت بیمار ہوئے تو ابو بکر نے عیادت کی جب
 حضرت کو شفا ہوئی تو ابو بکر بیمار ہو گئے حضرت نے ان کی عیادت کی اس نے

انہی نے
 انہی نے

ابو بکر کو شفا دی جس طرح کہ وقت غیادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 بیمار ہو گئے تھے ابو بکر نے اس بارہ میں یہ شعر کہے

مرض الحبيب قد متہ فوضت من حذری علیہ

شفی الحبيب ضا دنی فنفیت من نظری الیہ

شعرائی رح نے طبقات میں کلام ابو بکر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اجماع

یہ ہے کہ اکبر الکیس التقوی فاحق الحق الفجی واصدق الصدق الامانة

واکن بل لکن بل الحیانة یعنی تقوی سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور فحور سے

زیادہ کوئی حق نہیں اور امانت سی زیادہ کوئی راستی نہیں اور خیانت

سے بڑھ کر کوئی دروغ نہیں فرماتے تھے ان هذا الامر لا یصلح اخره الا

بما صلح به اوله ولا یجتہ الا افضلکم مقدرة واملککم لنفسه اور حکم وعظ

کرتے تھے اے برادر اگر تو میری وصیت کو یاد رکھے تو جاہل ہے کہ کوئی غائب

دوست تیرا نہ ہو تجھ کو موت سی اور موت ضرور ہی تجھ کو آئے گی اور کہتے تھے

بندے کو جب کسی دینیت دنیا سے کچھ ہی عجب لگتا ہے تو اس کو

دشمن رکھنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس دینیت کو جہاد کر دی اور کہتے تھے

اے مشرکین اللہ سے شرمناؤ واللہ من خب قضا حاجت کو جاتا ہوں

تو اپنی رب سی شرمنا کر نہ پکڑاؤ ال لیتا ہوں معاذ بن جبل کہتے ہیں ابو بکر

ایک باغ میں گئے ایک دہی زیر سایہ درخت دیکھی آد سرو کھینچ کر کس

طوبی لک یا طیر قائل من الشجر و تستظل به و تصیر الی غیر حساب یا
لیت ابابکر مثلاً رواہ الحاکم اور کہتے تھے لو ددت انی شعرة فی جنب
عبدی من مجاہد نے کہا ابوبکر جب نماز میں کھڑے ہوتے تو گویا ایک چوڑا
تھے یعنی بوجہ شوق حسن نے کہا فرماتے تھے یقینی کنت شجرة تعضد ثمر
تکلی اور نوک زبان کو پکڑ کر کہتے هذا لدی و رد فی الموائد او مثنی کی باگ
اگر ہاتھ سے چوٹ جاتی تھا مثنی کو ہٹا کر باگ اوٹا تھے لوگ کہتے ہم نے
کیونکہ کہا فرماتے حضرت نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں سے کسی نے
کا سوال نہ کروں اور اگر وہ کہے سے طعام شہد کہا جاتی تو بوجہ معلوم ہونے
کے مے کر ڈالتی اور پیٹ سے نکال کر پینکیریتے اور کہتے اللهم لا تقبل خذنی
بما شریته العروق و خالط الامعاء اننی خلیفہ ہو کر کہا تھا انی ولیکم و لست
بخیبر کرب یا بات حسن بصری کو پوچھی کہا بلی و لکن المیمن یحضم نفسه
یعنی وہ بیشک سب سے بہتر تھے مگر میں کس نفسی کرتا ہے ۵
دکھا تو خاکساری ہی حال مقام چون چون بلند ہم ہوئی پستی ناظر ہو
جب کوئی شخص ابوبکر کے مرجع کرتا تو کہتے اللهم انشاء علی من فنی وانا
اعلم بنفسی منهم اللهم اجعل فی خیر اما یحبون و اخف علی ما لا یعلمون ولا
نواخذنی بما یقتل من لطیفہ بعض السالمین سے پوچھا تھا کہ تم نے ابوبکر کو
دیکھا ہے کہا ہاں روایت حدیث کافی مکیں حکایت ابوبکر نے اپنی صحاب

سے کہ تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے ہو ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
 وقرآنا للی الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم کہا استقاموا ای نہ
 یذبوا و بظلم ای خطیئہ کہا تم نے اسکو غیر محل پر محل کیا پھر کہا استقاموا
 ای نہ میلوا الی اللہ غیرہ پھر کہا قد قالوا الناس فحسن مات علیہا فھو من
 استقام و لم یلبسوا ایمانہم بظلم لکھ اور تفسیر کر دے الذین احسنوا الحسنی
 و زیادہ میں کہنا ہے الطہراتی وجہ اللہ تعالیٰ و ابن عیینہ کہتی ہیں
 ابو بکر جب کسی شخص کی تعزیت کرتے تو کہتے تھے لیس مع العناء مضیبتہ و
 لیس مع الخرج فائدہ الموت ہون ما قبلہ و اشد ما بعدہ اذ کہ و لفقہ
 رسول اللہ تصغر مصیبتکم و اعظم اللہ اجرکم حکایت ابو بکر جب کے
 بیت پر نماز پڑھتے تھے اللھم عندک اسلمہ الاہل و المال و العشیقہ
 و الذنب عظیمہ و انت غفور رحیم ف محاضرات و سامرات میں کہا
 کہ جب ابو بکر کی وفات حاضر ہوئی پھر بن خطاب کو بلا کر کہا میں تمکو ایک
 وصیت کرتا ہوں اگر تم اسکو مجھے قبول کرو وہ وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا
 ایک حق دن میں ہے جبورات میں قبول نہیں کرتا اور ایک حق رات میں ہے
 جس کو دن میں قبول نہیں کرتا اور اللہ عزوجل نا فیکہ قبول نہیں کرتا
 جب تک کہ فرض او انہو اللہ نے ذکر اہل جنت کا انجس اعمال کی ساتھ کیا
 ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ یہ اصل کب برابر اون کی اعمال کی ہو سکتا ہی

یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فی انکی سیات اعمال ہی تجا فرمایا اور اس کو ماست
 نہیں کی اور اللہ نے ذکر اہل نامہ کا اسور اعمال ہی کیا ہے اور کوئی کہنے
 والا کہتا ہے کہ میں اوشی بہتر ہوں یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی انکی احسن
 اعمال پر رو کر دیے اور اس کو قبول کیا تو فی نہیں دیکھا کہ جسکی ترازو بخاری
 ہوئی وہ آخرت میں اسی اتباع حق کی جو بستی دنیا میں بخاری ہوئی اور
 چن اوپر بخاری ہوا اور حق ترازو کا زمین کو سوا حق کتا اور کچہ رکھا بخاری
 یہی ہے کہ وہ بخاری ہو سکا تو نے نہیں دیکھا کہ جسکی ترازو ملک ہوئی وہ آخرت
 میں اسی اتباع باطل کی جو بستی دنیا میں ملک ہے اور یہ باطل اور بیک
 ہوا اور حق ترازو کا زمین کو بیک باطل کی اور کچہ رکھا جائے یہی ہے کہ وہ
 ملک ہو جائی تو فی نہیں دیکھا کہ اللہ نے آیت رخا نزدیکیت شدت کے
 اور آیت شدت نزدیکیت رخا کی نازل کی ہے تاکہ بندہ راغب رہے
 ہے اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں نہ پڑے اور اللہ پر سوا حق کے ہونا کرے
 تو اگر میری اس وصیت کو یاد رکھو تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بیک
 محبوب ہوگا اور یہ موت تجھ کو ضروری آئیگی اور اگر تو میری اس وصیت کو
 ضائع کر دیا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بیک رہے تو ہوگا اور تو موت
 کو عاجز کر سکیگا ف ہائے کستی ہیں ابو بکر نے یہ وصیت کہی تھی
 لیسر اللہ الرحمن الرحیم هذا اوصی بہ ابو بکر ان ابی قحافة عند خروجه

من الدنيا حتى يؤمن الكافر وينتهى لقاحر ويصدق الكاذب اف
استخلفت عليكم عمر بن الخطاب فان يعدل فذلك خفي به ورجائي
فيه وان يسخر ويبدل فالاعمال الغيب وصيعة الذين ظلموا اي منقلب
ينقلبون ابوسليمان بن كمال كاتر بن حوصيت كى عثمان بن عفان سے
وف قاضی ابوبکر کے عمر بن خطاب سے اور کاتب عثمان بن عفان و
مزین بن ثابت اور دربان سند بن یحییٰ ابی بکر اور سرنگ ابی عبیدہ بن جراح
سب سے پہلے اسلام میں ابوبکر ہی نے دربان و سرنگ بفرمایا انکی مہر
وہی حضرت کی مہر تھی یہ مہر چاندی کی تھی اوپر محمد رسول اللہ نقش ہوتا تھا
وہ مہر تہمین عمر کے رہی پھر تہمین عثمان کے پھر چاہ ارین میں ہاتھ سے
یقین کے گرگی اور نکل مرویات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک سویا الی حدیث میں
ہیں اور محاضرات میں ایک پوچھیں بتائے ہیں واقعہ مسلم میں کہتا ہوں
مرویات سند احمد وغیرہ میں موجود ہیں

تمتہ ذکر من موت غسل و تعاد و اولاد و نحو ہائین

ابن شہاب کہتے ہیں ابوبکر و خراش بن کلہہ حریرہ کہتا ہے تھے حریرہ ہریرہ
میں پاس ابوبکر کے آیا تھا اسنے میں حارث بن کلہہ فی کہا ای خلیفہ رسول خدا
اپنا ہاتھ اوٹھاؤ واللہ اس حریرہ میں زہر ہے اور میں اور ہم ایک ہی دن مر گئے
ابوبکر نے ہاتھ کھینچ لیا اور دونوں پیار ہوئے یہاں تک کہ ایک ان میں بند

انتقال ایک سال کی عمر سے بعض نے کہا شہداء دین میں نہ آتے تھے یہ
 آئی اور سب زہرہ دن بیارہ ہے نماز کو باہر نہ آتے تھے لوگوں کو عمر بن خطاب
 نماز بڑھاتی بعض نے کہا سب بیعت کا یہ تھا کہ غار میں سانپے کا لانا تھا اور کسی
 زہر نے حرکت کی ذکر کیا ابن الاثیر و قبل غیر ذلک انکا انتقال شب شنبہ
 یار و جمعہ ۲۲ جمادی الآخر ۳۲ سنہ ہجری کو ہوا یہ ۶۲ سال کی تھی علی رضی
 اللہ عنہما میں کہا ہے آخر کلام ابو بکر کا یہ تھا اب تو فنی مسلما و الحقینی بالصالحین
 میں کتا ہوں یہ دعا اصل میں یوسف صدیق کی ہے قرآن میں اسکا ذکر
 آیا ہے یوسف صدیق عربیہ مصر تھے اور ابو بکر صدیق خلیفہ مہربان نہایت
 مایہ ناز تھا ہر سے میرا نام ہی صدیق ہے اور میں بھی یہ دعا اکثر ورد زبان کرتا
 ہوں اسدی توقع ہے کہ میرے لیے ہی اس دعا کو قبول فرمائی و یا ذلک
 علیہ یمنی و لا یغوی الموضع لیسیدیر احشر ہی ہر اہل صدیق خلیفہ عشرت کے سے
 فی اہلہ نسبتی ہو کافی بود مرا بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بہشت
 جس میں ابو بکر صدیق کا انتقال ہوا میرے گریہ و زاری سے گنج اور ثما اور قوم
 و بہشت میں آگئی جس طرح کہ دن و فایت نبوت کے حال ہوا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ
 نے وصیت کی کہ انکو درجہ فکی ہا ہا نہایت عیس نہ آئے یہ پہلے بی بی ہین
 جنہوں نے اپنے شوہر کو اسلام میں نہلایا اور وصیت کی کہ مجھے پاس حضرت کے
 دفن کر دینا اور جب میں مر جاؤں تو مجھ کو دروازہ مقبرہ نبوی پر لیجیانا اور دروازہ

کٹر کھڑا اگر دروازہ کھل جائے تو نو جوان دفن کر دینا جاہل کہتے ہیں ہم لیکے اور
 دروازہ ٹوٹ نکالا اور کہا یہ ابو بکر صدیق ہیں یہ چاہتے ہیں کہ پاس نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے دفن ہوں دروازہ کھل گیا ہم نہیں جانتے کس نے کھول دیا اور
 ہم سے کہا ادا خلاۃ دفن ہو کر امہ ہم نے وہاں کسی شخص کو دفن کرنے کو نہیں دیا
 کذا فی الصنف ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک واوی کوئی کتاب ہے غصہ العجب
 ابی الجیب عمر بن خطاب فی مسجد رسول خدا میں دریاں قبر و قبر کے نماز خانہ
 پڑھی اور واوی سر پر چنارہ رکھا جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکھتا ہے سر
 عایشہ کا تھا اور دو چوب ساچ کا تھا اور چال سی بنا تھا اور میراث عایشہ میں
 چار ہزار درہم کو فروخت ہوا معاویہ کے ایک غلام فی او کو خرید کر کے مسلمان
 کے لیے بیٹھا دیا کہتے ہیں وہ مدینہ میں ہی پہرہ بکر بن عمر و عثمان طلحہ و عبد الرحمن
 بن ابی بکر اترے اور وقت شب کے او کو دفن کیا گیا کہ میں عایشہ کی ہمراہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سر او نجانہ دیکھ دوں ان حضرت ركب
 ف سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں کہا ہے کہ اہل سنت کا اجماع ہے اس پر کہ
 افضل مردم ابو جعفر کے ابو بکر پہرہ عثمان پہرہ علی ہیں پہرہ باقی عشرہ بشرہ
 پہرہ باقی اہل بدر پہرہ باقی اہل حد پہرہ باقی اہل بیت خروان پرتی صحابہ مکذا احک
 الاجماع علیہ ابو نضی البخلادی بخاری میں ابن عمر سے آیا ہے کہ کذا
 خیر بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیر ابابکر ثم عمر ثم

عثمان طبرانی میں آتا اور زیادہ کیا ہے فیعل نزل اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ولایتکے ابو بکر کے مین ہم معاشر اصحاب کہتے تھے کہ افضل هذه الامة
بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم ثقیف اسخج احمد وغیرہ علی
قال غیر هذه الامة بعد نبیہا ابو بکر وعمر بنی کا هذا امتی اری علی
فان الله الرافضة ما اجماع عمر بنی بنی بکر کہا الا ان افضل هذه الامة
بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر هذا فهو مقدر علیه ما حل المفتری اخرجه
ابن عساکر سعد بن زرارہ بن جفا کہتے ہیں ان روح القدس جبریل اخبرني
ان خیر امتك بعدك ابو بکر واولا الطبری فی الاوسط زهری کہتے ہیں
حضرت فی حسان بن ثابت سے کہا تو فی کچھ حق میں ابو بکر کے ہی کہا ہے
عرض کیا ہاں فرمایا پڑھیں یہی سنوں کہا ہے

وقال اثنين في الفار للنيف وقد لحاف العدو به اذ صعد الجبل
وكان حب رسول الله قد على من البرية لم يعدل به رجلا
فخلفك رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بددت فاجلہ ثم قال
صدقت يا احسان هو كما قلت اخرجه ابن سعد حديث انس من فرمایا
ارحم امتی بامتی ابو بکر واشد حم فی امراءہ عمرو واصد فتم حیاہ عثمان
الحديث رواه احمد والترمذی واخرجه ابو یعلی من حديث ابن عمرو
زاد فيه واقضا لهم علی اخرجه الذہلی فی مسند الفرد ون من حديث شد

بن اوس ایضاً **ف** ابو قحافة والد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات
 صدیق چھ سالہ زندہ رہے محرم ۳۳ ہجری میں بمصر ۶ سال انتقال کیا علما
 نے کہا ہے لریل الخلافة احد فی حیاة ابیہ الا ابو بکر ولہ یرث خلیفۃ
 ابیہ الا ابابکر بن عمر کہتے ہیں ولی ابو بکر سنتین و سبعة اشھر اخرجه
 الحاکم نووی فی تہذیبہ میں کہا ہے کہ روایات ابو بکر ۱۰۲ احادیث میں
 سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں ۱۰۲ احادیث مرویہ صدیق خ کو مع نام مخرج
 کے ذکر کیا ہے وسد احمد ہر ایک فضل میں ذکر تفسیر قرآن اور آثار موقوفہ کا قول
 وقضار وخطبہ ووزار کیا **و** ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تین پسرتے اور تین دختر
 تین عبد اللہ اکبر اولاد تھے انکی ماں کا نام قتیلہ یا قتلہ تھا قبیلہ بنی عامر بن
 لوی سے تھیں عبد اللہ ستج مکہ جنین و طائف میں ہمارا حضرت کے حاضر ہوئے
 اور طائف میں رضی ہوئے ابو محجن ثقفی کا ایک تیرا کو آگاہا پ کی خلافت
 تک مندل ہوا اور زمانہ خلافت پدہ ہی میں وفات پائی ماہ شوال ۳۳ میں
 اور بغداد طبر کے دفن ہوئے باپنی اوپر نماز پڑھی اور اونکے بہائی عبد الرحمن
 و عمر و طلحہ و عبید اللہ قبر میں اور سے اخراجہ ابو نعیم و ابن مندہ و ابو جعفر
 و کنانی اسد الغابۃ و دوم عبد الرحمن بن ابی بکر تھے انکی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو
 محمد یا اور کچھ تھی ان کی ماں نام روان بنت حارث قبیلہ بنی فراس بن غنم بن
 کنانہ سے تھیں اسلام لائیں اور ہجرت کی عبد الرحمن ثقیق حالتہ صدیقہ

بدر و احیدین ہمراہ شکرین کے حاضر ہوئے اور بڑے بہادر و قیامت خیز تھے بہت
 و اسلام میں ان کے موافق مشہور ہیں دن بدر کے انہوں نے مبارک طلب کیا
 انکے باپ ابو بکر و اسلی مبارکہ کے بچے حضرت نے کہا معنی بنساخت
 پیرا نے عبدالرحمن پر یہ احسان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے مصلح حدیبیہ میں ان کا
 اہم بدلہ لکھتا تھا حضرت فی عبدالرحمن نام رکھایا یہ ہمراہ خالد بن الولید کی حاضر
 پیام ہوئے اور رات نفا کا بر پیام کے قتل کیے اور ہمراہ اپنی بہن عائشہ
 کے حاضر وقتہ جل ہوئے اور کچھ غلہ میں قبل تمام بیت یزید یکا یک سہ
 میں مر گئے ان کی مرویات کتب احادیث میں آئندہ حدیث میں ہیں اور انکی نسل
 بھی ہے فقہ بعضہم موم محمد بن ابی بکر انکی کنیت ابو القاسم ہے انکی مان
 اسانبت عیسیٰ خشمیہ مہاجرات اول کی تین پہلے شوہران کی جعفر بن ابی طالب
 تھے یہ ہمراہ انکی ہجرت کر کے حبش کی طرف گئیں تین جب جعفر مروتہ اضل شام
 میں شہید ہوئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بعد انکے انسی نکاح کر لیا انسی محمد
 ذی الکلیفہ میں پیدا ہوئی ۲۵ ذی قعدہ ۱۳ ہجری میں اور سیحج کرنی کو جاتی
 تین حجۃ الوداع میں ہمراہ حضرت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حضرت فی حکم دیا
 کہ غسل کر کے کوچ کریں اور حج کا اہلال کریں اور جو کام حاجی کرتا ہے وہ سب
 کریں مگر طواف بیت کہ یہ کریں یہ جو عین اس حکم شریعی کی قیام ساعت تک
 پہر جب ابو بکر کا انتقال ہوا تو علی بن ابی طالب نے انسی نکاح کر لیا محمد بن ابی بکر کا

نشو و نما کر مرقنوی میں ہوا اور محمد بن جبل کے ہمراہ علی مرتضیٰ سے اور بنی
 میں ہی ہمراہ اون کے حاضر رہے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے محمد کو اپنے
 وقت میں والی مصر کر دیا تھا اور ان کے لیے حمد کہہ دیا تھا یہی سبب وہاں کے
 استیلاء کا ہوا اور بنی نے نبی محمد کو والی مصر بجائی قیس بن سعد کی بعد
 رجوع کے سفین سے مقرر کر دیا تھا ابن خلکان نے کہا ہے کہ علی بن محمد
 کو والی مصر کیا وہ مصر میں بیستہ ہجری کو داخل ہوئے اور وہیں رہے یہاں
 کہ معاویہ بن ابی سفیان بن عمرو بن العاص کو مع لشکر سے اہل شام بھیجا اور
 انکی ہمراہ معاویہ بن حجاج بن امیہ صنفیہ و وال مفتوحہ و در آخر حیم سے باہم
 قتال ہوا محمد شکست کھا کر گمرین ایک دن دیوادیہ کے روپوش ہو گئے اصحاب
 معاویہ بن حجاج کا گذر اوس مجنونہ کے گمر پر سے ہوا وہ راہ میں ہتھیاری ہتی اور اوس کا
 ایک بہائی لشکر میں تھا کہنے لگے کیا تم میرے بہائی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ میں
 کما محمد بن ابی بکر میرے گمر میں گئے بیٹھے ہیں معاویہ نے اپنے اصحاب سے کہا
 کہ انہر جا کر مشکین باندہ کر زمین پر گیسٹے ہوئے لاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا محمد نے کہا
 مجھے خیال ابو بکر کے چوڑو اور محفوظ رکھو کہ انہوں نے میری قوم کی قصبہ عثمان میں
 اسی مرد قتل کیے ہیں اب ہلا میں کہیں تم کو چوڑو دوں گا اور تو اب کا صاحب
 لاوا لہر ہر ماہ صفر ستائیس دن کو قتل کر ڈالا اور معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو راہ میں
 گیسٹے طرف سے خاؤ عمرو بن العاص کے لیجاؤ کیونکہ وہ اسکو روہ رکھتا تھا اور

حکم دیا کہ ایک جیفہ حار میں رک کر آگ میں جلادو اور بعض نے کہا کہ زندقہ میں
 حار میں کر کے جلادو یا سب بس پوکا بد و طاہر کی بہن عایشہ کی مٹی کہ دن
 جل کے اون کے ہوج میں اپنا ہاتھ داخل کیا اونہوں نے نہ پہچانا اور
 جنبی جھکریہ کہا کہ یہ کون ہے جو حرم رسول خدا سے تعرض کرتا ہے اور کو
 آگ میں جلانے کہا یا استقام قلب بتا لا دنیا یعنی اسے بس رگ دنیا کو کو
 تباہ و نہون فی کہا بتا لا دنیا اور جس جگہ یہ مارے گئے تھے اوی جگہ دفن ہو
 جب ایک سال اونکی دفن پر گزرا اونکا غلام آیا اور اونے اونکی قبر کو دہی
 او میں سوا سر کے کپڑا پنا تب سر کو نکال کر سجائیں دیر نہاد یا قبلہ دفن کر دیا
 عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایم المؤمنین ختیقہ عبدالرحمن تین حضرت نے آگ
 تزیج کیا اور یہ حب مروت تین طرف حضرت کے کسی سے حضرت سے ہی پہچانتا
 من احب الناس الی اللہ یا رسول اللہ فرمایا عائشہ فقیہی من الرجال فقال ابو
 انحیا ذکر دوسرے رسالی میں بذیل ازولج حضرت انشاء اللہ تعالیٰ آئیکہ دوم
 اسرار ختیقہ عبدالستین اور سب ختروں میں کلاں انکو ذات الشافین کہتے
 تھے کیونکہ انہوں نے اپنا کمر بند کا کمر دین چاہا کہ حسین زاد ہجرت تھا اور ابوبکر کے
 گھر کا وہ زاد تھا بانہا تھا اس قصہ کا ذکر عایشہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے اور
 کہا ہے فجمعنا ہما احداً فجمنا و وضعنا لہما سقوفی جہاب الخ اہل سیر نے
 ذکر کیا ہے کہ اسانبت ابی بکر نے کہا جب ہم پر حضرت مخفی رہا تو کچھ نفر قریش کے

ہماری پاس آئے انہیں اوجھل ہی تھا کہ تیرا باب کہاں ہے میں نے کہا
 دانستہ ترین نہیں جانتی اونے مجھ ایک ایسا طمانچہ ہے کہ میرا گوشوارہ گر گیا
 اوجھل ہو کہ معلوم نہ ہو کہ حضرت کدہر گئے تو ہم نے ایک جہی کی آواز سنائی اور
 اس کی شخص کو نہیں دیکھا وہ کچھ بیات پڑ رہا تھا

جنی امہ دہا لناس خیر جناتہ رفیقین حلا خیتی امر معبد

الی آخر الابیات جب ہم نے یہ ابیات سنے تب جانا کہ حضرت کدہر گئے ہیں
 اسرار کا بیاہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا مکہ میں اور ان کی
 شکم سی چند فکروا ناٹ پیل ہوئے منذر و عبدالسود و عروہ اور یہ ایک مہین
 فہما اس بد سی او خجیہ کہ بنی دام الحسین علیہ السلام چھپے ہوئے تین پہر
 تین دختر پر زبیر نے اس کو طلاق دیدی وہ اپنے فرزند عبدالسود کے ساتھ
 مکہ میں رہتی تھیں یہاں تک کہ حجاج نے عبدالسود کو قتل کیا اسرار فی عبدالسود
 اب زمرہ میں محض صحابہ وغیرہ میں غسل دیا کسی نے اس امر کا انکار اسرار پر نہیں
 کیا بلکہ فقہار فی اس ہی استدلال کیا ہے جو از انہ نجاست پر اب زمرہ
 غسل ایک سبب اظہار حکم شرعی کا یا یوم القیامت ہو گیا اولوب عبدالسود کے کم
 زندہ رہیں ان کی عمر سو برس کی ہو گئی تھی مگر ایک دانت بھی نہ رہا تھا انتقال اسرار
 کا مکہ میں ہوا سوم ام کلثوم یہ دختر خرد ابو بکر رضی اللہ عنہ تھیں ان کی ماں ام
 حبیبہ بنت خارجہ بن زید تھیں ابو بکر کا نزول ان پر ہجرت میں ہوا ان سے

بیا کر لیا اور انکو حاکم چھوڑ کر اسقال فرمایا بعد وفات کی امام کلثوم پیدا ہوئے
 انکا پادشاہ ملکہ بن عبید امہ کے ساتھ ہوا ذکر ابین قتیبہ وغیرہ و لرافق لہما
 حلل وفاتہ و ضیاء عنہم لہم عیان حکایت شیخ عبد الغفار قوسی رح نے
 کتاب الوسید فی علم التوحید میں لکھا ہے کہ ایک شخص انکا بزرگامین سے ہوا
 یار تھے وہ مر گئے ہم نے انکو خواب میں دیکھا اور وہین اسلام سے سوال کیا
 وہ جواب میں فرمایا کہ کیا یہ دین حق نہیں ہے کہا ہاں حق ہے میں نے طرف
 اولن کی جہر سے کی نظر کی وہ سیاہ تھا جیسے زفت حالانکہ زندگی میں وہ ایک
 مروقعہ رخ تھے میں نے کہا تھا راجہ پوسیا دیو کون ہے اگر دین اسلام حق ہے
 آواز پست سی کہا کنت اقل بعض الصحابة علی بعض بالوعی والعصیة
 شیخ نے کہا یہ عالم اوس شہر کا ہے والا تھا جو مشوبہ برض تھا تھے میں کہتا
 ہوں شاید یہ علی مرتضیٰ کو ابو بکر و عمر و عثمان پر فاضل اعتقاد کرتا ہوگا واللہ اعلم

ذکر سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

انکی کنیت ابو حفص ہے یہ ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن سید
 بن عبد الدار بن قریظ بن ندر اح بن عدی بن کعب بن حضرت سے کعب
 میں جاہلی میں ان کی ماں جنتہ بنت ہاشم بن النضر بن عبد الدار بن عمرو بن
 مخزوم تھیں یہ حضرت کے مولد شریف سی تیرہ سال بعد پیدا ہوئے قیل غیر ملک
 انکا نام جاہلیت و اسلام میں ہی ہوتا تھا اور ابو حفص کنیت ان کی حضرت نے

زکریٰ بن جحش کہتے ہیں وللا سند کو کثیفیت دن بدر کے رکھی ذکر ذابن سحر
 عین کہتا ہوں ایک کثیفیت سیر ہی بنی ابو جحش کہتے اس لیے کہ سیر ہی دھتھر
 مرحوسہ کا نام حصہ تھا اور جس دن دار ارقم میں یہ اسلام لائے حضرت فی
 الحکام نام فاروق کہنا ان کے مسلمان ہونے پر حد دار بعین اہل اسلام کا پورا
 ہو گیا ۲۳ ہجری میں بغیر ۲۵ سال مسلمان ہوئے قال اللہ ہی یہ اشراف قریش
 میں سے جب در میان قریش وغیرہم کے حرب ہوتی تو یہ بغیر مقرر کیے جاتے
 تھے بعض غمی کہنا یہ بعد ۴۵ مرد اور اعورت کے اسلام لائے اور کسی نے کہا بعد
 ۲۳ عورت کے اور بعض نے کہا بعد ۴۵ مرد اور اعورت کے واللہ اعلم
 بہر حال جب اسلام لائے مسلمانوں کو نہایت خوشی ہوئی اور سب فی بابہ غلکہ
 انکھار اسلام کیا اور اس نے ان کی سبب حق کو باطل سے جدا کر دیا جبریل
 علیہ السلام آئے اور کہا ای محمد آسمان والی اسلام عمر سے خوش ہوئی رواہ
 ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس سنہ سی اول یہی امیر المؤمنین کہلائے اور
 سب پہلے انہیں نے تاریخ لکھی اور سب سے پہلے انہیں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ
 کو اشارہ طرہ جمع قرآن کے مصحف میں کیا اور لوگوں کو شہر رمضان کی قیام
 پر جمع فرمایا اور سب سے اول درہ و اطلی تا دیب و تعزیر کے انہیں فی مقرر کیا
 اور خراج رکھا اور شہر بلے اور قاضے مقرر کیے ان کا نقش خاتم یہ تھا کھف
 بالمت واعظا یاعدی اور یہ کاغذ پر حضرت کی مہر لگاتے آگے مسلمان ہونے کی بات

کمی روایتین ہیں جن کو سب جلی فی تاریخ انجمن کا ذکر کیا ہے شہر ہے
 کہ قریش نے مجمع ہو کر بارہ حضرت شہرہ کیا اور کیا کون آدمی او کو قتل
 کرے عمر بن خطاب نے کہا میں قتل کروں گا کہ اسی عمر کے کام تین سے بی گنا
 عمر اپنی تلوار لگا کر طلب آنحضرت میں نکلتے حضرت شمع اصحاب خود منزل حرمین
 تھے جو کہ صفائی حرمین تھا جب عمر طرف صفا کے چلی او کو سد بن ابی وقاص
 زہری ملے کہا اسی عمر کہ ہر جاتے ہو کہا میں چاہتا ہوں کہ تم کو قتل کروں
 سعد نے کہا تم احقر و اصغر ہو اس سے کہ تم کو بی ہاشم و بی زہرہ میں کیونکہ
 ان ایسا جیکہ تم کو قتل کرو گے عمر نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم ہی صبا بنی
 ہو گے ہو اور جس دین پہ تھے او کو تم نے چھوڑ دیا ہے دوسری روایت
 میں یہ ہے شاید تو ہی طرف محمد کے ہو گیا ہے اب میں تجبی سے شروع کروں گا
 اور اول تجبی کو قتل کروں گا اوس وقت سعد نے کہا جان رکھو کہ میں محمد پر بیان
 لا یا ہوں یا محمد لا الہ الا اللہ واللہ محمد رسول اللہ عمر نے اپنی تلوار اٹھائی
 اور سعد نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور ایک فی دوسرے پر ہاتھ چلانا چاہا
 قریب تھا کہ خطا ہو جائیں سنئے کہا اسی عمر تم اپنی ہین آئینہ بن خطاب
 کی خبر نہیں لیتے او کو کیون نہیں قتل کرتے کہ وہ بھی تو ایمان لائی ہے
 مواہب میں فاطمہ بنت الخطاب کہا ہے او کی زوج سعید بن زید بن عمرو بن قنیل
 تھی عمر نے کہا کیا وہ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں کہا ہاں تب عمر سعد کو جوہر کر

جلد طرف منزل آسنے کی چلی اور ذاون کی پاس پہنچے وہاں ایکے وانصاری
جناب بن الارث نام تھا اور وہ سب سورہ طہ پر رہے تھے جناب نبی حب
آہستہ عمر کی پانی تو گہرین چسپ رہے عمر نے بن بنوئی پر داخل ہو کر کہا یہ
کیا آواز نرم تھی جو میں نے پاس تمہارے سنی کہا ہم آپس میں باتیں کرتے تھے
کہ شاید تم دونوں صابی یعنی بیدین ہو گئے ہو عمر کے بنوئی نے کہا ہلا
ای عمر اگر حق تمہارے دین کے غیر میں ہو عمر نے سعید پر حبت کی اور وہاں ہی
پکڑی عمر ایک مرد قوی و سخت تھے سعید کو زمین پر دے مارا اور سنی پر چڑھ
عمر کی بہن نے آکر انکو چہرہ پر اپنی بہن کو بھی ایک بیاض چہرہ مارا جس سے
اونا چہرہ چل گیا جب بہن نے اپنے چہرے پر خون دیکھا تو وہ بھی غضبناک
ہوئیں اور کہا اسی دشمن خلد تو مجھ کو اس بات پر مارتا ہے کہ میں اس کو ایک
بتاتی ہوں کہ ان دونوں سری روانیت میں یوں ہے کہ بہن نے یوں کہا یا عمر
ان کان الحق فی خبر دینک استھان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ لقد
اسلما علی رغبہ انک فاصنع ما انت صانع جب عمر نے یہ بات سنی تو بشتیان
ہوئی اور سنیہ سعید پرسی اور تر کھڑے ہوئے اور الگ ہو گئے اور کہا وہ صحیفہ
جو تم پڑھتے تھے اسکو مجھ پر جن کرو اور عمر قاری کتب تھے ان کی بہن
نے کہا میں ہرگز یہ نہ کروں گی عمر نے کہا جو بات تو بتی گئی ہے وہ میری دل میں پڑ
تو وہ صحیفہ مجھے دے میں اور سکود کیوں اور میں تجھے عہد کرتا ہوں کہ میں خلیت

کہو نگاریاں تک کہ تجھے پسندوں اور تو جوان چاہے او کو کہ جس نے
 کہا تو نہیں ہے جاہل کہ آیا وضو کر لیا اس کتاب کو جو منظرین کے کوئے
 نہیں چھوڑتا ہے عمر نہانے کو کلی جناب جن الارثانی سخن کر کہا تو یہ کتاب عمر
 کو قوی ہے اور وہ کافر ہے کہا ان میں مید کرتی ہوں کہ اس سریرتے بہائی کو
 ہر ایت کے خباب گہرین چھپے اور عمر نہا کر آئے ہیں نے وہ صفحہ عمر کو
 اوہین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ملہ ما ازنا علیہا القرآن لتشیق الی قولہ
 اتقوا اللہ لا الہ الا اللہ اما بعد فی واقعہ الصلوٰۃ الذکری اس آیت پر غور کیا
 جو کوئی اس کا قائل ہے او کو ہو چکا ہے کہ وہ اس کے ساتھ غیر کی عبادت
 کرے پھر کہا مجھے پاس جو خد کے لیے جناب فی حب نیات نبی گہر سے سخن آئی
 اور کہا بشارت ہو تجھے اسی عمر میں مید کرتا ہوں کہ آج کی شب عامی حضرت
 تیرے حق میں سابق ہو گئی ہو حضرت فی کہا تھا اللہم اعلمنا الاسلام بعد
 بن الخطاب ابوباجی بن هشام دارقطنی نے ذکر کیا ہے کہ عائشہ فی کہا حضرت
 نے یونان فرمایا تھا اللہم اعلمنا الاسلام لان الاسلام یعز ولا یعزنا بحجۃ عمر
 نے کہا اسی جناب مجھے پاس رسول اللہ کے لیے چل جناب وٹھے اور او کی رستہ
 سید ہی تھے یہاں تک کہ عمر کے گہر سے دارقطنی جو جرمن صفا کی
 تھا اور دروازہ ٹوٹا بعض اصحاب نے اونہم کو او کی دروازے نظر کی اور
 پھر حضرت سے کہا ای رسول خدا هذا نعش باللہ فی شرفنا اور دروازہ کا لہو

اگر خیر لکھا آیا ہے تو ہم اس کو شمول کرنیکی اور اگر شر لکھا آیا ہی تو اس کو تکل
 کرو الدین کی تیر سزا زہ کوئلہ یا عمر اندر آئی حضرت نے صحن خانہ تک
 بڑھ کر لیا اور اونکا جامہ مع جابل سیف خوب مامضو پکڑ لیا دوسرے روات
 میں یوں ہی کہ باز و پکڑ خوب سا پلا یا میان تک کہ عمر ہیبت رسول خدا کی
 کانپنے لگی اور پیٹھ گئے حضرت نے فرمایا اے عمر تو بار زمین آتا میان تک کہ نازل
 کری تجھ پر اور جو ولی بن الفیہ پر نازل ہوا یعنی خزی و نکال اللہم هذا عمر
 ابن الخطاب اللہم اعزل الدین بعز ابن الخطاب عمر نے کہا اشدھان لا
 الہ الا اللہ واشھدان محمد عبده و رسولہ کہہ والون فی تکبیر کہی جبکہ اہل
 مسجد نے سنا اور ایک روایت میں ہے کہ آواز تکبیر کی اطراف مکہ میں گونج گئی عمر
 نے کہا اے رسول خدا کیا ہم حق پر نہیں ہیں سرین یا حسین فرمایا ہاں تم ہے
 اورں کی جس کے ہاتھ میں ہے جان میری تم حق پر ہو جو یا مرو کہنا بہتر
 انھما کیوں ہے دوسری روایت میں ہے کہا اسے رسول خدا ہم اپنے
 دین کو کیوں چھپائیں اور ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں فرمایا اے عمر
 ہم تھوڑے لوگ ہیں اور تو نے دیکھا جو تکلیف ہم نے پائی عمر نے کہا والذی
 بعثنا بالحق لا یبقی علیہں حلیۃ فید بالکفر لا حلیۃ فید بالایمان بہر
 حضرت درمیان دو صفت کی نکلے ایک جانب حمزہ تھی اور دوسری جانب
 عمر رضی اللہ عنہما عمر کی آواز نکل چکی تھی جب عبد بن خل ہوئے قریش نے

عمر و حمزہ کو دیکھا اور ان کو اس طرح کا حدیث نہ تھا کہ وہ یا مسند کہی نہ ہوا تھا
 اور ان دن حضرت فی عمر کا نام فاروق رکھا انکا اسلام تین دن بعد اسلام
 حمزہ بن عبد المطلب سے تین دن علی الراج تھا

صفت عمر رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ سرخی آمیز اصل سخت کسخت چہرہ تھے حاضرین میں سخت تھے
 انبساط تھے انبساط و شخص جو تاسہ جو دونوں ہاتھ سے کیاں وہاں ہر کام کری
 انکی صفت قوریت میں یہ ہے کہ وہ بانی کما قن من حدید امین شدید
 قرن کہتی ہیں کہ وہ خود کو زرت کرتے ہیں میں نے عمر کو دن حید کے دیکھا پیادہ چلے
 جاتی تھے شیخ اصلع آدم عسطلال مشرف علی الناس تھے گویا دابہ پر سوار ہیں
 وامت ری کہتے ہیں وہ آدم تھے مگر عام الرازمین او کو دیکھا ہوگا کہ سیل
 کہاتے کہاتے گندم گون پڑ گئے تھے ابن عمر نے کہا عمر مرد سفید تھے سبھی
 اور ہر چیز ہی آتی تھی وراثت اصلع شیب تھے صید بن عمیر نے کہا کان عمر
 یفوق الناس طویلا سلمی بن الاکوع نے کہا کان عمر رجلا ابیر یعنی
 بعنل بید یہ جمیعاً ابور جابر عطاروی کہتے ہیں کان عمر رجلا طویلا
 جسیما اصلع شدید الصلع ایض شدید الحسرة فی حاضیہ خفة مسہلة
 کبیرة فی حاضرہا صہبہ انھی تاریخ ابن عساکر میں کہا ہے ان کی مان جنبہ
 بنت ہشام خوام ابو جہل بن ہشام تھیں ابو جہل ان کا مامون تھا مذکور ہے

ان کی فضائل میں آیات و احادیث اسے ہیں بعض خاص اور بعض مشترک
 ہیں درمیان ان کے و ابوبکر کے چنانچہ حمید ابوبکر میں بعض احادیث کا
 ذکر گزر چکا ہے اور یہ چند احادیث خاص ہیں ساتھ ان کے حدیث ابوبکر
 میں فرمایا ہے تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے میری امت میں
 اگر کوئی ہوگا تو وہ عمر سے متفق علیہ توثیق ہی کی گئی کہ محدث کہتے ہیں مرد
 راست گمان کو اور حقیقت میں یہ وہ شخص ہے جس کے دل میں کوئی شے
 طرف ہی مائل اعلیٰ کے پڑے یعنی ملہم ہو اور یہ کلام کہچہ وارد ہو مرد و زن میں ہے
 بلکہ بطور تاکید و قطع کے ہے کذا فی المرقاة سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں عمر بنی
 حضرت پر اذن چاہا آپ کی پاس کہچہ عورتیں قریش کی تھیں بائیں کرتیں اور
 نفقہ لائے تاکستیں اور چلا چلا کر گفتگو کر رہی تھیں جب عمر بنی اذن چاہا وہ جسد
 آدمین جا چسپین عمر اندر آئی حضرت ہنس رہے تھے عمر نے کہا اسد آپ کے
 دانت کو ہنسائی فرمایا مجھ کو ان عورتوں سے جو اسدم میرے پاس تھیں تعجب
 آیا کہ ستاری آواز نہ کر سب جلدی سی آدمین جا چسپین عمر نے کہا امی بنی جان
 کی دشمنی تم مجھے ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہیں ڈرتیں اونہوں نے کہا
 ہاں تم افظ اخلط ہو یعنی سخت کلام و بد مزاج حضرت نے فرمایا ایہ بالی الخ
 والذی نفسی بید ما لقیات الشیطان ما لکما فاقط الا سلاک فجا غیر فاک
 متفق علیہ فتح مبین میں طریق واسع کو درمیان دو پہاڑوں کی حدیث جابر

رنفا آیا ہے کہ میں جنت میں گیا ہے جنت میں ایک محل دکھایا اوس کی سخن
 میں ایک جبار بیتی بیٹھنے کا یہ محل کس کا ہے کہ عمر بن الخطاب کا بیٹھنے
 چاہا کہ میں اوس کے اندر جاؤں اور نظر کروں مجھے ہماری غیرت یا وہ
 آنی عمر نے کہا ہاں انت و امی یا رسول اللہ اعلیٰ کا اتفاق علیہ ابو سعید
 رنفا کہا ہے میں سوتا تھا بیٹھنے کو گون کو دکھایا کہ مجھے عرض کیے جاتی ہیں
 اور اونپر ترسین ہیں کوئی بیٹھنے تک پہنچتا ہے اور کوئی نکلتا اس سے اور
 عرض کیے تھے مجھے عمر بن الخطاب اور ایک عقیس تھا وہ اوکو کہتے تھے
 کہا اس کی کیا تاویل ہے فرمایا دین متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمر دین میں
 کامل تھے اور دوسرے فی اہلنا اقصیٰ ابن عمر کہتے ہیں بیٹھے حضرت کو سنا
 فرماتی تھی کہ میں سوتا تھا کہ ایک پیاد شیر کا میری پاس لایا گیا بیٹھے اوس کو
 پیادیاں تک کہ میں اوس کی سیرانی کو دیکھتا ہوں کہ ناخون سے نکلتی ہے
 پر چہنے اپنا بجا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا کہ اسی رسول خدا کی تاویل کیا ہے
 فرمایا علم متفق علیہ حدیث دلیل ہی علم عمر بن عمر کہتا ہوں کتاب اوالہ ابنا
 میں قادی عمر رضی اللہ عنہ کو کیا نتیجہ کر کے لکھا ہے اوس ہی کا علم
 حضرت عمر کا ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت میں حدیث
 انما مدینۃ العلم وعلیٰ بابا سے فافہم حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے میں سوتا تھا
 بیٹھے اپنے آپ کو دکھایا کہ میں ایک چاہ پر ہوں اوس چاہ پر ہوں ہے جسے جنت

اسدنی چاہا اور دل کھینچے پھر اوس دلو کو ابن ابی قحافہ نے لیا اور ایک ہا
دو دو کھینچے اور اون کے کھینچنے میں ضعف تھا اسد اونکی ضعف کو بخشے
پھر وہ ایک دلو خلیفہ ہو گیا اوس کو ابن خطاب فی لیا میں لوگون میں کوئی
اسیا عبقری یعنی در پوست وقوی نہیں دیکھا کہ وہ عمر کا سا کھینچا کھینچے
ہیاں تک کہ لوگ اپنے اونٹ پانی پلا کر تھانوں پر لگے دوسرے روایت
میں یوں ہے ابن عمر نے کہا پھر اوس دلو کو ابن خطاب نے ہاتھ سے
ابوبکر کے پلایا وہ عمر کے ہاتھ میں غریب یعنی ایک دلو بزرگ ہو گیا فلاح
عقبی ایضاً فیہ حتی روی الناس وضربا بطن متفق علیہ اس حدیث
میں اشارہ ہے طرف قدرت خلافت ابوبکر کے چنانچہ یہ خلافت دو سال
سہ ماہ رہی بعض فی کما یہ شک راوی کا ہے اور روایت صحیح دوسری دلو
او ضعف کا ہونا اشارہ ہے طرف اضطراب مرارت وارتد بعض عرب کے
اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس برس ہی کچھ زیادہ ہے اور نہایت قوت
وسطوت کے ساتھ تھے ابن عمر نے رفا کہا ہے ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقليه رواه الترمذي اور ابوداؤد کا لفظ ابودر سے یہ ہے ان الله
وضع الحق على لسان عمر فيقول به على مرتضى كتمين هم كچه بعيد خجاست
تھے اس بات کو کہ سکینہ زبان عمر پر ناطق ہوتا ہے رواہ ابویہ فی حلال النبی
مراد سکینہ سے وہ بات ہے جس پر نفوس مطمئن اور قلوب ساکن ہوں اور یہ

ایک مرغی ہے یا مرد وہ فرشتہ ہی جبرائیل نام قول حق کرتا ہے ابن عباس
 نے کہا ہے حضرت نے فرمایا تھا لا اھم اعنا الا سلام بابی جھل بن مشام او
 بعد بن الخطاب صبح کو عمر پاس حضرت کے آئی اور اسلام لائے پھر
 حضرت فی سجد میں نماز پڑھ رہے تھے اور اے اللہ جاسکتے ہیں عمر نے
 ابو بکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلاہ ابو بکر نے کہا سنو اگر تم ایسا
 کہتے ہو تو میں نبی حضرت سے سنا ہے کہ فرات سے ما طلعت الشمس علی
 رجل خیر من عمرو و اہ التوکل و قال هذا حدیث غریب حدیث
 عقبہ بن عامر بن رفاء آیا ہے لی کان بعدی نبی لکان عمرو و اہ التوکل
 و استغفرہ بریرہ کہتے ہیں ایک جاریہ دن بجاتی تھی ابو بکر اسے پھر علیؓ
 پھر عثمان وہ بجائے گئی جب عمر اسے وٹا لکرا وہ پھر بیٹھ گئی حضرت نے کہا
 ان الشیطان یخاف منک یا عمر الحدیث رواہ التوفلی و قال هذا حدیث
 حسن صحیح غریب حدیث خالشیہ میں آیا ہے کہ ایک بار یہ حبشیہ حاجتی تھی
 اور گرد اوں کے کچھ صبیان تھے جن مابین منکب اس آنحضرتؐ و رخا
 تماشا دیکھتی تھی کہ اتنے میں عمر اسے لوگ چل دیں حضرت نے فرمایا لی کانظر
 لا شیا لیہن الجن والانس قد فرما من عمر الحدیث رواہ التوفلی
 و قال هذا حدیث حسن صحیح غریب جب انس و ابن عمر نے کہا ہے کہ
 عمر کہتے تھے کہ میں تمہارا مرنے موافق اپنے رب کے ہوا میں نے کہا اے رسول خدا

کیا خوب ہوتا کہ ہم مقام ابراہیم کو ٹھیکے نہیں کرتے اوپر یہ آیت آئی واخذوا
 من مقام ابراہیم مصلیٰ یعنی کہا ای رسول خدا آپ کی عورتوں پر ایچے
 برسے سب طرح کی لوگ آتی ہیں کاش آپ ان کو حکم دیتے کہ یہ پردہ
 کیا کریں اوپر آیت حجاب نازل ہوئی پھر سنا حضرت عنایت مین یعنی نقیۃ
 شرب غسل مین مخرج ہوئیں یعنی کما عسی ریدان طلقن ان یبدلن اذفا
 خذوا منکم پر آیت ہی طرح اوتزی ایک روایت مین ابن عمر سے یوں
 ہے کہ وافقت ربی فی ثلاث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب وفی اساری بلد
 متفق علیہ مین کہتا ہوں یہ کچھ چیزیں ہیں سب بلکہ وافقت عمر کے ساتھ رب
 العالمین کے موضع مین واقع ہوئی ہے سیوطی فی اذن مواضع کو
 استقرار کر کے راکہ مستقل مین لکھتا ہے ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ فاضل
 ہوئے عمر بن الخطاب کو گون پر چار مین ایک دربارہ اسیران روز ہرز
 کہ عمر فی اون کے قتل کا حکم دیا تھا اوپر یہ آیت آئی لکی لا کتاب من اللہ
 سبق لمسک فیما اخذ قرعہ اب عظیمہ دوم ام حجاب تار نبوی اسپر شب
 نے کہتا تھا کہ ابی عمر کیا تم ہمیر حکمران ہو اور ہمارے گروہ مین تو وحی ورتی
 ہی اوپر یہ آیت آئی واخاسا لقہن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب سوم
 وجوت آنحضرت کا الاحم اید الاسلام بعن ابن الخطاب چارم دربارہ رائے
 خود بحق ابی بکر کہ سب ہی پہلے بیعت اون کی عمر فی کی رواہ احمد ابوسید

کہتے ہیں حضرت اُئی فرمایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ درجۃ فی الجہد ہم یہ مرد
 عمر کو خیال کرتے تھے یہاں تک کہ اوں کا انتقال ہوا اور ابی مجلجۃ ابن عمر
 کہتے ہیں میں نے کسی کو بعد حضرت کے جب کہ مقتول ہوئے احمد واجود
 عمر سے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آخر عمر کو پہونچے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ
 مرفعی ہے کہ جبریل نے مجھے کہا البتہ اسلام موت عمر پر رونیکا اور فرمایا اگر
 میں تم میں مبعوث ہوتا تو عمر مبعوث ہوتا رواہ الدہلی اور فرمایا لو کان ہی بعد
 لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد اور فرمایا کہ اگر خدا اب وتر اتو کوئی دنیا
 مگر عمر بن خطاب رواہ ابن سعد وید اور فرمایا عمر میرے ساتھ ہے اور میں
 عمر کے ساتھ ہوں اور جو ہمراہ عمر کے ہے جہاں کہیں وہ ہو رواہ الطبرانی
 اور فرمایا عمر بن خطاب سراج اہل جنت ہے رواہ البیہقی اور فرمایا نہیں
 لا شیطان عمر سے لکن مہنہ کے بل گرا اور نہیں سنی اونسی آہٹ عمر کے
 مگر باکا رواہ الحکیم الترمذی فی النوادر اور فرمایا اسی عمر تو مجھے اپنی دعا
 سے نہ ہوتا رواہ احمد اور فرمایا کہ ان یصیبنا فی حلالہ شریعہ عمر
 الدہلی اور فرمایا رضارب کی رضا سے عمر میں ہے رواہ الحاکم اور فرمایا
 لو لم یبعث لبعث بعدی عمر رواہ الدہلی اور فرمایا اسے عمر تو صاحب
 رای کرشیہ ہے اسلام میں رواہ ابو داؤد اور بخاری حدیث شریک کے علاوہ احادیث
 مذکورہ کی یہ حدیثیں ہیں صلح المونین ابوبکر و عمر بن رواہ الطبرانی ابوبکر

و عمر بنز لہ سمع و صبر کے مین رواہ الذہبی ابو بکر و عمر دوسرا ج اہل سنت مین
 رواہ الدہلی ابو بکر و عمر مجب بنز لہ ہارون کی موسے سے مین رواہ الخلیب
 و بعد موت ابو بکر کے عمر سے روز شنبہ کو بیعت کی ماہ جادی لاوی
 سالہ ہجری سے آہستہ دن باقی تھے بعد دفن ابو بکر منبر پر چڑھے اور ایک
 درجہ مجلس ابو بکر سے نیچے بیٹھے پھر کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور حضرت پر
 درود بھیجی پھر کہا ایھا الناس انی راع فامضوا الھم انی غلیظ فالھنی الی
 طاعتک بموافقة الحق ابتغاء وجهک والدار الاخرة واسرقتنی الغلظة
 والشدّة علی عدائک من غیظک ولا اعتداء علیھم الاھم انی شیخ فھنی
 فی فاضل لموت فمضامین غیر صرف ولا تذبذب ولا ریاء ولا سمعة
 ابتغی بدلت وجهک الکرم والدار الاخرة وارزقنی خفض الجناح و
 لان الجانب للمؤمن فانی کثیر العفلة والنسیان والھنی ذکر علی
 کل حال پھر کہا الا وربکم العسیة لاحسن علی الطریق پھر منبر پر سے اترے
 و زمانہ عمر مین بہت سے شہر فتح ہوئے از انجاء دمشق ہے اس کو
 ہر شہر سے روم کی کھال لیا اور طبرہ و قیاریہ و فلسطین و عمان اور خوار
 بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا اور نیز بلک و حص و حلب و قسنبرین و انطاکیہ و
 حلب و اورقہ و حران و موصل و جزیرہ و صیدین و آمد و ہما و قادیسیہ و مدائن
 کو مفتوح کیا ملک فارس و نائل ہو گیا اور زوز و ہباگ گیا اور فرغانہ و ترک

کی پاس پناہ پوری اور نیز کور و جلہ و المہ اور کور و جانیہ و نہاوند
 واسطہ و اصفہان و بلاد فارس و تشر و شوش و تہدان و نوبہ و بربر و
 آذربایجان اور بعض عمال خراسان متح کیے و لکھنؤ و قلعہ بعضہم عن الراض
 المنعنے اور مصر غرہ محرم سنہ ہجری کو بہ تہہ پر عمرو بن العاص کے فتح ہوا
 اور نیز اسکندریہ و طرابلس و مغرب اور واصل قضاہ وین کی منفتح ہوئے
 حیاہ اکیوان میں منجہ متح کی جہایم عمر میں ہوئے راس العین اور جابوز
 و بیان و یرموک وری و ماہ قتل ہوا کو شمار کیا ہے سیوطی نے ذکر ان
 فتوح بلاد کا بتید سنہ ۱۰ تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ شہین
 سمیع نبوی کو نیا وہ کیا اسی سال حجاز میں فتح پڑا اور کو حاتم الراوی کہتے
 ہیں اور عمر نے عباس کو لیکر استقامت کیا اور وقت و خوش عمر پر چار درویش
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو راست عمر و بن العاص فی حب متح کیا تو
 اہل مصر نے اگر کہانیں ہر سال ایک جارتہ لکھ کا محتاج ہے جو جاری میں
 بہت خوبصورت ہو ہم ایک سین و خستریل میں نالا کرتی ہیں ورنہ وہ جاری
 نہیں ہوتا ہے اور نیز ویران ہو جاتی ہیں اور غلط پڑتا ہے عمرو بن العاص
 فی ایک شخص پاس عمر رضی اللہ عنہ کی بھیجا اور اس حال کی خبر دی عمر نے
 عمر کو لکھا کہ اسلام عجیب قبلہ یعنی اسلام قاطع امور جاہلیت ہے اور ایک
 بیضا قہ یعنی چرپے کا غدہ بھیجا اور حکم دیا کہ اس کو نیل میں ڈالو عمرو بن العاص

فی اوسکو لیکر پڑنا اوسمین یہ لکھا تھا سبم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
 امیر المؤمنین الی نبیل مصر اما بعد فان کنت ستجری من قبلک فلا تجر
 وان کان اللہ الواحد القہار ہوا الذی یجریک فذالک اللہ الواحد القہار
 ان یجریک عمرونی وہ بطاقتہ نیل من امیک وان قبل یوم الصلیب کے ذالک
 صبح یوم الصلیب کو اسنے تعالیٰ فی نیل کو ۱۶ گز بلند جاری کر دیا اور وہ سنت
 سیدہ اہل مصری منقطع ہو گئی ذکر فاغیر فاحمد من کتاب ہولاس کراست
 کو ابوشیخ فی کتاب الغطہ من لکھا ہے الفاظ کا کچھ تفاوت ہے کراست
 ابو القاسم بن بشران فی فوائد من لکھا ہے کہ ابن عمر کہتے ہیں عمر بن خطاب
 نے ایک شخص سے پوچھا تیرا کیا نام ہے کہا حمیرہ کہا تو کس کا بیٹا ہے کہا شہاب
 کا کہا تو کس قبیلہ کا ہے کہا خزاعہ کا کہا کس تیرا مکان ہے کہا حوہ کہا کون سا حوہ
 کہا ذات النطی کہا اذک اھلک فقدا حازق واوہ شخص نے کہہ کر واپس گیا
 دیکھا سب جل گئے واخرج مالک فی الموطا عن یحییٰ بن سعید بخاری واسخرجہ
 ابن درید فی الاخبار المشہورۃ ما بن الجلی فی الجامع وغیرہم ابو ہریرہ
 حصی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ اہل عراق فی اپنے امیر کو
 سنگسار کیا غضبناک ہو کر باہر آئے اور نماز پڑھی اور نماز میں ہو گیا
 جب سلام پیرا اللہم انعم قلوبی علی فالس علیہم وعجل جلمہم بالغلام
 الثقی یحکو فیہم حکم الجاہلیۃ لا یقبل من محبتہم ولا یتجاوز عن سبہم

استخرج السیف فی الدلائل بیوطی کہتے ہیں یہ اشارہ ہے طرف حجاج کے
ابن لمیعہ فی کہا اوس دن حجاج پیدا ہوا تھا نفی قبل واقعہ کی خبر دی ہے
کرامت ہے حضرت عمرؓ کی سن کہتے ہیں انا کان احد یعرف الکذب
اذا سدت خلفی عمر بن الخطاب انتی یہی ایک طرح کی کرامت اور فرات
صادقہ تھی کہ کرامت عمرو بن احرث کہتے ہیں عمرؓ دن جمعہ کے خطبہ پڑھ رہے
تھے کہ دوبار یثین بار پکار کر یہ کہہ کیا ساریہ الجبل پہر بدستو خطبہ پڑھنے لگی
کہہ لو گون فی اصحاب آنحضرتؐ سے کہا کہ یہ کچھ عجوبہ ہو گئے ہیں کہ خطبہ
چوڑ کر یا ساریہ الجبل کہتے ہیں عبدالرحمن بن عوف عمرؓ سے خوش طبعی کرتے
تھے اور انہوں نے کہا اسی ساریہ النہین ہم لو گون کو اپنے پیچھے جن گنجائش گفتگو
کی دیتے ہو خطبے کے اندر یا ساریہ الجبل کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہا واکثر
جب ساریہ اور اوسکی اصحاب کو دیکھا کہ پاس پہاڑ کے ہیں اور دشمنوں کے
سامنے اور پیچھے ہے تو محبت نہ لگائیں پکار کر کہا لای ساریہ پہاڑ پر چڑھا
تو وہی دن گزرے تھے کہ ساریہ کا قاصد آیا اور خط لایا کہ دن جمعہ کے ہیں
ہمارے روبرو فاسے اور ہمیں نماز صبح سی تا حضور جمعہ اون سے مقابلہ کیا
سیان تک کہ آفتاب جبکہ ایک منادی کی ندا ہوئی کہ وہ کہتا ہے یا ساریہ الجبل
دوبار ہم پہاڑ پر چڑھ گئے اور دشمن غالب ہے بیان تک اسدنی او کو ہرگز
دی انتہ من الریاض المنفرد بعض فی کہا کہ جبل ہما و زمین ایک نام ہے

اوس غار سے آواز عمر کی سنی کہ وہ کہتے ہیں اسے ساریہ بہار کو پڑھنا بچہ
 اب تک لوگ اوس غار کو معظّم جانکر تبرک حاصل کرتی ہیں مین کتا ہوں
 ساریہ کو بیٹے اور ابو نعیم ہے دلائل النبوة میں اور لا بکائی نے شرح اسنہ
 میں اور دیر عاقولی فی فوائد میں اور ابن الاعرابی نے کلمات الاولیاء میں
 او خطیب فی رواۃ مالک عن نافع میں بن عمر سے روایت کیا ہے الفاظ کا
 کچھ فرق ہے حافظ ابن حجر نے اصحاب میں کہا ہے اسناد حسن یہ سناوند میں
 عجم میں ہے اور ابن مردویہ فی اس کرامت کو طریق میمون بن مہران سے
 عن ابن عمر روایت کیا ہے اور نزویہ کیا ابو نعیم کے دلائل نبوت میں عمرو بن
 الحزف سی بروی ہے کا تقدم نا ورہ عمر رضی اللہ عنہ کے کہا کہ حلیہ لوگوں کو
 اپنی بچہ سے ستا ہی او کو بلا کر اس و ہم میں ڈالا کہ او سکی زبان کا ٹی بجائی
 حلیہ فی کہا اعلیٰ میرا لونین آپ مجھ کو معاف کریں کرینے والہ اپنے مان باپ
 اور اپنی جوڑوا اور خود اپنی بچہ کسی ہے عمر نے کا تو فی اپنے مان باپ کے
 باری میں کیا کہا ہے کہا یہ کہا ہے

وَلَقَدْ بَلَّيْتُكَ فِي النِّسَاءِ فَسَوَّيْتُ وَابَا بَيْنِكَ فِضَاءَ فِي فِي الْمَجْلَسِ

اور یہ بھی کہا ہے

تَخِي مَا جَلَسْتِي مِنِّي بَعِيدًا اِرَاحَ اللّٰهُ مِنْكَ الْعَالَمِينَ
 اَشْرَبَا لَا اِذَا اسْتَوْدَعْتَ سَرًّا وَكَافَا نَا عَلٰی الْمُنْتَدِثِينَ

پہرینے اپنی بی بی کے حق میں کہا ہے

الطوف ما اطوف ثم اوى . للميت قيده لكاح

پہرینے ایک جاہلین نظر کی اور اپنا چہرہ دکھیا مجھے برا لگائے کہ اسے

ابت شفتای الیوم الا تکلمنا . بشر فنادی لمن انا قائمہ

اری لی وجہا فبیح الله خلقه . فبیح من وجہ و بیح ساملہ

عمر نے حکم دیا کہ اس کو قی کر و طیبہ سے بعد چند روز کے کہا ہے

ماذا القول لا فراح ہدی مرغ . ضم الحواصل لاما عولا شجر

الفت کا اسم عرفی تضرع ظلمۃ . فاغفر علیک سلام الله یاعمر

انت الامام الذی من بعدنا . القت الیک مقابلہ الغنی لبشر

ما اثر و لہا اذ قد ما کما . لابل لا قہم عرق کانت الاثر

عمر نے حکم دیا کہ اس کو حاضر کرو وہ آیا اوس سے توبہ کرائی اور اس کو

چہرہ دیا کئی الحاضرات ایضا عمر رضی اللہ عنہ کا گزیرنے کی بعض کلمے

کو بخون میں ہوا ایک عورت کو نہا کہتی ہے

الاکمالی هذا للیل وازوجانیہ . ولیس الی جنبی خلیل الاعیہ

فماہ لولاہ تخی عواقبہ . لحرک من هذا السریر جانیہ

مخافۃ ربی والحقام بعینی . واکرام بعلی ان متال مراتبہ

عمر نے پوچھا یہ کون ہے کہا فلاں شخص کی بی بی ہے اور وہ اثر یاد سے

غز امین ہے تب حکم دیا کہ کوئی مزد اپنی عورت سے چار ماہ ہی زیادہ
 غائب نہ رہے ایضا ابن ابی حوزی نے کتاب بلقیع فہوم الاثر میں محمد بن عثمان
 بن ابی حنیفہ سلمیٰ عن ابیہ عن جبرہ سے نقل کیا ہے کہ ایک رات عمر بن
 خطاب کو چائے عربیہ میں گشت کرتے تھے ایک عورت کو سنا کہ وہی ہے
 حل من سبیل الی خضر فاشربھا ام من سبیل الی نصر بن حجاج
 الی فتی ما سبیل الاعراق مقتبل سہل الحیا کریر غیر ملجأ ج
 تمینہ اعراق صدق حین تنسبہ اخی وفاء عن المکرہ فیراج
 عمر نے کہا میں ہمراہ اپنے مدینے میں کسی ایسی شخص کو نہیں دیکھتا کہ عواتق
 اوکی ساتھ ہفت کر بن نصر بن حجاج کو میرے پاس حاضر کر دے جب صبح ہوئے
 اوکو لا کر حاضر کیا دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت خوش موٹے شخص ہے
 عمر نے کہا امیر المومنین نے قسم کھائی ہے کہ تو اپنے سر کے بال منڈاؤ ال
 اوسنی کیا ہی کیا جب وہ پاس ہی عمر کے باہر نکلا اوکی دونوں رخسار ایسے
 تھے جیسے چاند کے دو ٹکڑے اوس ہی کہا تو عمار باندہ اوسنے عمار باندہ لوگ
 اوکی آنکھوں پر پھتوں ہوئے عمر نے کہا تو اس شہر میں نہ وہ جان میں رہتا
 اوسنے کہا اے امیر المومنین میرا کیا قصہ ہے فرمایا جو بیٹے کہا وہی کہ یہ اوکو
 طرف بصرہ کے روانہ کر دیا اور وہ عورت جبکہ شعر عمر نے سنے تھے ڈری
 کہ دیکھیں اب میری ساتھ یہ کیا کرینگے تباہ کرنے یہ ابیات چیکے سے پاس

اون کے بیچے بہ

فللأمام الذي تحشى بؤاد
مالي وللغمر واضرب حجج
لا تخجل الطن حفا ان تبينه
انما جيل سبيل الخافض المراجي
ان العوى زم بالتقى فخبه
حنى يقرب بالحيام واسراج
عمر نے یہ شعر پڑھا کر یہ کیا اور کہا احمد لہذا الذی نرم انوی بالتقویٰ نصر بن
الحجاج ایک مدت دراز بصرون رہا ایک دن اوس کی مان فی درمیان
اذان و اقامت کی عمر رخصت شدہ ہی تھیں کیا عمر ایک زارور وازین ہوا
اُسے تھے اور ہاتھ میں درو تھا اوشے کہا ای میر المومنین و الصبرین اور
تم دونوں سامنے اس کے کہنے ہو گئے اور اس دم سے حساب لیکھا گیا عبد
و عاصم ہماری پہلو میں شباب کریں اور درمیان میرے اور میرے بیٹے
کے دشت و بیابان ہوں عمر نے کہا میرے بیٹوں کی ساتھ عواقب نے اپنے
پردوں میں تھن نہیں کیا پھر عمر نے طرف بصرد کے ایک قاصد پاس
عتبہ بن غزو ان کے بیجا وہ چند روز واپس رہا پھر عتبہ نے نذر کرائی کہ جس
کسی شخص کو طرف امیر المومنین کے کہہ کہنا ہو وہ لکھے کہ قاصد جانو لا ہے
نصر بن الحجاج نے یہ لکھا بسم الله الرحمن الرحيم سلام علیک یا امیر ^{مندان} المومنین
اما بعد فاصبر معنی ہذا الایات

لعمري لئن سیرتی او مخرتی و ما لئن شرفنی علیک حرام

فاجبت منفیاً علی غیر ریبہ وقد کان لی بالملکین حقام
 لئن غنت الزلفاء یوں بامینہ وبعضی ما فی النساء خدام
 ظننت فی الظن الذی لیس بعدہ بقاء وما لی جرمۃ فالام
 فیتعنی ما تقول تکرمی و اباء صدق سالفون کرام
 وینعہا ما تقول صلاتی وحال لہا فی قوما و حیان
 فہا ان حالاً نافل انت راجی فقد جب منی کاہل و سنام

عمر نے چٹ پڑ کر کہا اما ولی السلطان فلا ف لکن بصرہ میں ایک گھر
 او سکود لواد یا جب عمر کا انتقال ہو گیا تو اپنے راحلہ پر سوار ہو کر مستوجبہ پر پہنچے
 اسٹے میں استعینت ایک مرد اس عمر کے اپنی بی بی کا شکوہ لیکر آیا
 اور دروازہ پر انتہار میں بیٹھا اونے بنا کہ عمر کی بی بی عمر تیر زبان درازی
 کر رہی ہیں اور وہ خاموش ہیں کچھ جواب نہیں دیتے وہ وہاں سے
 اونٹن چلا اور کہا کہ جب سیر المؤمنین کا یہ حال ہے تو پھر میں کیا چیز ہوں آنے
 میں عمر باہر آئے اور اوکو جاتے ہوئے دیکھ کر پکارا اور کہا اسی برادر تیرا
 کیا کام ہے اونے کہا اسی سیر المؤمنین میں آیا تھا اپنی بی بی کی خلیق کا
 شکوہ لیکر وہ مجھے زبان درازی کرتی ہے جب میں نے اس کا خود متاری
 بی بی اسی ہے تو میں نے کہا کہ اذاکان ہذا حال امیر المؤمنین مع زوجتہ
 فکیف حالی عمر نے کہا میں نے تھل اس لیے کیا کہ اس کے مجھ حقوق میں وہ سیر

طہام کی نان پڑ ہے میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دھوتی ہے
 میری اولاد کو دودھ پلاتی ہے یہ امور کچھ اویس پر واجب نہیں ہیں اور
 اویس کی سب سے میرا دل حرام سی ساکن رہتا ہے اس وجہ سے میں اویس
 سخت گوئی کا تحمل کرتا ہوں اونے کہا میری جو روکا بھی یہی حال ہے
 فرمایا بہائی تم بھی تحمل کرو فانما ہی مدۃ یسین یعنی چپ رور کی بار بار
 ہرگز وہ ابن عبد البر کذا فی حاشیہ البجیدی علی النبیج و عمر رضی اللہ عنہ
 اپنا ہاتھ قریب آگ کی کرتی اور کہتے یا ابن الخطاب هل لك حل هذا صدر
 اور روٹی یہاں تک کہ اونکی چہرے پر دوسیا خط ہو گئے تھے اور کشتے
 ہے کوئی جو اس خلافت کو بافیہ الیہ کاش میں پیدا ہوا ہوتا کاش یہی
 مان نی مجھے بنا ہوتا کاش میں کچھ چیز نہ ہوتا کاش میں نسایا نہ ہوتا
 عمر مسجد سے باہر نکلے جا رہے عمری اولی کے ساتھ تھے نہ طریق پہلایک عورت
 بی عمری او کو سلام کیا اونی جواب سلام کا دیا پھر کہا رویدک یا عمر
 حتی اکملت کلمات فیللة ای عمر شیر و کہ میں تم سے ڈرا سی بات کروں کہ
 کہو کہ ای عمر مجھے وہ وقت یاد ہے کہ تمہارا ام غیر تھا اور تم سوق عکاظ میں
 لڑکون سے کشتی کرتی تھے کچھ زیادہ زمانہ گیا کہ تمہارا ام عمر ہوا پھر زیادہ
 نہ گذرا کہ تم میرا نہیں کہلائے سو تم اندر سے حق میں رعیت کے ڈرنا اور
 جان کو کہ من خاف الموت خشی العنت عمر روی جا روئی کہا یہ قد اجترأت

حلی امید المؤمنین و البقیۃ عمر بنی کیا اسکو جانی دوا سی جبار و دھم اس کو سنیں
 پہچانتے ہو یہ خوار بنت حکیم ہے اسد نے اسکی بات بات آسانوں کے اوپر سے
 سنی تو عمر لائیں ترا کے ہے کہ اسکی بات کو سننے مراد یہ ایت ہے قد سمع اللہ
 قال اللہ تجادلک فی زوجہا و تشتکی الی اللہ ایضا ماشی کتے بین ایک ن میں
 پاس عمر کے تھا ۲۲ ہزار درہم آئے وہ اس مجلس سے نہ اوشے بیان تک کہ
 سبقت کر دیے اونکی حادث تھی کہ جب کوئی شی افو کو اپنے مال میں سے
 پسند آتی تو اسکو خیرات کر دیتی اکثر شکر صدقہ میں دیا کرتے تھے کسی نے اس
 بارہ میں کہا فرمایا میں شکر کو دوست رکھتا ہوں اور اسد نے کہا ہے ان تنالی اللہ
 حتی تنفقوا لمحبوب الیہ ہم رضی اللہ عنہ ایک ہزار غلام آزاد کیے اپنے
 غلاموں میں جب کسی کو دیکھتے کہ ملازم نماز ہے تو اسکو آزاد کر دیتے کسی نے
 لہا یہ تکرار ہو کا دیتے ہیں فرمایا من خذ عنا باہ اخذ عنا لہ الیہ ما جب عمر شام
 سے درجے میں پہر کر آئی گوگون سی علیہ وہ ہو گئے تاکہ حال رعیت کا معلوم کریں
 ایک بڑھیا کی راوی پر گذر ہوا وہاں گئے اونے کہا عمر کا کیا حال ہے کہا
 وہ شام سی سلامت پہر کر آیا ہے کہا یا ہذا لا جناہ اللہ خیر اعفی کہا تو کیس
 سبب ہی کتی ہے کہا جب ہی وہ والی امر سلیم ہوا ہے تب ہی مجھ کو بھی لایا گیا
 ایک درہم تک اس کی عطا سے نہیں ملا کہا عمر کو تیرا حال کیا معلوم اور تو اس
 جگہ رہتی ہے اونے کہا سجان لبر و اسد مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص الی مرد

ہو اور وہ بخانی کہ بامین اوس کی مشرق و مغرب کی کیا ہوتا ہے عمر وئی اوس
 کہا واعلمو کل واحد انفق منک حتی الجائز پہر اوس سے کہا اسی اتر اسد
 تو اپنا غلطہ عمر سے کس قیمت کو فروخت کرتی ہے کیونکہ مجھ کو جبر پانچ دن و پنج
 سے عمر آتے ہے اوس نے کہا اسی شخص غلطہ تجبر عمر کری تو مجھے دل لگی نگر عمر
 نے کہا میں تجھے دل لگی نہیں کرتا ہوں اور بیان تک اوس کی در پیہ ہے
 کہ اوس ہی وہ طلا سہ ۲۵ دینار کو خرید کیا اتنی میں علی و ابن مسعود آگئی
 اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین اوس بڑھیا فی پانچا ہاتھ سر پر رکھا اور کہا
 واسوئتاہم تسمت لعمیر المؤمنین فی وجہ عمر نے کہا لا باس علیک یسواک اللہ
 پہر ایک کڑا پوست کا طلب کیا کہ اوس میں کچھ لکھیں جب باوجود تلاش کی نکلا
 تو ایک پارہ اپنی مرقعہ میں ہی لیا اور اوس میں یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
 هذا ما اشتري حور من فلاة ظلامتنا منذ ولي الخلافة الی یوم کذا و
 کذا انجسة وعشرين دینار اماند علی علیہ عند وفق فی المحشر میں
 ید علی اللہ تعالیٰ نصر ید علی منہ تھل علی ذلک علی و ابن مسعود پہر وہ مرقعہ
 اپنے فرزند کو دیا کہ جب میں مروں تو اسکو میرے کفن میں رکھ دینا کہ میں اپنی
 سمیت اسد تعالیٰ ہی ملوں کذا فی اعلام الناس ایضا جب عمر خلیفہ ہوئے
 انکی پاس مال آیا وہ اسکو تقسیم کرتے تھے تفریق مال کی حسن و حسین سے
 شروع کی انکی بیٹے عبدالاسد نے کہا اسی باب میں حق بتقدیم عطیہ ہوں اس لیے

ثم طيف به كما هات لك اباكما بهنما وحبلا كجد هما حتى اقدمك بالعطية
 حسن حسين في اكرية قتله في باب سے کہا علیٰ فی کہا تم پاس عمر کے جا کر
 اون کو خوش کرو اور کہو کہ میں نے حضرت کو سنا فرماتی تھے عن جبریل عن اللہ عنہ
 وخیل ان عبد سراج اهل الجنة حنین فی اکر یہ حدیث پہنچائی عمر کو فرحت بی نہایت
 حاصل ہوئی کہا اپنے باپ سی چہ بدیث لکھو لاؤ وہ جا کر لکھو لاؤ سے وقت قبض
 کے اپنے فرزند سے کیا اسکو میرے ساتھ دفن کرو یا چنانچہ ایسا ہے کیا
 نقلہ الا یحییٰ فی الضیاء اور اسی کہتے تھیں ایک رات تاریکی شب میں عمر بن خطاب
 باہر نکلتے طلحہ فی اون کو دیکھا وہ ایک گہرین گئے پہرہ دوسرے گہرین جب
 صبح ہوئی طلحہ اوس گہرین گئے دیکھا ایک نہری بڑھیا اپا جج ہے اوس کے کہا
 یہ آدمی تیرے پاس آتا ہے اسکا کیا حال ہے کہا یہ اتنے دنوں سے میری
 خبر گیری کرتا ہے اور میرا کام کاج کر لاتا ہے اور میری ادوی مجھے باہر لجاتا ہے
 طلحہ فی کہا روی تم کو بیان تیری ای طلحہ تو عمر کے عشرات کا تتبع کرتا ہے بھلے
 مناقب حسنہ و سیرت ستحہ و زہد و شجاعت و ہمت عمر فوق الوصف ہے بلکہ
 اسی شد رکافی ہے کہ وہ وزیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے و ان کے
 کاتب عبد الرحمن بن خلف خزاعی و زید بن ثابت و زید بن ارقم تھے اور
 قاضی انکی مدینے میں زید بن ابی النمر اور ابوامیہ شیح بن الحارث الکندی
 کوفہ میں اور قیس بن العاص سہمی مصر میں تھے پر کعب بن یسار اور جاب

انہی برقی یا بشر نام مولیٰ اونکا تھا اور امرا و علم کی مضر میں عمرو بن العاص
 جی سے پختہ اور کومعید سے پہر کر کیا سے اون کے عبد العزیز ابی سرح
 عامری کو مقرر کیا اور شام میں میر معاویہ بن ابی سفیان جی نقل بعض لوگوں
 اور مال اول میں ج عیسیٰ بن من بن عوف کو والی کر کے بھیجا اونہوں نے
 لوگوں کو حج کرایا پر خود زمانہ خلافت میں لوگوں کو حج کرائے چنانچہ دس
 برس تک حج کیا اور آخر حج میں ازواج مطہرات کو حج کرایا ابن عباس
 کہتے ہیں کہ میں نے ہر اہل ہجر کے گیارہ حج کیے اور عمر نے اپنی خلافت میں تین
 ہجر کیے ایضاً عائشہ جی میں عمر جی جب آخر حج مع امات المؤمنین
 کے کیا تو میرا لڑکھنصیب پر ہوا میں ایک مرد کو اون کے راجہ پر سنا کہتا ہے
 این کان عند امیر المؤمنین ووسری کو سنا کہتا ہے ہینا قد کان
 اونی اپنا راجہ بٹایا اور آواز گریہ بلند کی اور کہتا ہے

حلیك سلام من امام و بأكث ید الله فی خاك الادیر الخرق
 فمن بیع اور کب جفا سی لید لك ما قدمت بالاسبق
 قضیت امور اقر عادت بعد جائق فی اکامها لم تقوت
 عائشہ جی میں میں جی سلام نہوا کہ وہ سوار کون تھا ہم میر چا کرتے تھے
 کہ کوئی جن سے نہ جب عمر اوس حج سے منہ میں قدوم لائے تو زخمی کیے
 گئے اور وفات پائی کہ انی الجاضرات وغیرہ حکایت سعید بن السیب

کستی بہن عمر شریفی حج کیا جب منجھان میں پہنچی کہ لا الہ الا اللہ العظیم المعطی
 ماشاء لمن شاء میں اس واوی میں خطاب کی اونٹ چرایا کرتا تھا ایک پیر بہن
 صوف میں اور وہ سخت آدمی تھا کام کرنی پر مجھے تعجب دیتا اور مقصود ہونی پر
 مارتا اور اب میں اس حال میں صبح و شام کرتا ہوں کہ کوئی شخص درمیان سے
 اور اس کے نہیں ہے پہرہ ایسا تڑپ رہے ۵

لا شئ مما تری یعنی بشائستہ یقی الا لہ ویو دی المال والولد
 لہ تعین عن ہر منیو ما خزائستہ والخلد قد حاولت عادی فما خلدا
 ولا سلیمان اذ تجری الریاح لہ ولا انس والجن فیما بینہما ترد
 ابن الملوک التي كانت لعزتها من کل ادب الیہا وافد یفد
 حرض ہذا لک مودود بلا کذب لا بد من وہادہ بن ما کہا ودود

ایضا سعید بن السیب کہتی بہن جب عمر بن خطاب بنی سے پہری تو ابطلح میں
 اونی بڑھائی اور سنگریزہ بچا کر اوپر ایک چادر ڈال کر لیٹے اور ہاتھ طرف
 آسمان کی اونہا کر کہا اللہم کبر منی وضعفت قوتی وانتشرت رعیتی
 فاقضنی الیہا غیر مضیع ولا یفطر پہرہ میں آئی اور لوگوں کو خطبہ کیا
 وہ کچھ تمام ہوا کہ مارے گئے وہ کہتے تھے لا اجماع اذ قتی ثباتہ فی سینک
 ولجعل موتی فی بلد رسولک اور کہتے تھے اگر خوف حساب کا ہوتا تو میں
 حکم دیتا کہ میرے لیے ایک بکری تو زمین بریان کرین حکایت ایک بن خبر پر

جا کر کہا الحمد للہ الذی صبر فی این فی فی الحد کہا تم یہ بات کس لیے کہتے ہو
 کہا واسطی انہما شکر کے فرمائی تھے لیکن کنت بکشا اہلی مہنونی ما بل الصحر
 تم ذبحی فی ما کلونی واخترجی فی عدلہ ولکہہ ہشتر حکایت قصہ خانہ
 میں جاتی جس کو دیکھتے کہ دو دن برابر گوشت خریدتا ہے اور سکودر دے
 مارتی اور کہتے ملاطویت بھٹک الجارک و ابن عمات اور خود کو بھی دو سالن
 کیجا نکھائی تھیں میں چار پونڈ لگے تھے اور ازار میں ایک پونڈ چمڑے کا تھا
 ایک دن نماز جمعہ کو دیر میں آئے اور غدر کیا کہ مجھ کو میرے کپڑے نے
 روکا تھا میں اسکو دھو تا تھا اسکے سوا دوسرا کیرا نہ تھا عینے کہ کوچ کے
 لیے گئی تو وہ رہتا خیمہ کوئی کل وغیرہ واسطی اون کے تان دیتی ہی طرح
 گئے ہی طرح میرا آئے

قصہ وفات عمر رضی اللہ عنہ

زہری نے کہا عمر کسی مشرک بالغ کو دینے میں نہ آنے دیتے تھے مغیرہ بن
 شعبہ والی کو فتنے اور ہونے لکھا کہ بیان ایک لڑکا کا کر رہے اور کا نام فرید
 ابو لؤورہ ہے وہ بہت سے کام جانتا ہے جیسے نجاری و نقاشی وغیرہ
 عمر نے اسکی آنی کا دن دیا مغیرہ نے ہر ماہ میں سو درہم اوسپر لگائے تھے غلام
 نے اس ٹکس کی پاس عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی ابوہریرہ کہتے ہیں یہ
 غلام تھا مغیرہ کا عمر نے کہا احسن الی مولائک و اتق اللہ اسکو غصہ آیا اوسنی کہا

انکا عدل سب کو شامل ہی سوا میری دل میں ارادہ کیا کہ میں ان کو قتل کروں گا ایک
 خنجر دوسرے بنا یا پہلو سے زہر میں بھجایا پہرہ خزان کو دکھایا کہ دیکھو یہ کیا ہے
 اوسنے کہا تو جس سیکو اس خنجر سے باریگا وہ زندہ نہ رہے گا انتہے میں الرضا النضر
 حکایت طبری کہتے ہیں کعب جبارنی اگر کما اعلیٰ میر المومنین تم عہد کرو میں دن
 بعد تم مر جاؤ گے کہانتجہ کہاں ہی معلوم ہوا کہا میں تمہاری صفت حلیہ و تہمت
 میں پاتا ہوں اب تمہاری اجل قریب لگئی ہے اوس وقت عمر اچھے خاصے
 بی در و دام تھے دوسری دن کعب آئے اور کما اعلیٰ میر المومنین دوزن
 گذر گئے اب ایک رات دن باقی رہ گیا ہے صبح کو کعب عمرو اہلی نماز کی نکلے
 اور انکی عادت تھی کہ ایک شخص کو صفوف کی برابر کرنی پر مقرر کرتی تھی پہرہ
 برابری کے خود چل پہرہ دیکھتے ابو لولؤ نہی لوگوں میں تھا اور اوس کے ہاتھ
 میں وہی خنجر دوسرے تھا اوسنے عمرو کو تین ضرب خنجر کے لگائے اور ایک روت
 میں چھ ضرب منجلا اوس کی ایک ضرب زیناف لگائی اوسی سے اوکو قتل کیا
 ہمراہ اون کی کلید بن نصر لیشی ہی مارے گئے عمر نے جب گرمی لوہے کی پانی
 زمین پر گری اور کہا لوگوں میں عبدالرحمن بن عوف میں کہا ہاں اعلیٰ میر المومنین
 فرمایا کہو اگی بڑے لوگوں کو نماز پڑھا دین ابن عوف نے نماز پڑھائی اور عمر میں
 پر پڑھے تھے پہرہ کو اور ہاں کہ زمین لگے اپنے فرزند عبدالعزیز ابن عباس سے
 کہا باہر جا کر دیکھ کہ مجھ کو کس نے قتل کیا ہے کما اعلیٰ میر المومنین ابو لولؤ خلاص

منیر بنی کما السجد للہ الذی لم یجعل قتلہ لعل یدخل لہ سجدۃ
 واسعدۃ ای عبد اللہ عایشہ کی پاس جا کر کہہ کہ آپ نبی کو اذن دیتی ہو کہ میں
 ہمراہ حضرت و ابو بکرؓ کے دفن ہوئی ای عبد اللہ اگر قوم اختلاف کرے تو تو
 ہمراہ اکثر کے ہو اگرچہ تین ہی آدمی ہوں اسے عبد اللہ کو کون سے کہہ دے کہ
 وہ آدمین تب حاجرین وانصار پائی گئے اون ہی کا احسن ملا منکر کا بیٹا
 اونہوں نے کہا معاذ اللہ کعب ہی اسے عمر نے اون کی طرف دیکھا کہ اسے
 وواعدنی کعب ثلاثا بعد ما ولا شک ان القول ما قالہ کعب
 و ما بی حد ان الموت انی لیت ولكن حدثنا الذنب یتبعہ ذنب
 ایک روایت میں آیا ہے کہ ابو لؤلؤؓ نے اس نے سات نفر کو مسجد نبویؐ میں قتل
 کیا اور ایک جماعت کو زخمی کیا تب عبد الرحمن بن حوف نے ایک تبرش اوپر
 کھینچ مارا اور او کو پکڑ لیا جب اون نے دیکھا کہ وہ گرفتار ہو گیا تب خود کشی کے
 ابن عباس نے کہا ابو لؤلؤؓ مجھ سے تم عمر رضی اللہ عنہ دن چار شنبہ کی باہ
 دیجیو تب عمر رضی اللہ عنہ سے سات دن دیجیو سے باقی تھے تین دن زندہ رہے چار
 دن دیجیو باقی تھے کہ انتقال کیا بعض نے کہا وفات دن دوشنبہ کی ہوئی
 ۶۳ برس زندہ رہے اور کسی نے کہا ۶۵ برس وقیل غیر ذلک انہی خلاف
 دس سال چہاہ ایک دن کم ہوئی انہر صیب بن منان روی فی نماز جنازہ
 پڑھی اور حجرہ عائشہ میں دفن ہوئے ان کی مرویات کتبہا حدیث میں ۵۳۲

حنین بن کثافہ السامرات بمبئی کی کارونیکٹ منبر کو مخرم کو دفن کیے گئے
 ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ سال کی عمر تھی یا ۶۰ سال کی وادی فی اسی کو راج کہا ہے
 تہذیب مہر فی مین کہا ہی کان فقتش خاتہ عمر کھی بالموت واعظا بشار فی کسا
 دن موت عمر کے کسوف آفتاب ہوا رجالہ ثقات بخاری مین آیا ہے کہ عمر
 دجای شہادت کرتی تھی انتہی چنانچہ دواع قبول ہوئی وقت انکی نو سپر چاروکیان
 ستین ایک عبد السمی بابی عبد الرحمن یہ بچپن مین بقیام کہہ مکرہ ہر اد باب کے
 اسلام لائی اور ہر اد باب کے ہجرت کی اوس وقت تیرہ برس کے تھے
 بعد بدر واحد کی سب شاہد مین حاضر رہے دن احد کے چہارہ سالہ تھے
 انکا انتقال مکہ مین ہوا اور موضع فح مین قریب مکہ مدفون ہوئے ان کی عمر
 ۶۴ سال کی ہوئی انکی نسل باقی ہے اور ان کے مرویات ایک ہزار چھ سو
 تیس احادیث مین یہ اتباع سنن مین ضرب النسل تھے مصنف شرح موطا مین
 ان کی فضائل لکھے ہیں دویم عبد الرحمن کہ تہذیب عبدہ ان دونوں کی مان
 زینب بنت مطلقون بھی تھی عبد الرحمن فی حضرت کو پایا لکن کوئی روایت
 نہیں کی سوم زید اکبر ان کی مان ام کلثوم بنت امام علی مرتضیٰ بنت فاطمہ
 زہرا زین کہتے ہیں زید کو ایک پتر در میان دو قبیلوں کے لڑائی مین آ لگا
 اوس ہی وہ مر گئے ان کی نسل نہیں ہے بعض نے کہا کہ زید اور انکی مان و نو
 ایک ساعت مین مرے اور ایک دوسری کا حارث بنوا دو لون پر ابن عمر

فی نماز پڑھی اور زیہ کو اونکی ماں پر مقدم کیا تب سی یا مریٹ ہو گیا جو اس
 عاصم کی ماں ام کلثوم حبلیہ بنت عاصم بن ثابت تھیں یہ وہی عاصم
 ہیں جنہوں نے فی اوس عورت کی بیٹی سے نکاح کیا تھا جو وہ زمین پانے
 ملائی تھی ابوہریرہ نے کہا ہے عمر کا گدرا ایک بڑا پیارہ بھوہ شیر فروش تھی بہت
 لیل میں اوس ہی کہا اسی بڑا نیا تو مسلمانوں کو اور راہزبان بہت اس کو دیکھا
 نہ پا کر اور وہ زمین پانی ملا کر فروخت کیا کر اونے کہا بہتر ہے پر جب وہ بار
 اوپر گزر رہا تھا اسے بڑھیا بیٹے تجھے نہ کہا تھا کہ تو وہ زمین پانی ملا کر
 اونے کہا واسطے یہ کام نہیں کیا ہے او کی دختر نے دیر کی نذر سے کہ
 اسی ماں غشاو کن با جعت حل فضا عمر بنی یہ کہنا اون کا سن لیا اور چاہا کہ
 بڑھیا کو سزا دیں کہ اس گنگوی دختر کی وجہ سے اوس کو چور ویاہرا بی اولاد
 کی طرف انتقام کر کے کہا تم میں کون اس کو نیاہتا ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کے
 حکم سے کوئی سوچ پاک مثل اسکے نکالے غاصم بن عمر بنی کہا میں ہی بنیاد کروں گا
 تب عمر بنی اون دختر کا بیاد عاصم ہی کر دیا اون نے کہہ پیت سی ام عاصم پیدا
 ہوئی اور عبدالعزیز بن مروان فی ام عاصم سے نکاح کیا اوس ہی عمر بن عبدالعزیز
 پیدا ہونے سے پہلے وہ ام عاصم کے حفصہ سی نکاح کیا حفصہ کے حق میں کہا گیا کہ
 لیست حفصہ من رجال ام عاصم بعد شہیدین عاصم کی وفات ہوئی اونکی
 بسن باقی جو خیم غیاض ان کی ماں عاتکہ بنت زید تھیں ششم زید صفر ششم

عبد اللہ بن دہون کی ماں ملیکہ بنت جبریل خراعیہ تین عبیدہ اشتر علیہ السلام
 تھے جب عمرو الدون کی مقتول ہوئے تو تلوار نکال کر ہر مزان و خنجر کو قتل
 کروا لاجنہ ایک مرد نصرانی اہل حیرہ سے تھا اور دو دختر صغیر ابو لولؤہ کو بھی
 قتل کیا جب عبید اللہ کو واسطی قصاص لینے کے کیا تو یہ عذر کیا کہ عبدالرحمن
 بن ابی بکر نے مجھے خبر دی تھی کہ اوہون فی ابو لولؤہ و ہر مزان و خنجر کو ایک
 مکان میں جا کر مشورہ کرتی جو سے دیکھا اور اون کے پاس ایک خنجر و دو دم تھا
 جبکہ قبضہ در میان میں تھا اسی کی صبح کو عمر قتل کیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ
 فی عبد الرحمن کو بلا کر دریافت کیا عبدالرحمن نے کہا سکین کو دیکھو گزرا الطیرین
 ہو تو پراجماع تو تم کا قتل عمر پر ثابت ہے دیکھا تو وہ چہری دوسرے کہتی تھی
 تب عمرو بن العاص نے کہا کلیر المؤمنین مارے گئے اور آج اون کا بیٹا
 قتل کیا جائیگا لاوا اللہ یہ گزرنو گانت عثمان نے قتل کرنا عبید اللہ کا موقوف
 رکھا پھر عبید اللہ معاویہ سی جا ملے اور پہلہ معاویہ کے حرب صفین میں لڑ گئے
 اون کی نسل باقی ہے زید اصغر و عبید اللہ کے بہائی الکیان ہی عبید اللہ
 بن ابی جہم بن حذیفہ اور حارثہ بن وہب خراعی تھے اور عبدالرحمن اوسط
 ان کی ماں لمیہ ام ولد تھی اور عبدالرحمن اصغر کی ماں بھی ام ولد تھی ان
 تینوں میں ایک کنسی بائی شہد تھا اور دوسرے طعنب مجبر ابو شہد وہی ہیں جن کو عمر
 نے ایک حدین مارا یہاں تک کہ مر گئی ان کی نسل نہیں ہے ان مجبر کی نسل

متی کن کوئی اون مین سے باقی نہیں رہا ذکر ابن قتیبہ مگر اسد الغابین
 کہا ہے کہ عبدالرحمن اصغر وہی ابو الجبرین اور مجبر کا نام ہی عبدالرحمن تھا
 اونکو مجبر اس لیے کہتے تھے کہ ان ہی اور ایک لڑکی سے ہوتا یا بی بی ہوا کی لڑکا
 ایک حسن و شکست ہو گیا ان کو یاسان کی حمہ حفصہ ام المومنین کے واسطے اور
 کہا اپنی برادر راوی کو دیکھ کہ یہ سنگس ہو گیا ہے کہا یہ سنگس نہیں ہے بلکہ مجبر ہے
 قالہ ابو حمزہ دارقطنی نے کہا ہے کہ عبدالرحمن اوسط وہی ابو ثعمہ بن جوصہ بن
 مخلوہ ہوئے اور مر گئے لیور الاصابہ میں قصہ لہ جزای حکہ ابو ثعمہ پر عمرو بن
 العاص اور مجاہد و ابن عباس ہی تفصیل وار نقل کر کے کہا ہے اسخبر اللہ
 فی کتابہ الملتقی انھی من الیاض النضرۃ و اخرجہ غیب الدلی مختصراً بتغییر اللفظ
 سو اگر یہ قطعہ ثابت ہے تو دلیل ہے کمال صدق و دیانت و امانت عمر
 کن بعض فی شاید اسکا انکار کیا ہے و اسد اعلم رہی بوختران عمر رضی اللہ عنہ
 ایک حفصہ زوج نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھیں یہی حفصہ عبدالرحمن اکبر بن
 دوم قریشہ یہی حفصہ زید اکبر بن ان کی شوہر برابر ابیم بن نسیم بن عبداللہ تھے
 یہی ولد مرثد بن سوم فاطمہ انکی مان ام حکیم بنت الحارث بن ہشام بن مغیرہ
 تھیں ان کے شوہر ان کے ابن عم عبدالرحمن بن زید بن الخطاب تھے اونی
 عبداللہ بن علی وہی ذکرہ الدار قطنی چارم زینب انکی مان نکیبہ نام تھیں انکا
 نکاح عبداللہ بن عبداللہ بن سراقہ عدوی سے ہوا تھا یا بی بی ہمن حفصہ ہی

راوی ہیں ذکر ابن قتیبہ وغیرہ سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں
 بذیل ذکر ہجرت عمر رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ علی مرتضیٰ نے کہا میں نہیں جانتا
 کہ ہجرت کی ہو کسی نے مگر حبيب کہ مگر عمر بن خطاب کہ حبیب و نہون فی قصد
 ہجرت کا کیا اپنی تلوار لگائی اور کہاں باندھی اور ہاتھ میں تیر لیے اور کعبہ
 میں آئے صحن کعبہ میں اشرف قریش موجود تھے سات بار طواف کیا پھر
 نزدیک مقام کی دو رکعت نماز پڑھی پھر اون کے حلقوں پر الگ الگ گزرے
 اور کہا شامت الحق جو کوئی یہ چاہے کہ او کی ماں و سکوروی اور او کی
 بچے یقیم ہو جاوین اور بی بی رائد ہو جاوی وہ مجھے اس میدان میں ٹکلا
 ملاقات کرے جو پس پشت کعبہ ہے کوئی ایک پیچے اون کے نہ ٹکلا نووی
 کہتے ہیں عمرؓ عمرہ حضرت کے سب شاہدین حاضر ہوئے اور دلی حد کے
 ثابت و مردم رہے حدیث ابی بن کعب میں فرمایا ہے اول من یصافح الحجر
 حسر و اول من یسل علیہ و اول من یأخذ بیدہ فیدخل الجنة رواہ ابن
 ماجہ و النحا کہ عثمان بن مظعون کا لفظ رفایہ سے هذا خلق الفتنة و
 انشأ بیدہ الی عمر لا یزال بینکم و بین الفتنة باب شدید الغلق ماعا
 ہذا بین اظہر کہ اسخبرہ الزار طبرانی کا لفظ ابن عباس سے رفایہ سے
 جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال قرع عمر السلام و خبرہ
 ان غضبہ عز و رضاه حکم اور حدیث عائشہ میں کہ ہے ان الشیطان یغرق

من عمرو و ابن عساکر ابن عباس کا نظر فناء پر ہے مافی السماوات ملک
 الا وهو یقر عمر و لاف فی الارض شیطان الا وهو یفرق من علی خجہ
 ابن عساکر ایضا ابو ہریرہ فی رفا کہا ہے ان الله باھی ما اهل عرفۃ عامۃ
 و باھی بعمر و خاصۃ اخراج الطبرانی فی الاوسط اور حدیث نزاع و لو حوالہ
 شیعین پہلے گز چکی ہے نووی نے تہذیب میں کہا ہے قال العلماء
 هذا اشارۃ الی خلافتہ ابی بکر بعد و کثرۃ الفتح و ظہور الاسلام فی
 زمن عمر فحق ابوبکر صدیق کہتے تھے ما علی ظہر الارض رجل
 احب الی من عمر علی نے کہا ہے اذا ذکرنا الصالحون فی دلائل بعد مجاہد
 کہتے تھے کہناخذ ان التیاطین کانت مصفدة فی امانۃ عمر فلما
 اصیبت سفیان ثوری فی کہا ہے جسے یزید عمر کیا کہ علی حق بولایت تھے
 ابوبکر و عمر سے اونے تخطیہ کیا مجاہدین و انصار کا ابواسامہ نے کہ تم
 جانتی ہو کہ ابوبکر و عمر کون تھی ان تاب تھے اسلام کی جعفر صادق فرماتی
 ہیں انابری میں ذکر ابابکر و عمر لا یخیر من کتابہوں شیعین رضی اللہ عنہما
 سے نشر کالات نبوت و معارج رسالت کا ہوا اور علی مرتضیٰ سے رواج
 معارج ولایت کا ہوا سو نبوت افضل ہے ولایت سے و لہذا تشریفین کا
 اسلام میں افضل و اعلیٰ ہے علی مرتضیٰ سے لکن نادان لوگ مقامات و کرامت
 کو منازل نبوت سی بہتر جا کر اتباع ظاہر ہفت سی دورا و ابتداء فقرہ تفصیل

سی نزدیکین میں حالانکہ خبر چہادت کو کچھ نہ شرت سانسے علم کے نہیں سہے
 اور ایک عالم ہزار نایدی زیادہ تر شیطان پر گران و بار خاطر ہو تا ہے
 قتال اور اگر علماء آخرت حافت باسد اور اولیاء خدا نہیں ہیں تو ان کے
 بندوں میں پھر کوئی والی نہیں ہو سکتا ہے عالم کا فرائض و واجبات
 اسلام پر قاسم ہونا بابل کے عبادات نافلہ و حفظ ملفوظات مشائخ سے
 ہزار جب افضل تر ہے ایک مسئلہ کا سیکنا سکا مانہ ہر رکعت نماز سے
 تطواعت بہتر ہے و اب اعلمت سیوطی فی کہا ہے بعض اہل علم نے موافقت
 عمر میں سے زیادہ بیان کیے ہیں اور ابس تک پہنچائی مجاہد نے کہا ہے
 عمر کے ایک رائے ہوتی ہے اوی کی موافق قرآن آتا علی نے کہا ہے
 ان فی القرآن لرایا من رای عمر بن مرفوعا کہا ہے ما قال الناس
 فاشئ وقال فیہ عسل الاجام القرآن بنحو ما یقول عمر تاریخ اطفالہ میں
 ذکر ان سب موافقات عمر کا گن کر لکھا ہے فخر میں ثابت کتے
 ہیں عمر جب سیکو حاصل مقرر کرتی تو اسکو یکک بدیتے کہ بزوں یعنی اس
 ترکی پر سوار ہو اور سیدہ کہا ہے اور بار یک کپڑا نہ پہنے اور حاجت مندوں سے
 اپنا دروازہ بند نہ کری اگر ایسا کر گیا تو سزا یاب ہو گا حسن کتے ہیں ایک دن
 اپنے فرزند حاتم پر گدزی و دگوشت کہا ہے تے کہا یہ کیا ہے کہا اسکو
 جی چاہا تھا فرمایا کیا جس چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کتا ہے کھی بالمرسفا

ان یا کل کلما اشقی سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عمر فرماتی تھے احب الناس

الی من رفع الی عیبی بی سے

از صحبت دوستی برنجسم کا خلاق بد جسم منسایہ

کو دشمن شوخ چشم بی پاک تاجیب مرا بہ من منسایہ

ابن عمر کہتے ہیں عمر کیسے ہی غصے میں ہوتے تھے جب کوئی اس کا ذکر کرتا یا

سے ڈراتا یا کوئی آیت قرآن کی پڑھتا اسی وقت رک جاتے تھے

اولیات عمر رضی اللہ عنہ بہت بہین عسکری کہتے ہیں سب سے اول یہ

موسوم بامیل المؤمنین ہوئے اور تاریخ ہجرت لکھی اور بیت المال مقرر کیا اور

قیام شہر رمضان سنون کیا اور سات گوشت کیا اور عید کرنی پر سزا دی اور

شراب بخاری پر سی درہ لگا سے اور متعہ کو حرام کیا اور بیع اموات الاولاد سے

نہی فرمائی اور تاجہ بن زین چاکیر بن مقرر کہیں اور کچری مقرر کی اور

مصر سے غلام دینے میں منکوا یا اور اسلام میں اعتبار سے حد و فکا کیا اور فرائض

میں محول مقرر کیا اور خیل کی ذکوۃ لی اور اطلاق اللہ بقاء لکھا اور درہ نکالا

یہ انوار سے بھی زیادہ خوفناک تھا اور شہرون میں قیاضے مقرر کیے اور شہر

لبائے جیسے کو فو لصرہ جزیرہ شام مصر محصل علی مرتضیٰ کا گذر ساجدین

بہاد رمضان ہوا وہاں تنادیل روشن تھے کہ انور اللہ علی مصر فی قبرۃ کما

نور علیہما فی مسجدنا ابن سعد کہتے ہیں ایک گھر بنایا اور میں اٹا سکو کھجور

زریب دیگر اشیاء محتاج الیہا رہتے تھے درمیان مکہ و مدینہ کی سرائے
 طیار کی یہود کو حجاز سے طرف شام کے نکال دیا اور اہل بخران کو طرف
 کوفہ کی خارج کر دیا اور مقام ابراہیم کو وہاں رکھا جس جگہ اب ہی ورنہ پہلے
 ملحق کعبہ تھا ایک بار گور سے پر سوار تھے کپڑا ران ہی ہٹ گیا اہل بخران
 نے ران میں ایک تل و دیگر کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انا انہی جنہا من
 ارضنا کسبہا جبارنی عمر سے کہا تھا تم کو اسد کی کتاب میں ایک باب پر
 ابواس جہنم سی پاتی ہیں کہ تم لوگوں کو وقوع جہنم سے روکتے ہو جب تم
 مرجاؤ گی وہ قیامت تک آگ ہی میں گتے رہیں گے **ف** ابن عباس
 کہتے ہیں میں نے اسد نقالی سے ایک سال تک بعد موت عمر کے دعا کی کہ مجھے
 عمر فرمادے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتے
 ہیں میں نے کہا بانی انت وامی یا امیر المؤمنین ما شانک آپ کا کیا حال ہے
 کہا هذا لان قد فرغت فان کا د عرش عمر لہی لولا انی لقیتم رباً و فاء
 رجیلاً و اہ ابن عساکر ابن عمرو فی عمر کو خواب میں دیکھا کہ تم نے کیا کیا
 کہا میں کہ یہی تم سے جدا ہوں کہا بارہ برس سے کہا انما انفلت لان
 من الحساب ایک مرد انصاری دعا مانگی کہ وہ عمر کو خواب میں دیکھے و سن
 برس کی بعد دیکھا کہ پسینا اسے پونچھتے ہیں کہا ابے امیر المؤمنین تم نے
 کیا کیا فرمایا لان فرغت و لولا رحمة ربی لہلکت سیوطی نے ایک فصل قتل

اخبار و فضایا سے عمر میں لکھی ہے اس کی طرف جمع کرنا چاہیے حکایت
 شیخ عبدالغفار قوسی کہتے ہیں ایک شخص ابوبکر و عمر کو دشنام دیتا تھا اس کی
 زوجہ و اولاد اس کو سن کر قتی وہ نمانا اصرافے اس کو سن کر دیا اس کی صورت
 خنزیر کی سی ہو گئی اس کی گلے میں ایک بڑی زنجیر تھی اس کا بیٹا لوگوں کو
 نزدیکی اس کی لیا تا وہ دیکھتے پرورد بعد چند روز کے مر گیا بیٹے فی اس کو ایک
 منزل پر پہنچا دیا شیخ کہتے ہیں بنے اس کو اپنی آنکھ سے اس کی زمانہ حیات
 میں دیکھا کہ وہ سور کی سی آواز کرتا تھا اور روتا تھا محب ظہری کہتے ہیں
 کہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں اس کے بیٹے سے ملا اور بیٹے کہا کہ وہ مجھے
 مارتا تھا اور کہتا تھا کہ تو ابوبکر و عمر کو گالی دے کُن مینے یہ کام نہیں کیا آتے
 نالہ اللہ حسن الختام والعافۃ فی دار المقام .

ذکر مناقب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ان کی داد ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں یہ حضرت
 امین عبد مناف میں جا ملتے ہیں عثمان اور عبد مناف کے درمیان
 چار پیر ہیں اور حضرت عبد مناف کے درمیان سب پر اس حساب سے
 یہ اقرب رسول خدا ہیں ہر چہ امین بعد علی مرتضیٰ ان کی مان اور ہیئت
 کہ زیر بن بعبین حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف تھیں اور اروی کی مان
 ام حکیم بنت عبد المطلب ہیں یہ قدیم اسلام لائیں اور وہ ہجرت میں عثمان

ملائکت میں بسال ششم عالم الفیل سے پیدا ہوئی انکا اسلام ہاتھ پر ابو بکر
 کی ہوتا تھا قبل اس کی کہ حضرت داؤد زرقم میں داخل ہوں یہ اوس وقت و سال
 تھے یا نہ نہ سالہ ابن احق فی کہا یہ اول مردم میں اسلام میں بعد ابو بکر علی
 وزید بن حارثہ کی اور ثالث خلفا میں مجزید کے سب شاہد میں حاضر ہوئے
 حضرت ان کو سبب اپنی و خیر قریہ کے چھوڑ گئے تھے وہ بیمار تھیں مگر انکا ہم
 دیا اور انکی لپی باجریا بہت کیا ولہذا اہل بدر میں گئے جاتی ہیں گو کہ وہ در
 حاضر تھے اور پیچہ الرضوان میں حضرت فی انکی بہت ہی اپنے ہاتھ سے اور
 بار بار بحضور ان کے لپی دعا کی ابو سعید خدری کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا
 اول لیل سے تا طلوع فجر کہتے تھے اللہم انی رضیت عن عثمان فاخذه
 اور فرمایا غفرلہ لاک یا عثمان ما قدمت وما اخرت وما اشربت وما
 احلنت وما هو کائن الی یوم القیامة اور فرمایا ہے اشد امتی جلاء عثمان
 رواہ الطبرانی اور فرمایا عثمان فی الجنة رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان
 السجی امتی واکرمہ رواہ ابو نعیم اور فرمایا عثمان حی تسبی منہ الملائکہ
 رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان رفیق فی الجنة رواہ الترمذی استغفر
 اور فرمایا عثمان ولی فی الدنیا والاخرۃ اور فرمایا رحمہ اللہ یا عثمان
 ما اصبحت من الدنیا ولا اصابک منک اور فرمایا یا عثمان انک ستبتلی
 بعدی فلا تقالک اور فرمایا یوم مموت عثمان یصلی علیہ ملائکہ السماء

اور فرمایا شیخ عثمان فی سبعین الفاعند المیزان من استیجوا النار
 عاش کتبی ہین حضرت بنے جناب ام کا تو کم کو عثمان کی ساتھی بیایا فرمایا تیرا
 شوہر شہ مردم شہ تیری جد ابراہیم اور تیری باپ محمد سے علی کہتے ہیں
 عثمان پاس حضرت کے آئی حضرت کا زانو کھلا ہوا تھا او کو چپایا کہا
 ابو بکر و عمر علی آئی آپ فی زانو چپایا فرمایا میں شرم کر رہا ہوں اور
 جس سے فرشتے شرم کرتے ہیں اس حدیث کو مسلم فی مطولہ احادیث سے
 روایت کیا ہے جابر کہتے ہیں ایک مرد کا جنازہ آیا حضرت فی او سپر ناز
 پڑھی کہا آپ کو کبھی کسی جنازے پر نہاد نہیں ترک کرتی ہین فرمایا نہ کان
 بیعت عثمان فابغضہ اللہ عنہ جل عبد الرحمن بن جناب کہتے ہیں جب
 عثمان فی پیش محشر کو طیار کر دیا اور میں سواؤں سے اخلاص و اتقائی
 تو حضرت نے فرمایا ما علی عثمان ما عمل بعد ہذا رواہ الترمذی
 عبد الرحمن بن عمرو فی کہا عثمان ہزار و نیا حبش محشر میں لائی اور ہر
 حضرت کے والد بی فرمایا ما صنع عثمان ما عمل بعد الیوم و وہ بار اسی طرح
 رواہ احمد خیرید چار و مرہ پر حضرت فی عثمان کو وعدہ جنت کا دیا تھا اسی طرح
 زیادت فی السجد پر بابت طریقہ کہنے مکان فلان شخص کے واطی شمول سجد
 کے اسی طرح جب کوہہ بیر واقع مکہ فی حبش کی تو فرمایا اسکن شبید فاما علیک
 بنی و صدیق و خیلان اورن وقت ہر حضرت کی ابو بکر و عمر عثمان سے

رواہ الترمذی والنسائی والدارقطنی بطوالہ حدیث مروی عن کعب بن اکیع
 کہ حضرت فی زکرتین کا کیا اتنے میں عثمان نکلے فرمایا ہذا ین مشد علی الحدی
 رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجہ اور عایشہ فی کہا کہ عثمان سے فرمایا
 لعل الله یقیمک فیہما فان ارادوا علی خلعہ فلا تخلعه لھم رواہ
 الترمذی وابن ماجہ حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ حضرت فی زکرتین کا کیا
 عثمان کی حق میں کہا یقتل ہذا فیہما مطلقا رواہ الترمذی وحسنہ
 ابوہریرہ بنی عثمان نے کہا کہ حضرت فی عثمان بنے سرگوشی کی عثمان کا رنگ
 وگرگون ہوتا تھا جب یوم الدار ہوا ہم نے کہا کیا ہم مقابلہ کریں کہا نہیں
 حضرت نے مجھے ایک امر کا عہد لیا ہے میں نے اپنے نفس کو اوپر صبر و دوکا
 رواہ البیہقی فی ذیل اہل النبوة وہ عہد نبی عدم خلع خلافت تھا انس کہتے ہیں
 حضرت کوہ احد پر چڑھے ابو بکر و عمر و عثمان ہمراہ تھے چار دن کی جنبش کے
 حضرت فی او سکوا بانوں سی ہو کر ماری اور کہنا اثبت احد فاما جلاک
 بنی و صدیق و ثقیدان رواہ البخاری حدیث ابو موسیٰ میں بذیل قصہ حائل
 رفا آیا ہے بشرط بالجنة علی بلوی تصیبہ متفق علیہ ف سیطوی فی کہا
 تزویج عثمان کا رقیہ بنت حضرت سے قبل نبوت کے ہوا تھا شہامی غزوہ
 بدر میں رقیہ کا انتقال ہوا انکی بیماری کی وجہ سے عثمان باذن انحضرت
 حاضر بدر ہوئے اور جس دن انکو دفن کیا اوی دن مشرودہ قح مسکین پر

میں پہنچا پھر حضرت نبی کناح ام کلثوم کا عثمان سے کر دیا سہمہ جری
 میں کناح انتقال بھی ہو گیا اہل علم نے کہا ہے عثمان کے کوئی شخص
 ایسا مسلمان نہیں ہو تا جسے دو دشمنوں سے ترجیح کیا جواسی جگہ سے انکو
 ذوالنورین کہتے ہیں یہ سابقین اولین اور اول ہاجرین اور ایک شرف
 بشرف اور ایک لون چہ شخصوں میں سے ہیں جن سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 اور ایک میں اولی اصحاب میں سے جنوں نے قرآن کو جمع کیا بلکہ ابن عباس
 نے کہا ہے لیجمع القرآن من الخلفاء الاھل العلم والمؤمن ابن سعد کہتے ہیں
 حضرت ابن کوثر و ذوات الرقاب و خططان میں اپنا خلیفہ کر گئے تھے ایک
 جیالیس احادیث مرفوعہ انب مروی ہیں عبد الرحمن بن حاطب کہتے ہیں
 میں نے حضرت کے اصحاب میں کسی کو ان ہی زیادہ اتم و حسن الحدیث نہیں
 دیکھا مگر یہ ایک ایسے شخص تھے کہ حدیث ہی ڈرتے تھے ابن مسیر نے کہا
 اعلم صحابہ تھے ساتھ ساتھ اس کی انکے بعد ابن عمر تھے تاریخ ائخفاء میں یہ بات
 عقب ذوالنورین چند روایات کہتے ہیں ابن عساکر نے چند طرق سے روایت
 کیا ہے کہ ان عثمان کان رجلاً رعباً یس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه
 ابیض مشرباً صغرة وحمرة ووجهه نکلتا فجدری کثیر اللحیة عظیم الکراہ
 بید ما بین المنکبین خذل الساقین طویل الدراعین شعره قد کسا
 ذراعیه حبلاً لراس اصلع احسن الناس ثغیر لھتہ اسفل من اذنیہ

یحضرت اصفی و کان قد شد اسنانہ بالذہب نور الاصابہ من کہا ہے
 عثمان سفید رنگ تھے اور نبض نے کہا گندم گون تھے اور رقیق البشیر یا
 موسیٰ سر بزرگ ریش عبداللہ بن حزم مازنی کہتے ہیں میں نے عثمان بن عفان
 کو دیکھا میں نے کہی کوئی مرد و عورت خواص و عوام سے نہیں دیکھے
 اخراجہ ابن عساکر موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کان عثمان احمی الناس حکایت
 اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت نے مجھے کہہ عثمان کے بیجا ایک رکابی میں
 گوشت دیکھ میں گیا تو قریب بیٹھی تین من کہی طرف اون کی نظر کرناؤ
 کہی طرف چہرہ عثمان کے جب واپس آیا تو حضرت نے فرمایا تو دونوں پر
 داخل ہوا تھا میں نے کہا ہاں فرمایا اہل رایت و جاحسن مخصا میں نے کہا میں
 اسی رسول خلد رواہ ابن عساکر اس کہتے ہیں میں نے پہلے مسلمانوں میں
 طرف حبشہ کی حج اہل خود عثمان نے ہجرت کی حضرت نے فرمایا عثمان
 لا اول من ہاجر الی اللہ باہلہ بعد لوط رواہ ابو یعلیٰ حدیث ابن عمر میں فرمایا
 ہے انشد عثمان بابینا ابراہیم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے عثمان من اشبه
 اصحابی بی خلقا رواہ ابن عساکر حدیث علی میں آیا ہے کہ عثمان سے فرمایا
 لو ان لی اربعین ایۃ زوجات واحدة بعد واحدة حتی لا یبقی منھن
 واحدة رواہ ابن عساکر ف بعد وفات عمر کے روز و شب ۳۳ یاہ
 یخیر میں جبکہ روز تین باقی تین بہت عثمان کی ہوئی او کی خلیفہ ہوتے

محرم ۳۰ شریع ہوا بعض نے کہا بیعت روز ثنبہ غزوہ محرم سنہ مذکور کو
 ہوئی تین دن بعد دفن عمر سے مختصر میں کہا ہے جب وفات فاروق کو
 تیرہ دن ہوا عبدالرحمن بن عوف باہر آئے اونکی سر پر وہ حمام تھا جو حضرت
 نے باندھا تھا لوگ اسے پوسے منبر پر چڑھے اور کہا اسے لوگوں میں سے
 پوچھا تم سے جبرائیلؑ اتھاری امام کو مینے بنایا یا تم کو بابر کو تم کسی
 شخص کو ان دو مردوں میں سے علی یا عثمان پر کہا اسے علی اور عثمان
 اور شکر نیچے منبر کے کھڑے ہوئے اور عبدالرحمن نے اونکا ہاتھ پکڑا اور کہا یا
 تم مجھے بیعت کرو گے اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابو بکر و عمر کی فعل
 پر علی نے کہا اللہم لا تلک علی جہدی من ذلک و طاقی عبدالرحمن نے کہا
 علی کا چوڑا پیر کیا اور تنوای عثمان وہ اور شمس و شمس ہاتھ پکڑ کر کہا میں سے
 بیعت لیتا ہوں سو کیا تم میری بیعت کرو گے کتاب خدا و سنت رسول و
 فعل ابی بکر و عمر پر کہا اللہم نعمت عبد الرحمن فی سراپا طرقت صف عبد اللہ
 کہا اللہم اسمع و خلعت مافی رقبی من ذلک فی رقبۃ عثمان ابوبکر
 اور عام کر کے عثمان ہی بیعت کرنے لگی اور عبدالرحمن منبر پر اویں جگہ بیٹھے
 تھے جہاں حضرت بیٹھے تھے اور عثمان نیچے اونکی درجہ بند و مین تھے اور
 لوگ بیعت کرتے جاتے تھے عبدالرحمن جب اسطے مباہت کے بیٹھے تو
 اللہ کی حمد و ثنا کی پیر کہا انی رابت بالناس یا ابی الاعلیٰ خیر عبد ابن عباس

دوسری روایت میں یوں ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اے ابوبکر یا علی فانی
 قد نظرت فی الناس فلم اراہم یعدون بعثا فلا تحفلن علی نفسك
 سیلا بہ عثمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا نبی اک علی سنتہ اللہ وسنتہ رسولہ
 وسنتہ الخلفیت بعدہ اور ماجرین وانصارنی ہجرت کی منہاجہ
 میں آیا ہے کہ ابو وائل نے کہا میں نے عبدالرحمن بن عوف سے پوچھا کہ تم نے
 عثمان سے ہجرت کی اور علی کو چھوڑ دیا کہا سیر کیا حضور سے میں تو علی ہی
 سے ہجرت کی تھی اور کہا بتا ابا بکر علی کتاب اللہ وسنتہ رسولہ وسنتہ ابی
 بکر وعمر کمن علی نے یہ کہا فیما استطعت پہر میں نے عثمان پر عرض کیا انہوں
 نے میرا کہا نا ان لیا وف طبقات ثمرانی میں کہا ہے عثمان دن کو نوڑ
 رکھتے رات کو قیام کرتے قدری اول شب میں سوتے اور اکثر ایک کوٹ
 میں قرآن ختم کیا کرتی لوگوں کو خطبہ دیتے اور ایک انارضانی موٹی چارپا
 پانچ درہم کے پہنے ہوتی اور لوگوں کو طعام امارت کھلاتی اور خود گھڑیں جا کر
 سرکہ پیل کھاتی اور اپنی غلام کو اپنی ہمراہ ردیف کرتی اسکو عیب نہ جانتی اور بہ
 مقبرہ پگھلتی آتاروتی کہ وادی ہیسیک جاتی اسنے بیروہ جالیس ہزار درہم
 کو مول لیکر وقف کیا زمانہ ابوبکر میں قحط ہوا تھا ایک ہزار شترانے کے زیت و زب
 ہر کر آئے لوگ دوڑی کہا تم کیا چاہتے ہو کہا تمکو ہماری ضرورت معلوم ہے
 کہا جادو کرامۃ میری خریداری پر مجھے کیا نفع دو گے کہا ایک درہم مال

اکی دو درجہ کہا مجھے زیادہ ملتا ہے کہا چار درجہ ہی کیا اس سے بھی زیادہ
 ملتا ہے کہا پانچ درجہ کہا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں کہا دینے میں ہیں
 تاجر ہیں ہم سے پہلے کون آیا جو تکو زیادہ دیتا ہے کہا اسد قالی مجھ کو
 ہر درجہ پر دس گنا دیکھا ہمارے پاس اس سے زیادہ ہے کہا نہیں فرمایا
 میں لکھ کو گواہ کرنا ہوں کہ جو کچھ ریوارٹ لاد کر لائے ہیں یہ سب صدقہ ہی
 واسطی اسد کے مساکین و فقراء سکین پہنچی من الغرماء والعروث انکے
 ایام خلافت میں بہت مستوح ہوئی سیحلی فی ذکر اوکھا سالوا کیا ہے
 جیسے ساہو بڑا فریقہ سواحل ہردن و سواحل روم و سواحل آخرہ و فارس اولی
 وطنستان و بیتان و ساہو و ہری و قبرس و ارض خراسان و نیشاپور و
 طوس و سمرقند و مرو و ہرق جب یہ بلاد فتح ہوئے تو خراج کثیر اور مال وافر
 پاس عثمان کے آیا یہاں تک کہ خزانہ مقرر ہوئے اور امداد رزق ہوا
 ایک ایک شخص کو ایک ایک لاکھ ہر دینے پر ہر دین چار ہزار اسی ہوتے
 ہر سال میں متول ہوئی بارہ برس کی خلافت میں چھ برس تک کسی سے
 میں لوگوں نے اور بڑا حراض نکلیا لکہ عمر بن خطاب ہی زیادہ اونکو دوست
 رکھتے تھے اس لیے کہ عمر کے فراج میں شدت تھی ہر چہ برس باقی میں
 اونوں نے اپنے اقربا و اہل بیت کو حامل و والی بلاد و امصار مقرر کیا اور
 بی حساب دیے اور کہا کہ یہ دینا بطور صلہ رحم کے ہے ابو بکر و عمر کو ہی طرح

مساکرنا چاہتے تھے لکن وہ دونوں نبی نہیں کیا اسپر لوگوں نے عثمان پر انکار
 کیا اسخبر بعد میں معدیہ اکثر بنی امیہ کو والی ولایات کرتے تھے جن کو
 صحبت آنحضرت کی نہ تھی اور جب انکی شکایت آئی تو معزول نہ کرتے ابن
 ابی سرح کو حامل مصر کیا تا اوس کی شکایت آئی او سپر لوگوں کے کہنے سے
 سے محمد بن ابی بکر کو مقرر کیا سپر مروان کا ایک خط بنام ابن ابی سرح پکڑا گیا
 اشارہ طرف قتل محمد بن ابی بکر کے تھا آخر بات ہو نفر اہل مصر نے اگر چہ
 کر لیا اور نویت قتل عثمان کی آئی اس حصہ کو مفصلہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء
 میں لکھا ہے یہ واقعہ اوسط ایام تشریق میں دن جمعہ کے ۱۸ دیکھ کر ہوا اور
 شب شنبہ کو در میان مغرب و عشاء حش کو ب واقع بقیع میں مدفون ہو
 اور بعض نے کہا کہ دن چہار شنبہ یا دو شنبہ ۲۶ ذی الحجہ کو مارے گئے اور قوت
 عمر انکی ۸۲ سال یا ۸۱ یا ۸۰ یا ۷۹ یا ۷۸ یا ۷۷ یا ۷۶ سال کی تھی علی اختلاف قول
 در بیر نے او پر نماز جنازہ کی پڑھی جن لوگوں نے عثمان پر چڑھائی کی تھی اکثر
 او میں مجنون ہونگے حذیفہ نے کہا یا اول فتنہ تھا اور آخر فتنہ خروج حال
 کا ہو گا جس کی دلی میں برابر دائہ رانی کے محبت قتل عثمان کی ہوگی وہ
 تابع رجال ہو جاوگا نقش خاتم النجایہ تھا امنت بالذی خلق فسوی سے
 اول بعد حضرت صلعم کے انہیں نبی جاگیر دی جمی مقرر کیا آواز تکبیر بیت کی
 مسجد میں مخلوق ملا اور حوجہ میں اذان ول مقرر کی اور مؤذنین کے لیے رزق

مقرر کیا اور عید میں خطبہ پہلی پہنایا اور اپنی ماں کی حیات میں خلیفہ ہوئے
اور مجید میں مقبوضہ بنایا اور لوگوں کو ایک قزاق پر جمع کیا سب پہلے
جو بدعت مدینہ میں نکلی یہ تھی کہ لوگوں نے کہو چراوڑا شروع کیا اور چلا ہوا
پر تیر لگایا آخر عثمان نے ایک شخص کو مقرر کر کے وہ ساری جلاہتات
تر وادالی انتھی من قابی الخلفاء و لخصاً ما ورقہ ابو قلابہ کہتے ہیں میں شام
میں تھا ہمراہ رفتہ کے بیٹے ایک آدمی کو سنا کہتا ہے واولیاء من الناس
جا کر دیکھا ایک مرد ہر دو دست و بائیں ہریدہ کو چریم اوڑھے منہ پڑا چلا آتا
بیٹے کا تیر کیا حال ہے کہا میں ہی او میں تھا جو عثمان پر یوم الدار داخل
ہوئے تھے جب بن عثمان کی قریب گیا تو کئی بی بی چلائی بیٹا وکوا ایک
طاخچہ مارا عثمان نے کہا مالک قطع الله يدك و جلیک و اعمی عینک
و ادخل النار جبکہ ایک سخت لرزہ ہوا اور میں سہاگا اور اب انکی دعا میں
فقط ہی آگ باقی ہے عیاذ باللہ موعظہ یزید بن عثمان کہتے ہیں آخر خطبہ
جو عثمان نے پڑھا یہ تھا ایما الناس ان الله انما اعطاکم الدنیا لطلبوا بها الاخرۃ
فان یغفلوا عن ما ترکوا ایما ان الدنیا نفق و الاخرۃ بقی لا یغفلوا عن ما
ولا تتغفلوا عن الباقیۃ اثر و ما یتقی علی ما یتقی فاما الدنیا منقطعۃ
وان المصیر الی الله اتقوا الله فان تقواہ جنة من یا به و و سنیلہ عند
واحد ر و امن الله العبرۃ و الزموا جماعتکم و اذکروا نعمۃ الله علیکم و اذ

کنند اعداء فالق بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخیاناً انتہی و
 مروان بن الحکم الخکامات تھا اور کعب بن سور و عثمان بن قیس قاضی
 اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح برادر رضاعی الخلال میر مصر تھا اور دربان
 الخکام حمران غلام اور صاحب شرطہ عبد اللہ بن عبد ہی اور محاضرات میں کہا
 ہے کہ ابن قنفذ یہی تھا نقش خاتم امنیت باللہ خلصاً تھا انکے ہاتھ میں
 خاتم حضرت سہی اوی کو کا غذات پر لگاتے تھے وہ بیرار میں گر گئی

شتمہ ذکر میں اولاد وغیرہ کے

ان کی اولاد میں لوسپرسات و خیر ترین عبد اللہ اصغر انکی ماں قریشہ
 بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض نے کہا فاختہ بنت غزوہ
 یہ صغیر سن میں مر گئے یا ہارس کی عمر میں ایک مرغ نے انکی آنکھ میں چوچ
 مار دی تھی اوس سے بیمار پڑے اور انتقال کیا دوم عبد اللہ اکبر یہ اس
 اشرف اولاد تھے عتب و ولد میں مقام نبی میں انکا انتقال نہوا سوم
 ابان کہنی بابو سعید یہ بخاری روایت حدیث کی ہیں حرب حمل میں ہمراہ عائشہ کے
 حاضر ہوئے کہتے ہیں سب سے پہلی یہی بہاگی اور کست لہائی یہ ابرص حمل
 اصم تھے ایام عبدالملک بن مروان میں والی مدینہ ہی اور خلافت یزید بن
 عبداللہ میں مری ان کی اولاد بہت ہے اور اندلس میں ہے چارم خالد
 انکی اور انکی والد کی ہاتھ میں وہ مصحف تھا چہر خون عثمان کا لپکا تھا ایک نے

اکوالات ماری تھی اوس ہی بڑاؤ خلافت پر مر گئے انہیں کو کسیر کہتے
 ہیں انکی اولاد باقی ہے نجم مروان کی بھی نسل ہے لن کی مان بنت
 جذب قبیلہ ازاد کی تھیں جس کا ششم ہفتم سفید و ولیدان دونوں کی مان خاتون
 بنت ولید تھیں سفید کنی بانی عثمان تھے خدوینی انکو والی خراسان کر دیا
 اوی جبار سے گئے یہ معاویہ کی طرف ہی واپس کے حاکم تھے ہشتم عبد الملک
 یحییٰ بن مرگئے انکی مان علیہ السلام بنت عیینہ بن حصین فزاری تھیں ہشتم
 ذکر رگیا تھیں اویان سوا یک فریم خواہ عمر و لامہ اور ام سعدا بنت سعید
 عثمان کی شوہر عبد اسر تھے او علی شہ انکی شوہر حارث بن حکم بن العاص
 سپر ابن الزبیری اولی ہی نکاح کیا ام ابان ان سے مروان بن الحکم
 بن العاص کا بیاد ہوا تھا ام عمر و انکی مان رطلہ بنت شیبہ بن رعیہ بن عبدس
 تھیں مریم صفری انکی مان نائلہ بنت فراقہ کلبیہ تھیں اسکے شوہر عمرو بن ابی
 بن جہشہ بن ابی معیط تھے ام البنین انکی مان ام ولد تھیں ذکرا بعض امین
 میں کہتا ہوں میری مان کا نسب حضرت عثمان سے جا کر ملتا ہے برحسب
 صحیح میری گھر میں ایک یہی شیخانی آئی تھیں اللھم اغفر لی ولوالدی فاعلم
 کہاریانی معنی اور میری زوجہ مرصہ قبلی النسب تھیں رحمہما اللہ تعالیٰ
 وغفر لکسی فاروقی النسب کا آنا اب تک معلوم نہیں ہے سوال ان دو بیویوں
 باقی سب سات تھیں مگر امات اہل بیت کو غالباً امات الاولاد گذری ہیں

ف نور الابصار و تاریخ الخلفاء میں مذکور ہے کہ جب عثمان کی بی بی عاتکہ
 کو اسیر المومنین قتل ہوئی تو حسن و حسین فی اندر گھر کے جا کر دیکھا تو اون کو
 نہ روج پایا وہ رونی لگی یہ خبر علی و طلحہ و زبیر و سعد وغیرہ اکابر صحابہ کو پہونچی
 سب کی حقتل جاتی رہی اور استرجاع کیا علی فی حسن و حسین سے کہا عثمان
 کس طرح قتل ہوئی اور تم دروازی پر موجود تھے اور ایک طمانچہ حسن کو مارا
 اور حسین کی سینے میں دھکا دیا اور محمد بن طلحہ کو برکھا اور ابن ابی سہرہ زبیر
 علی استیعاب میں سفید مٹیری سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ بھی ہمارا عثمان
 مصدق عثمان فی کنا تم کو قسم ہے کہ تم ملو اور بچاؤنا وہ تو میرا مارنا چاہتے ہیں
 میں مومنین کو اپنی جان دیکر بجاؤنگا میں ملو اور ہمارا کہہ دینا اب تک
 معلوم نہیں کہ کدھر گئی کعب بن مالک فی اس بارہ میں کیا خوب کہا ہی ہے
 و کف یدہ ثرا غلوت بیاہ و ایقن ان الله لیس بغافل
 و قال لاهل الدار لا تقتلوا ۴ غفلا عن کل امر لہ یقائل
 سب ہی پہلی گھر میں محمد بن ابی بکر صدیق داخل ہوئے اور خواتین ہی پکڑے
 عثمان فی کنا اسی بنی اسکو چوڑو و داند تیرا باپ سکا اگر ام کرتا تھا وہ
 شر مارا ہر تل گئے کتے مہن یار بن علیا ص یا یار بن حیاض اور نودان
 بن حمران فی ملواریں ماریں کر یہ فنیکیا کھلے اللہ و ہدی السبع العلیم پر خوار ہو کر
 بڑا دوسری روایت میں ہے کہ عمرو بن حمق سینہ پر بیٹھا اور ملواریں فوج کیا

حمیر بن صابی نے شکم کھلایا یہاں تک کہ دو پیلان ٹوٹ گئیں تمہیں قاتل
 میں اسکی سوا اور بھی اقوال ہیں عثمان اوس دن صائم تھے اسطرح
 تاریخ دروند عمر قتل میں اختلاف ہے مالک فی کہا ہے کہ بعد قتل کے
 تین دن تک فزلیہ پر پڑے رہے پہلا وہیں خون آلود کپڑوں میں دفن
 کر دیا اور غسل نہ دیا کتے ہیں دن دفن کے ملائکہ حاضر ہوئے عثمان نے
 حالت حشر میں میں ملوک آزاد کیئے اور کہا میں آج کی رات حضرت اور
 ابو بکر و عمر کو خواب میں دیکھتا ہوں تو صبر کرشب آئندہ ہماری ساتھ اظفار
 کرنا بعد قتل کے اوسکے خزانہ میں ایک صندوق مقل ملا اوسکو دلا اوس کے
 اندر ایک ڈیاہتی اوس میں ایک کا خد ترا اس عبارت کا ہذا وصیۃ
 عثمان بن عفان یشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد
 عبدہ و رسولہ وان الجنة حق والک النار حق وان اللہ یبعث من فی القبور
 لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد علیہا خیا و علیہا مموت علیہا
 نبعث ان شاء اللہ تعالیٰ من الامنین برحمة اللہ انتھی من الخاضرات
 میں کتا ہوں یہی حمید و ساری بل سنت و جماعت کا ہے اللہ تعالیٰ
 اسی شہادت و اعتماد چوبکوا و سیری سارے اخلاف و کور و زانات کو
 جلائے لڑے اور ہائے اور اپنی رحمت عامہ سی برزخ و عقی میں نقش
 و رزخ سے امن بخشے اور بچائی اللہ امین

ذکر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ابن عم رسول و سفید السلول نظر العجائب و القرائب اسد الغالب
 ولادت ان کی مکہ مکرمہ میں ہمارے بیت اللہ کے ہوئی اسے پہلے کوئی بیت
 کے اندر نہ لودن میں ہوا تھا یہ ولادت دن جمعہ کی ۱۳ محرم یا حرم کو سنہ
 میں عام الفیل سے ۳۷ یا ۲ برس پہلی ہجرت سے ہوئی یعنی دس یا بارہ
 برس قبل بعثت کی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف میں
 جمیع ہوتی ہیں مع ابی طالب کی ہاشم میں ہاشم جد آنحضرت ہیں یہ فاطمہ
 اسلام لائیں اور انہوں نے حضرت کے ساتھ ہجرت کی منقول ہے کہ جب
 چاہتیں کہ بت کو سجدہ کریں اور علی رضی اللہ عنہ انکی پیٹ میں تھے تو ہرگز
 سجدہ نہ کر سکتیں علیؑ ایسا پانوں انکی پیٹ پر رکھ دیتے اور اپنی پشت انکی
 پشت سے ملا دیتے وہ جہت سکتیں و لہذا نزدیک ذکر علی کی کرم اللہ وجہہ
 کہتے ہیں بی بی اسد فی او کو سجدہ ہنم سے مکرم کہ یہ فاطمہ اول ہاشمیہ میں جنہوں
 نے ہاشمی جناب فاطمہ کا انتقال ہوا حضرت فی او کو اپنے فیض میں کہن
 کیا کیونکہ نزدیک حضرت کے بمنزل ایمان کی تھیں اور اسامہ بن زید و ابویوب
 انصاری و عمر بن خطاب اور ایک غلام سود کو حکم دیا کہ انکی قبر کو دین چنانچہ
 بیع میں قبر کو دی پھر خود جعفر بن ابی طالب و دست مبارک سی او کو گھر کر لیا اور
 مٹی باہر نکالی پھر او میں لیت کر کہا اللھم اعف لاہی فاطمہ بنت اسد و لھما

حجتاً و وسیع علیہا میں خلاصاً حتی نبیائک محمد و الانبیاء الذین
 من قبلہ فانما اشار خدوہ الاحیاء حضرت ہے کہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے
 انکی ساتھ وہ کیا جو کہیں ساتھ ان سے پہلے نہیں کیا تھا فرماتے انکو اپنا
 قمیص پہنا یا کہ انکو قمیص حنٹ پہنا یا جاسے اور میں انکی قبر میں لیٹا تاکہ
 قبر میں تخفیف ہو اس لیے کہ عبدالمطلب کی یہ حسن خلق اللہ تعالیٰ تعین
 میں ساتھ میرے کذا فی ذیل الاصل علی کی پرورش پاس حضرت کے
 ہوئی اہل بک کو قحط کی پرا خشک سالی میں اہل مروت و اہل خیال کو نقصان
 پہنچا حضرت نے اپنی چچا عباس سے کہا اور یہ نبی ہاشم میں آسودہ حال
 کہ ہماری بھائی ابوی لب کثیر العیال ہیں اور لوگ قحط میں گرفتار ہیں چلو ہم
 تم کو پلوں کی عیال سے تخفیف کریں ایک مرد کو تم لو ایک کو میں لون عباس
 نے کہا اچھا پہر پاس ابوی لب کی گئے اور ہونہ کی کہا عقیل و طالب کو
 میری لمبی چوڑو و پیر تم جانو تب حضرت نے علی کو اپنی طرف لیا اور عباس
 نے خضر کو لیا علی ہمیشہ ہمراہ حضرت کے رہے یہاں تک کہ حضرت مبعوث ہوئے
 علی حضرت پر ایمان لائے اوس وقت تیرہ برس کی تھے اور ابن حق نے کہا
 دس برس کئے تھے و قبل غیر ذلک یہ ہمراہ حضرت کے سب شہداء میں رہے
 مگر تو کہ کہ حضرت انکو اپنے اہل میں چوڑ گئے تھے علی نے کہا اختلف فی النساء
 والصبیان فرمایا اما یرضی ان تکون فی بیتنا ہذا و من موی عبد اللہ

لانی بعدی اسرہجہ الشیخان تاریخ اہلخانہ میں کہا ہے علی منجلیہ عشرہ عشرہ
 کے ہیں براور حضرت ابو اخطات اور صدر حضرت جوہر فاطمہ اور ایک ساقین
 الی الاسلام اور احد العلماء دارالاسلامین و شجبان مشہورین و زید مذکورین خطباء
 معروفین میں سے ہیں قرآن کو جمع کر کے حضرت پر عرض کیا اور ایک عہد
 نے اس پر قرآن کو نالی علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرت دن دوشنبہ کی مسجوت ہو
 اور میں ششہ نہ کو اسلام لایا آٹھیا نو یا دس سال کی عمر تھی اور کنبی صغیر
 میں بہت پرستی بنین کی جب حضرت نے ہجرت کی انکو مکہ میں چھوڑا کہ امامت
 و ودان مردم و وصایا پوری کریں تب آوین موطن کثیرہ میں انکو نشان دیا
 دلی کے اندک دس محرم لگی اور دن خیر کے جب نشان دیا فرمایا فتح انکی
 ہاتھ پہوگی احوال ان کی شجاعت کی اور آثار ان کی حروب میں مشہورین
 یہ ایک شیخ فریاد نام اصلم بک یا موسیٰ ریاضت مائل بقصر بزرگ شکم کلان ریش
 تھے ریش نی بامین ہر و دوش کو پر کر لیا تھاریش سفید براق ہی سچت گنہ گم کو
 تھے انہی نورالابصار میں کہا ہے یقیل خیم و عظیم العینین تھے دائری ان کی
 عرض تھی ذخائر العقبین میں کہا ہے میانہ قدسیہ و کلان چشم خوبصورت تھے
 گویا مادیم ماہ میں عظیم البطن عرض بامین النکین تھے ان کی دوش میں
 نرمی تھی خضہ ساعدی جہانہ تھا لکھ کیاں تھاشتن الکفین عظیم الکراوس ان عید
 گویا گردن ابرق سیم تھے اسد القا میں کہا ہے کان و جلا فوق الرعبان عظیم النکین

طویل اللیة کندم رنگ تھی و دوسری اور سفید رنگ قریب سی لطیفہ ہو سید
 تہی کہتے ہیں ہم اپنے کندھوں پر کیڑا لادی ہو جسے بازار میں فروخت کی
 بھرتی تھے اور ہم کہتے تھے جب علی کو آتی ہوتی دیکھتے تھے بزرگ شام علی کہتے
 یہ لڑکے کیا کہتے ہیں لوگ کہتے تھے یقیناً عظیم البدن فراتی اجل اجلہ علی
 واسفہ طعام اور رافعی کہا علی فی قلعہ حیر کا ایک کواشا کو اکثر کرباجی توہان
 اہل تہذیب لیلیا اور حیرت اک مقابلہ الیہی ہے پھر والدہ یا اپنے دیکھا کہ اسے من
 او سکولٹ نہ سکی اور این عساکر فی کہا کہ چالیس شخص او سکولٹ شہسبکی لکھی
 کنیت ابو الحسن تھی اور حضرت فی ابکو اور قراب کہا بقا وہ اس کنیت اخیر سے
 بہت خوش تہو تھے رواہ البخاری فی الادب المفرد انکی مرویات باب الیہ
 حدیث ہیں ایک خائف نے صحابہ و تابعین میں سے اپنے روایت کی ہے
 واحدی فی کتاب باب النزل میں لکھا ہے طلحہ فی کہا میں صاحب بیت ہوں
 انجی میرے ہاتھ میں ہے عباس فی کہا میں صاحب بقایہ ہوں علی فی کہا
 میں سب لوگوں سے پہلی چہ ماہ مار چھی ہے اور میں صاحب جہان فی سبیل
 ہوں و سیرت آیت اوری انعام سقایۃ السالک و جان المسجد الحرام کہن
 امن باہ و الیوم الاخر و جہاد فی سبیل اللہ لایستقر فی عند اللہ الخ اور
 ابو زہراری فی کہا کہ علی فی رکوع میں اپنی انگشتی شامل کوئی اور نہایت
 آلی انما دیکر اللہ و مولد الذین ابقوا اللہ و ابوا سخی بطلی و التعلی

فی تفسیر وادی ابن عباس سے زبانی ہیں کہ علی کے پاس چار درسم
 تھے اور کچھ نہ تھا ایک درسم رات کو ایک دن کو ایک پوشیدہ ایک نماز
 سے رو کیا اور یہ آیت نازل ہوئی الذین ینفقون اموالهم باللیل والنہار
 سرا وعلانیة فانهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیہم ولا هم یحزنون
 ابن عباس نے کہا یہ آیت اور بھی ان الذین امنوا وعلوا الصالحات
 اولئک ہم خیر للبریۃ حضرت فی علی سے کہا انت وشیعتک طہرانی فی سبند
 بتذیف علی سی روایت کیا ہے کہ میری خلیل نے کہا یا علی اماک مستقدم
 علی اللہ انت وشیعتک راضین مرضیین وقدم اعداؤک بغضابا متحیین
 بہر علی نے اپنا ہاتھ گردن کی ٹاکرا قلمح دکھایا نور الانصارین کا ہے وشیعتہ
 ہم اهل السنة لا یغضبہم الذین اوجب کما اضلہ ورسولہ لا الروافض و
 اعداؤہ الخراج انتھی علی شکتہ ہیں حضرت نے کریمہ وبعثھا اذن واجبیۃ
 میں فرمایا سالت اللہ ان یجعلوا اذنتک یا علی ففعل الخیب سی جو کلام میں نے
 حضرت سے سنا وہ مجھے یاد ہے یمن میں او سکونہ میں ہوا ابن عباس نے کہا
 بب یہ آیت اکی انما انت منذر وکل قوم ہاد حضرت نے فرمایا انا المنذر و
 ملی الہادی وکذا علی یقتدی الحد ودر ودر القطا ابن عباس کا یہ ہے
 من آیت من کتاب اللہ یا ایہا الذین امنوا لا وعلی اولہا وامیدہا وشرہا
 قد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا الا بغیر ثلثی

ذکر کیا ہی کہ خب حضرت فی خذریخ من فرمایا من کنت مولاه فعلی مولاه
 تو حارث بن النعمان فی کہا کہ یتیم اپنی طرف سے کہتے ہو یا اسد کی طرف سے
 فرمایا اسد کی طرف ہی وہ واپس پیرا اور کہتا تھا اللهم ان کاں ما یقول محمد
 حقاً فامطرہ علینا حبات من السماء الخ اپنی راہد نکٹ ہو چکا تھا کہ ایک تپڑاؤ کی
 سرچا لگا اور او کی دیر سے بخلا وہ مر گیا او سپر بڑا سیٹ آئی سال سال بعد
 واقعہ کافر بن بس لدافع نووی فی کہا ختم نامہ ہے ایک غلطہ کا تین میل پر
 جحفہ سے ویران ایک تالاب ہے او کو طرف غلطہ کے اضافت کر کے خذریخ
 بولتی ہیں تنبیہ نور الاصابین کہا ہے علامتے بین لفظ مولیٰ کا استعمال
 متبادل ہیں چند معانی کی آتا ہے اور قرآن ساتھ اولیٰ معانی کی وارد ہے کبھی
 بیٹے اولیٰ اسد تعالیٰ فی حق میں منافقین کے فرمایا ہے ما واکملنا ریح
 مولانا کہ ای اولیٰ بکرم اور کبھی بیٹے ناصر قال تعالیٰ ذلک بان الله مولیٰ للذین
 امنوا وان الکافرین لا مولیٰ لهم ای لا ناصر لهم اور بیٹے وارث قال تعالیٰ
 ولعل جعلنا أموالی ما ترک الاولاد ای وراثہ اور بیٹے عصبہ قال تعالیٰ وانی
 خفت الموالی من وراثتی ای عصبیتی اور بیٹے صدیق قال تعالیٰ یوم لا
 یعنی مولیٰ عن مولیٰ شیعہ ای صدیق عن صدیق اور یعنی سید و سوتن
 اور نیز ہر ہے لیکن معنی الحدیث من کنت ناصرہ او جملہ او صدیق
 فان علیا کذلک انتقی ہماری ایک حاضر توفی فی جو شیعہ الذہب ہے

چند اجزاء پر کلام تحقیق مسامی لفظ مولیٰ میں نہ آیا کی ہیں اور اپنی ہر قسم میں
 مولیٰ کو بمعنی اولیٰ کلام علماء اہل سنت ہی ثابت کیا ہے و فیہ بھونطوی
 ف احادیث فضائل مرتضوی میں بہت آئی ہیں سعد بن ابی وقاص
 نے رفا کہا ہے انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ الا اندلاہی بعدی
 متفق علیہ اس کی شیعہ کا خلیفہ بلا فضل ثابت کرنا علیٰ کو غلط ہے کیونکہ
 ہارون چالیس برس پہلی سانسے موسیٰ علیہ السلام کے مر گئے تھے اور ان کے
 خلیفہ بلا فضل نہیں ہونے سے بلکہ مراد ہے کہ جس طرح وقت روانگی طور
 کے موسیٰ ہارون کو قوم میں خلیفہ کر گئے تھے اسی طرح حضرت فی وقت غزوہ
 تبوک علی کو خلیفہ اپنا نارو صبیان اہل بیت میں کیا تھا اگر خلافت مطلقہ اور
 ہوتی تو جس طرح ابن ام مکتوم کو خلیفہ امامت نماز کیا تھا انکو بھی خلیفہ امامت
 نماز فراجاتی و اولیں ظہیر علی فی قسم کہا کر کہا ہے کہ حضرت فی محبہ علی
 ان لا یبغضنی الامون ولا یبغضنی الا منافی رواہ مسلم احمد و کہ ساری اہل
 سنت محب علی ہیں اور منبغض علی کی خوارج ہیں ہل بن سعد کہتے ہیں حضرت
 نے دن خیبر کے فرمایا لا عظیم علیہ والارایۃ خدا را جللا ینفتح اللہ علی یدہ
 یحب اللہ ورسولہ ویحیہ اللہ ورسولہ پیر و نشان علی کو دیا پیر فرمایا اعمہم
 للاسلام و اخذہم بما یحب علیہم من حق اللہ فیہ قال اللہ لان یصدی اللہ
 باک رجلا واحد اخذ لا من ان یکون لا کما حرم النعم متفق علیہ بطولہ

حدیث عمران بن حصین میں فرمایا ہے اذینا منی واما منی و هو ولی
 کل مؤمن رواہ الترمذی مراد ولی سے اس جگہ حبیب و ناصر ہے نہ
 بن ارم کا لفظ ہے منی کنت مولاه فعلى مولاه رواہ احمد و الترمذی
 اسکا احمدی مطبوعہ ذیل قصہ خاریجہ برابن ساریت ہی نہیں روایت کیا ہی
 حبشی بن جناد کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے علی منی و اما من علی و
 ی دی منی و اما و علی رواہ الترمذی و رواہ احمد عن ابی جناد
 ابن عمر نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ابی اسحاب کے موافقات کر الی
 علی مرقسی زبیدی ہوتے آئے کہ آپ حبیب و ناصر بنی اسحاب کے الی اور یہی
 موافقات کسی سے کر الی قرآن البتہ فی الدنیا و الاخرہ رواہ الترمذی
 و مال و احمد و حسن و غریب و انس و ابن جریر و ابن کثیر و ابن
 بریان و ترمذی و ابی نعیم و ابی حاتم و ابی یوسف و ابی داؤد و ابی حاتم
 میں علی آئی اور انہوں نے ہمراہ حضرت کے وہ لکیر کیا و رواہ الترمذی
 و مال و احمد و ابن کثیر و ابن جریر و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن
 رواہ الترمذی و انس و غریب و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
 علی کو بلا کر سرگوشی کی تو گوئی کی کہ اے ابی ابن کثیر سے ویران سرگوشی
 کی فرمایا ہے میں نے کی بلکہ اس کے کی رواہ الترمذی اور حدیث ابو سعید میں
 فرمایا ہے یا علی لا یحل لاسد یخسب فی هذا المسجد غدیری و غیرہ و رواہ الترمذی

معنی حالت جنابت میں کوئی سوا میری اور تیرے اس سجدے نہ گذرے
 ائمہ کی کتنی میں حضرت فی ایک پیش ہوا او میں علی ستھے ابتدا و اس اگر
 اللہم لا تمسح حتی تری علیا رواہ الترمذی ائمہ کا لفظ رفع یا یہ ہے لہجہ
 علیا منافی ولا یغضہ میں رواہ احمد و الترمذی و حسنہ و حسنہ و حسنہ
 ائمہ کا رفع یا یہ ہے میں سب علیا فقد سبہنی رواہ احمد و الحاکم و صحیحہ
 علی کہتے ہیں حضرت فی محبت کہما تجہ میں کما و تہجی کی یہود نے
 عیسٰی کو دشمن رکھا یہاں تک کہ ان کی زبان پر یہاں لگایا اور رضائی فی
 کہ دوست رکھا یہاں تک کہ ان کو لایے و سب میں اوتارا جو ان کی لیے
 یہ تھا پہ فرمایا کہ میری بار میں دوم و ظلم ہوگی الیک محب مفطر کہ میری تفریط
 کر گیا اوس چیز سے جو میں نہیں ہے و میری بغض کہ میری دشمنی اوس کو
 عامل ہوگی میری زبان لگانی کو رواہ احمد و البزار و ابویعلیٰ و الحاکم و صدق
 اس حدیث کی و فرقہ اہل بدعت میں اول روافض دوم خوارج ائمہ
 اہل سنت و جماعت کو انرا طح بنقض مفطر و دونوں ہی محفوظ رکھے ہوں
 سنائی اربعہ و علیہ صحابہ کو ان کی سنازل مرفوعہ میں اوتارا ہے نہ ہم روش افضہ
 میں کہ محبت علی میں بغض خلفائے ثلاثہ و دیگر صحابہ ہوں اور نہ ہم صغیر خوارج
 کہ خلفائے ثلاثہ و غیرہ کی دوست نہ کر بغض علی و اہل بیت ہوں و سید احمد
 و نسیم و قیل ع کلا حاجی قصد الامور حمیم و ابن عباس کہتے ہیں حضرت

فی حکم دیا کہ سب ابواب بند کر دو گریاب علی رواہ الترمذی و اسے
 حدیث بریدہ میں آیا ہے کہ حضرت فی فرمایا اللہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں
 چار شخصوں کو وراثت رکھوں اور مجھے خبر دی ہے کہ اللہ یہی او کو وراثت
 رکھتا ہے کہ امین او کی نام نہاؤ فرمایا علی بن عبد اللہ او کے ہے تین بار اسی طرح کہا
 اور سیر ابو ذر و مقدار و سلمان کا نام لیا رواہ الترمذی و الحاکم و صحیحہ ابو
 یوسف کہتے ہیں کہ انہی المواقین بیعتہم علی رواہ الترمذی علی کہتے ہیں
 حضرت نے مجھے طرفین کے بیٹے کہا آپ مجھے بیٹے ہیں کہ میں تمہارے
 بنوں میں ترجیح دے دوں اور زمین جانتا کہ قضا کیا ہے فرمایا اللہم اھل قلبہ
 و شیف لسانہ و اسر تہی کہی میں نے قضا میں درمیان دو شخصوں کی شک
 نہیں کیا رواہ الترمذی و صحیحہ الحاکم حکایت ابو عثمان نہدی کہتے
 ہیں علی مرتضیٰ فی کہا حضرت سیر اہل بیت تھے اور ہم بعض گلی کو خرچ میں
 دینے کے چلی جاتی تھے کہ اتنے میں ایک باغ میں آئے میں نے کہا اسی کو
 ما احسن ماں حدیثہ یعنی کیا اچھا باغ ہے فرمایا واک فی الجعۃ حسن تھا
 اسی طرح سات باغ علی میں ہر بار یہی کہا اور حضرت فی ہر بار وہی فرمایا کہ یہی
 خیرت میں اس سے بہتر باغ ہو گا جب خالی راہ علی مجھے سنانہ کر کے باغ آیا
 رونے لگے میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں فرمایا ضعیف فی صدور ارقام
 لا یبدو فاک الامن بعد موتی میں نے کہا فی سلامۃ من جینی فرمایا فی

فی سلامت من دینک لطیفہ ایک مرد کو پاس عمر بن خطاب کی لائے تھے
 گو کہ وہ فی اس ہی پوچھا تھا کیف اصحت اوسنی کہا تھا اصحت احب الفتنة
 واکبر الحق واصدق الیھود والنضاری واومن بما لہ اراء واقربما لہ یخلق
 عمر بن علیؓ کو بلا یا علیؓ فی اس کی بات سنا کر کہا یہ سچ کہتا ہے یہ دوست دارفتنہ ہے
 قال تعالیٰ انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور حق یعنی موت کو مکروہ کہتا ہے
 قال تعالیٰ وجاءت مسکرة للوث بالحق اور صدق اہل کتاب ہی قال تعالیٰ
 وقال الیھود دلیست النضاری علی شئ وقالت النضاری لیست الیھود علی شئ
 اور یوں بغیر مرئی ہے یعنی اندر پر ایمان رکھتا ہے اور مقرر غیر مخلوق ہے
 یعنی مقرر است و معاد عمرؓ کی کہ ا عوذ باللہ من معضلة لا علی ہما سید
 بن السیب کہتے ہیں عمرؓ کا کرتے اللھم لا تبقی لمنضلة لیس لھا ابوالحسن
 انتہی میں کتاب ہون یہ حکایت قبیل سہا چیتان سے ہے ولہذا اسکو بلطفہ
 مصدر کیا ہے عمر بن خطابؓ بنی اگر اوسین غور کیا تو یہ کچھ منافی اولن کی علم
 وسیع کی نہیں ہے ایک جماعت فی کتاب حیرۃ الفقہ بنائی ہے اوسین اس
 قبیل کے بہت سی اغلوطات کہے ہیں یہ کچھ دلیل فضیلت نہیں ہے ولہذا
 حدیث ہماوینین نزدیکی احمر کی اغلوطات سے نہی آئی ہے ہان یہ روایت
 دلیل ہے ذکاوت مرتضوی پر خصوصاً اس عجلت کی ساتھ واسطہ علم ہا ورہ
 ایک مردنی ایک خشی سی نکاح کیا اور ایک کنیز مہرین دی اور پاسل و س کے

گیا اور سی بچا پیدا ہوا اور اس خوشی فی اوس کنیز سے محبت کی اوس سے
 بچہ ہوا یہ قصہ سامنے علی مرتضیٰ کے لگائی فرمایا اوس کی پاس جا کر سپیدان
 ہر دو جانب کی گواہی دے کر بے ہون تو وہ عورت ہے اور اگر جانب چپ کی
 سپیدان کہ چون جانب راست سی تو مرد ہے گنا تو جانب چپ میں ایک نیلی
 کم نکلی فرمایا حکم میں مرد کے ہی اوس کی شوہر سے تفریق کرادی دلیل اس پر یہ
 کہ اسد فی حوا کو آدم کی بیٹی سے پیدا کیا اس بی بی مرد کی ایک نیلی بائیں کم
 ہوتی ہے عورت میں حملہ انملح جانبین ۲۴ ہوتی ہیں اور مرد میں ۲۳۔
 ۱۲ پہلوی طاست میں اور گیارہ پہلوی چپ میں انقی من الفضول الحمہ بطولہ
 آدم بر سر طلبہ ملکتی ہیں حضرت جب غضب میں ہوتی کسی وجہات بابت
 کر لی کہ نہتوں مگر علیؑ کو رواہ الطبرانی والحا کہ حدیث ابن مسعود میں منہ مایا ہے
 النظر الی وجہ علیؑ جادۃ رواہ الطبرانی والحا کہ باسنا حسن سعد بن ابی
 وقاص کا لفظ یہ ہے من اذی علیاً فقد اذانی رواہ ابو یعلیٰ والبخاری ام سلمہ کا
 لفظ رفایہ ہے من احب علیاً فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الیہ ومن
 ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الیہ اسخرجہ الطبرانی
 بسند حسن وقال السیوطی بسند صحیح وروى الخطام لمکہ کا یہ ہے کہ شیخ حضرت
 کو سافراتے تھے علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفتان حتی یرد علی الخ
 رواہ الطبرانی فی الاوسط جابر بنکاف لفظ رفایہ ہی علی امام البزوف قال الفجر منصرف

من مضى وعنه واول من خذله رواه الحاکم ابن عباس کا لفظ رفا یہی
 علی بن منذر زراسی من بدلی رواه الدعلی انس کا لفظ رفا یہی علی بن
 فی الجہنة ککتاب الصبح لاهل الدنیا اور ترمذی و حاکم نے رفا کہا ہی ان الجہنة
 لتشتاق الی ثلاثة علی و عمار و سلمان حدیث سہل میں آیا ہے کہ حضرت فی
 علی کو مسجد میں لیا ہوا پایا او کی کروت سے پیادہ گر گئی تھی اور بدن میں
 خاک لگ گئی تھی کہ جہان نے لگے اور فرمایا تمہارا باتر جہان قہر آیا باتر جہان کینیت
 علی کو سبکبندی میں زیادہ محبوب تھی رواہ الشیخان فقہان نے کہا ہے میں
 جو اذ ہے نوم کا سجد میں اور استیجاب ہی ملاطفت غضبان کا اور مازحت ہے
 اور دنیا ہے طرف غضبان کی واسطی ستر خزار کی ابو سعید خدری رفا کہتے ہیں
 کہ حضرت نے علی سے کہا جاک ایمان و بیضاک نفاق و اول من یدخل
 الجنة محاک و اول من یدخل النار بیضاک رواہ ابن خالویہ فی کتاب الال
 نماز بن یاسر کا لفظ رفا یہ ہے کہ علی سے کہا طوبی لمن احبک و صدق فیک
 و یل لمن ابغضک و کذب فیک ابن عباس کہتی ہیں حضرت فی طرف علی
 کے دیکر کہانت سید فی الدنیا سید فی الاخریٰ من احبک فقد احبنی و
 من ابغضک فقد ابغضنی و بیضاک بغضک للہ فالویل کل الویل لمن ابغضک
 رواہ ابن خالویہ بخاری شریف میں علی سے آیا ہے انا اول من یحرق
 یدین بدی الرحمن للخصم یموم القیامة ابن مسعود نے کہا ہی افرض اهل المدينة

واقضاها علی رواہ ابن عباس کہ ابن عباس کا لفظ یہی ماننا کہ فی حدیث
 کہ بابائے منزل فی علی رواہ ابن عباس کہ دوسرا لفظ انتخاب یہی کہ علی کی حق
 میں تین سوایتین نازل ہوئی ہیں و ایک بار علی نے ایک درجہ کی ہو
 خرید کی اور انہی چار درجہ میں بانڈ کر لیا ہے او کی بعض اصحاب نے کہا ہمیں دو درجہ ہیں
 فرمایا اے اعلیٰ الحق بجا کہتے تھے من سعادۃ اللہ ان تکون زوجہ لہ
 واخوانہ الصالحین واولادہ ابرار اور سزا دہ فی بلدہ الذی ہو فیہ باکملہ
 ثلثہ وفضائل و مناقب کی کانت علم و فہم و استقامت و شجاعت و شہادت
 فراست و مہارت و کرامات خارقہ اور شدت نصرت سلام اور سوخ قدم ایساں و سخا
 و صفتہ باوجود ضیق حال و شفقت علی السلین و زہد و تواضع و تحمل اور تفانی
 ان مقامات کی ایک باب سمیع ہی جو مجلسات میں آ سکتا ہے نہ ایسے مختصرات
 میں ولہذا امام ہمام احمد بن حنبل و قاضی اسمعیل بن اسحق و ابو علی نسیا بوری نے
 سنائی صاحب بنن نے کہا ہے کہ یہ فی فضائل احمد من الصحابہ بالاسناد
 الحسنان و روی فی فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سید سہروردی
 جوامع العقیدین میں فرماتی ہیں والسبب فی ذلک و اللہ اعلم ان اللہ تعالیٰ اطاع
 بندہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علی ما مکن بعد اعمایا تلی بہ علی و ما وقع
 من الاختلاف لما اصابہ امر الخلافۃ فاقضی ذلک نصح الامۃ باتحاد
 تلك الفضائل لتجلیل النجاۃ لمن تمسک بہ من بلغنہ ثم لما وقع ذلک اختلاف

والخروج عليه نشر من سمع من الصحابة ثلاث الفضائل وبينها نصيحة الامة
 ثم ايضا لما اشتد الخيف واستقلت طائفة من بخامية بتدقيقه وسببه
 على المنابر وافتقروا الخواص بل قالوا بكفرا اشتغلوا بجاذبة الحفاظ
 من اهل السنة يثبت الفضائل حتى كثرت نصيحة الامة ونصرة للشيعة
 من بغية الطالب لمعرفة اولاد علي بن ابي طالب فتم اخرج اختلاف
 بين كما ہے امام احمد کہتے ہیں ماورد لاهل من اصحاب رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم من الفضائل ماورد لعلی اخرجہ الحاکم سعد بن ابی وقاص
 نے کہا ہے جب یہ آیت اترتی تھی ابناءنا وابناءکم حضرت فی علی وفا
 حسن وحسین کو بلایا اور کہا اللهم هؤلاء اهل بيتی رواہ مسلم اکثر روایات
 میں تبدیل حدیث میں کثرت مولاد فعلی مولاد یہ زیادت ہی اکی ہے الحمد
 والی من والاد وعاد من حاداه ابو الطیلس کہتے ہیں علی فی حبیبین لوگون کو
 جمع کر کے کہا ہر مسلمان کو قسم ہے جس نے یہ حدیث دن غدیر خم کے سنی ہو وہ
 بیان کریں تیس شخصوں نے گواہی دی کہ ہم فی حضرت کو یہ حدیث فرماتی
 ہوے شاطلی فی رفا کہا ہے انامدینة العلم وعلی بابا رواہ الترمذی
 والحاکم سیوطی کہتے ہیں هذا حدیث حسن علی الصواب لا یصحیح کما قال
 الحاکم ولا موضوع کما قال جماعة منهم ابن الجوزی والنووی وقد بینت
 حاله فی التعقیبات علی الموضوعات سعید بن السیف نے کہا ہے صحابہ میں فی

نہیں کہتا تھا سلفی اگر علی عیسیٰ کی مانند ذکر علی کا ہوا کہا امانہ اعلیٰ میں
 بقی بالسنۃ اور حدیث جابرین فرمایا ہے الناس من شجر شقی وانا علی
 من شجرة واحدة رواہ الطبرانی بسند ضعیف ابن عباس نے کہا
 کانت لعلی ثمانی عشرة منقبۃ ما کانت لاحد من هذه الامة رواہ الطبرانی
 ابو سعید کہتے ہیں حضرت نے علی سے کہا انا ثقیالی علی القرآن کافا قلت
 علی تنزیلہ رقاہ احمد والحاکم بسند صحیح عمارین یاسر کا نظریہ ہے کہ علی
 فرمایا شقی الناس رجلان احمر شقی الذی عقر الناقة والذی یضرب
 صلی هذه یعنی قرآنہ حتی یقتل منه هذه یعنی الجنتہ رواہ احمد والحاکم
 بسند صحیح و نور الابصار میں بہت سا کلام منظوم و منثور حضرت امیر
 علیہ السلام کا نقل کیا ہے منور میں کچھ بحث نہیں ہے منظوم میں اختلاف ہے
 فرمائی تھے الناس نیام فاذا اما قوا انتہوا الناس اشبه بزمانہ منصر بابا فم
 المر منجی تحت لسانہ من عذب لسانہ کذلک لخوانہ لا نظرا لی من قال وانظر
 الی ما قال التجزع عند البلاء مقام المحنة لا ظفر مع البغی لا ثناء مع الکبر
 لا شرف مع سوء الادب لا راحة مع الحسد لا سود ودمع الانتقام لا جواب
 مع تراء المشورة لا شرف علی من الاسلام لا تنقیح الحجج من التوبة لا لباس
 اجمل من العافیة لا دماہمی من الجمل الامور اضنی من قلة العقل المرء
 عدو ما جملة فرمائی تھے الیامیر فیما الوضیع والجمل یضع الرقیع کہتے تھے

اور چار شرک غیر اور آئین میں اختلاف ہی ایضا جبکہ حدین جب ثلث لشکر
 حضرت کا واپس چلا گیا اور فقط سات سو نفر باقی رہ گئی اور حرب کی گھر پار
 ہوئی اور سلمان بن اوس نے اس خط اب پیدا ہوا تب علی فی سات نفر کا براہ دار
 قتل کی پانچ پر اتفاق ہے دو میں اختلاف از انجملہ ایک طلحہ بن ابی طلحہ
 صاحب لوازشکرین کو واصل بنا کیا حضرت اور سلمان خوش ہوئے ابن
 احق کہتے ہیں فتح احد علی ہی کے صبر سے ہوئی علی کہتے ہیں احد کی دن
 سولہ ضرب مجھ کو لگیں ابد چار ضرب کی میں زمین پر گرا ایک مرد اچھی صورت
 خوش راسخ آیا اور میرا بازو پکڑ کر بھی کہہ کیا اور کہا متوجہ ہوا نیر تو امد و بول
 کی طاعت میں ہے اور وہ دونوں تجھے راضی ہیں میں نے یہ ذکر حضرت سے ہی
 کیا فرمایا افرامہ عینک ذاک جدیل علیہ السلام اس غزوہ کا ذکر قرآن پاک
 میں بھی اندر سورہ آل عمران کی آیا ہے تفسیر ترجمان القرآن میں اس مقام
 کی حیر کرنا چاہیے ایضا غزوہ خندق میں دس ہزار شرک تھے اور تین ہزار
 سلمان عمرو بن عبدود و شامیر و بنو کفار سے تھا اوسنی مع عکرمہ بن ابی
 سہل کی اس خندق پر اگر بار بار طلب کیا علی نے چاہا کہ مقابلہ کریں حضرت
 نے روک دیا جب عمرونی کہا کوئی نہیں بخلاست علی فی پہاڑوں چاہا حضرت
 اپنا عمامہ و تار علی کی سر پر رکھا اور کہا باؤ بیگئے ایک ساعت طرفین سے
 حملہ ہوا آخر علی فی ایک ماہ تلووار کا اوکل ووش پر ایسا مارا کہ ماہر تہ او گیا اور

وہ مرکز راہ پر تلے فی اوس کی فرزند خلیل کو بھی قتل کیا مگر سنی اپنا تیز و ہیکل
 فرار کیا نبول قریش کو اس نے خبر سیت دی و کفی اللہ المؤمنین القتال و
 نور الانبیاء میں قصہ وقوعہ جل و قتال صفین کا بسط سے لکھا ہے اس جگہ
 ہم طرف اوس کی اشارہ مختصر کرتے ہیں تفصیل کو اصل کتاب ہی معلوم کرنا
 کافی ہوگا بعد قتل عثمان کے سجد نبوی میں اہل بصرہ و طلحہ و زبیر نے بیعت
 علی مرتضیٰ سے کی جبہ طلحہ فی بیعت کی ایک مرقاٹ فی کہا انا للہ اولین
 بایعت ید شلام لایم ہذا لامرہ پر زبیر فی بیعت کی پہر یقینہ مہاجرین و
 انصار فی بصرہ فرسیر کے کہ وہ عثمانی تھے یہ بیعت روز جمعہ ۲۶ ذی الحجہ ۳۵ ہجری
 کو ہوئی عثمان بن بشیر ترخیص خون اکودہ عثمان کو مع اصابع زحبیہ عثمان ناٹک
 نام لیکر شام کو پاس معاویہ کے چل دیں اور طلحہ و زبیر بعد چارواہ کی بیعت سے
 مکہ کو ہٹا گئے علی فی اپنے عمال طرف بلان کی روانہ کیے اور بعض عمال
 عثمان کو خط لکھا کہ یہاں حاضر ہو اور معاویہ کو سہی بلایا اتنے میں مغیرہ بن شعبہ
 نے آکر سجد کیا کہ معاویہ یہی تفرغ نہ کرواؤ کی اہتہ میں بلاد شام میں اور وہ ابن کم
 عثمان ہے پہر دیکھا با و گچھا علی فی نما اور مغیرہ مکہ کو چلے یہ ابن عباس نے
 بھی سجد کیا علی فی او کی بھی نہ سنی بلکہ یہ چاہا کہ او کو بجای معاویہ کے امیر شام
 مقرر کریں ابن عباس فی قبول نکلیا اور کہا وہ مجھے قتل کر ڈالے گا پہلے خط لکھو
 دیکو کیا جواب دیتا ہے خط لکھا جواب با صواب نہ ملاست علی فی طیاری لشکر

کی تمام پرکی استے میں خبر آن کہ طلحہ وزیر و عایشہ برخلاف بی بی و خراج
 کرنا چاہتے ہیں ابن عمر سے کہا تم ہی ہمراہ ہمارے چلو اون دن فی کماہم لہ
 مین میں ہیں جو اون کا حال وہ اپنا حال چاہا کہ حصہ و کی ہیں کو ہمراہ
 لیں ابن عمر نے منع کر دیا یحییٰ بن غنیہ نے جبہ لاکر دے ہم پہ سو شتر سوار کی
 دی یہ مائل عثمان متا حین پر بعد قتل عثمان کے مکہ میں آیا عایشہ کی سناوی
 نے مذاکی کہ ام المومنین اور طلحہ وزیر نصیر کو جاتی ہیں جسکو احزاب وین اور
 عوض خون عثمان لینا ہو و چلی اور جسکی پاس سواری نہ ہو ہم سے لئے چنانچہ
 ہزار مرد مکہ کے ہمراہ ہوئے اور کچا اور لوگ آئے سب تیس تہار کی جمیت
 ہوئی یحییٰ بن غنیہ نے عایشہ کو ایک اونٹ دیا عسکر نام ہو و در عہم کی قیمت کا
 جب عایشہ روانہ ہوئیں امات المومنین او کی خدمت کرنے کو ذات ہرق
 تک تخلیق اور اوس کی سلام پر بجا رشید رہا اور اوس دن کا نام یوم النہیب
 ہوا رادین ایک جگہ پر گذر ہوا او کو جو آب کہتے تھے وہاں کی کہتے ہوئے
 عایشہ نے کہا یہ کون پانی ہے کہا مارا جواب کہا انا لدری فی حضرت کو سنا
 فرماتی تھے اور آپ کی پاس آپ کی بی بیان تھیں لیت تعری ایکن تبہما
 کلاب الحوآب پہ اونٹ کو بٹا کر کہا مجھ کو واپس کر دو چنانچہ ایک دن سات
 وہاں تمام رہا مین الزبیر نے کہا یہ ہونہ ہے یہاں کو آب نہیں ہے وہ انتی
 نہ تھیں یہ زبیر دتی پیچے پر کلاؤنکا لگئے اور کہا علی بن ابی طالب تم کو گرفتار

کہیں گی اگر چلو گی ناچار بصرہ میں پہنچ کر بعد قتال شدید کی ساتھ عثمان بن حنیف
 عامل بصرہ کی بصیرہ لیلیا چالیس آدمی عامل کے مارے گئی اور عامل کو پکڑ لیا
 اور اس کی وادی اور سر اور پکین اور ابرو سب نوچ گسوٹ کر قید کیا اور علی
 علی رضی اللہ عنہ ہمدانی سے اپنے لشکر کے بعد شام روانہ ہو چکے تھے یہاں
 آخر سبب الآخر ۳۵ میں ہوا راہ میں قاصد عالم الفضل ملاوٹے عایشہ طلحہ و
 زبیر کی خبر سنائی تب علی نے وجہ اہل مدینہ کو بلا کر خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثنا
 کے کہا ان آخر هذا الامر لا يصلح الا بما صلح اوله فانصر الله ينصركم و
 يصلح امركم اور شام کا جانا موقوف کر کے قصد بصرہ کا کیا جب رزیدہ میں پہنچے
 خبر آئی کہ اونٹوں نے تو بصرہ لیلیا اور وہاں نازل ہیں تب علی نے طلحہ و
 زبیر کو خط لکھا اما بعد يا طلحة يا زبير فقد علمتما اني لاراد الناس حتى ارادوني
 ولم ابايعهم حتى اكرهوني وانما اول من يادس الى بيعتي ولترد خلافي
 هذا الامر لسلطان غالب ولا تعرض حاضرا وانت يا زبير فارس
 قرينى وانت يا طلحة فارس لهما جبرين وقد فعكما في هذا الامر قبل خروكما
 فيه كان اوسع لكما من خروكما عنه الان وهو لا هم بنوعه عثمان
 را وليا له المطالبون به وانما رجلا من المهاجرين وقد اخرجتما انكما
 من بيتها الذي امر بها الله ان تقر فيه والله حسبكما والسلام اور عایشہ
 رضی اللہ عنہما کو لکھا اما بعد فانك خرجت من بيتك تطلين امرا كان عنك

مروضاً از تو زمین آنکه از تویدی الا الاصلاح بین الناس فخری
 ما للنساء و فوجا العسکر و زعمت انک مطالبة بدم عثمان و عثمان یجمل
 من بی مینه و انت امرأتی من بی تیم بن مروت لعمری ان الذی اخرجک
 لهذا الامر و حاک علیه لا یطرد ذنباً الیک من کل احد فالتقی الیه عاتشہ
 و ارجعی الی منزلک و اسبلی علیک سترک و السلام بہ علی فی قمعاع
 کو طرف بصرد کی بیجا کہ طلحہ وزیر کو فہمائش صلح کری چنانچہ استمالت کی خبر آئی
 اور علیؑ بصرہ میں پہنچا کہ ابن زیاد کی قریب بمیسرے تین دن مکہ ہر وہ لشکر کا
 مقام رہا یہ نزول لشکر کا نصف جاوی الاخرہ سکہ کہ پہنچتا اصحاب علیؑ میں
 نہ راستے اور اصحاب طلحہ وزیر و عاتشہ میں نہ راستے فی ابن عباس کو باس طلحہ و
 وزیر کے پیچھے مصاحبت چاہی وہ بھی راضی ہوئے اور غیر مشورہ ہوئی مسلمان
 خوش ہوئے اور اس ملت آرمی صبح کی مکر جو لوگ بابت ام عثمان کے
 واقعہ طلب تھے وہ ساری رات نسوی اور شورہ کرتے رہے یہ صلاح کی کہ
 صبح کو جنگ شروع کر دیں چنانچہ اصحاب طلحہ وغیرہ میں تیغ لٹائی آغاز کردی کسی کو
 معلوم نہوا کہ یہ لڑائی کس طرح ہوئی عاتشہ بھل پر سوار تھیں اور علیؑ بفرار ہوئے
 بروقت اسفار کی علیؑ ٹھکر در میان ہر دو صف کی گئے اور وزیر بن العوام کو بچارا
 وہ آئے کہا ای وزیر تھے یہ کام کیوں کیا کہا ہم ظالم خون عثمان میں کہا اگر تم
 انصاف کرو تو ہتھین فی او کو قتل کیا ہے تین اتم سہی وزیر کیا تہو یہ ہتھین

کہ فلان دن حضرت فی تم سے فرمایا تھا امانک ستخرج علیہ وانت خالہ لہ
 کہا اللہ علی اور فلان دن یہ فرمایا تھا تخرج علیہ وانت خالہ کہا ان اور
 مین بول گیا اگر تم پہلے سے مجھ سے یاد دلاتی تو میں ہرگز خیمہ خرچ نہ کرتا لیکن یہ
 تصدیق ہے قول حضرت کی پھر واپس ہو کر راہ مکہ اختیار کی اور ایک قوم پر
 نازل ہوئے عمرو بن جرموز نے او کو دھوکے سے قتل کیا وہ سجدہ میں تھے اون کی
 سوار و مہر لیکر پاس علی کے آیا علی نے کہا ابشہ النادینے حضرت کو سنا فرمائی تھی
 بشر و اقاتی الذی بالنادی طلوعہ کو ایک تیر مروان بن الحکم کا لگا وہ طرف عائشہ
 کے رہتا پھر لشکر عائشہ کو شکست ہوئی سواروں نے اون کے چل کو گھیر لیا اور
 ایک قتال عظیم ہوا از ماحمل کو قریب ستر مرد کی قریش میں سے پکڑے تھے
 اون میں سے کوئی بچا اور محمد بن زبیر مارے گئی اور اون کی بہائی عبدالسد کو
 ۳۷ زخم لگی کہتے ہیں اس حرب جل میں ۱۶ ہزار سات سو ۹۰ آدمی مارے گئے
 سنبختیں ہزار کی اور لشکر علی میں دو ہزار ۷ مرد مقتول ہوئے یہ سب ہیں ہزار
 تھے جب خطام حمل پر کثرت قتل ہوئی علی رضی اللہ عنہ نے کہا اونٹ کی پاؤں
 کاٹ دو چنانچہ اونٹ لگ گیا عائشہ ہر دم میں شام تک رہیں علی نے قتل پر نیاز
 پڑھی طلحہ کو مقتول دیکھا استرجاع کیا اور کہا کنت اکرہ ان ای قریشا صرعا
 او تین دن ظاہر بصرہ میں قیام کر کے روز دوشنبہ اہل شہر ہوی اہل بصرہ نے
 بیعت کی پھر عائشہ سے کہا کہ آپ مدینے کو جاؤ اور سامان سفر مہیا کر دیا اور

ایک دن کی رات تک اپنی اولاد کو ہمراہ اونکی بطور شایعت کی بھیجا وہ اوس
 سال حج کے لیے شیر گزین ہیر مرینہ کو گزین ہیر ابن عباس کو نصیرہ پر حال تھیں
 کیا اور خود کو فہمین اسی بیان کا انتظام کیا عراق و بصرہ و یمن و حرمین و فارس
 و خراسان سب پر قبضہ ہو گیا معاویہ شام میں تھے اور اہل شام اونکی مطیع تھے
 علی بن جریر بن عبد الصمد بجلی کو پاس معاویہ کے بھیجا کہ اونے سعیت لی معاویہ
 نے دیکھی بیان تک کہ عمرو بن عاص فلسطین سے آئے دیکھا اہل شام طالب
 خون عثمان ہیں اونے کہتا حق پر ہوا اور معاویہ سی یہ بات شیرازی کہ اگر فتح حاصل
 ہو تو مجھ کو حاکم مصر کرو یا کوفی تہمتہ المختصر و قسۃ فہمین بہ دران یمن یہ ایک
 موضع ہے قریب رقعہ کی کنارہ دریای فرات پلاس جگہ لشکر ہر دو جانب مجتمع
 ہوا کہیم دیوچہ سب کو علی بن بشر بن عمرو انصاری وغیرہ کو واسطی فہمائش کی پاس
 معاویہ کے بھیجا معاویہ کی سبکی نہ سی تمام مادیوچہ اور انکی رہی کبھی ایک ن مین و
 باربری جنگ ہوتی آغاز ست مین باہم رسل و رسائل بابت صلح جاری رہے ماہ
 محرم ختم ہو گیا صلح نہوی سب علی بن مجبور ہو کر غدار پنا بیان کیا اور افسران فوج متفرق
 کر کے اور انکی آغاز کی اور بذات خود بھی مبارزہ کیا اور بہت سی بہادران معاویہ
 کو وقتاً فوقتاً قتل کیا تفصیل اس مبارزہ علی کی نور الاصابین نامہ پیام لکھی ہے
 لیلۃ الہریہ کی صبح کو گنتی مقتولین کی ۳۶ ہزار کو پہونچی ہر جانب سی لوحات نصیر
 عساکر مرتضوی پر لائح تھے جب عمرو بن العاص فی انما نہریت کی لشکر شام پہونچا

بت معاویہ کو یہ صلاح دی کہ اب معاویہ کو دس راج پر ہر مکر قطع حرب کرو
 چنانچہ ایسا ہی کیا اشتہار علی کو صلح سے روکا اور کہا یہ وقت درگزر کر سکیا نہیں
 ہے لیکن ماورگوں نے فی نہا صلح پر مجبور کیا تب ناچار پنجاپت ہو کر صلح ہو گئی اور
 مسلمانہ لکھا گیا یہ کتابت دن چار شنبہ کے ۳۰ صفر ۳۵ کو ہوئی علی کی طرف
 ۲۵ ہزار نفر ماری گئی سبیلہ افکی ۵ شخص اہل بدر تھے اور لشکر کی گنتی ۹۰ ہزار تھے
 اور معاویہ کی طرف ۴۵ ہزار مقتول ہوئے گنتی لشکر کی ایک لاکھ بیس ہزار کے
 تھے صفین میں ایک سو دس دن مقام رہا اور ستر یا نوی بار حرب ہوئی عمرو
 بن العاص وزیر معاویہ تھی جب عمار بن یاسر مارے گئے تب قتال بند کر دیا
 معاویہ نے کہا تم کیوں نہیں لڑتی کہ اس نے اس شخص کو قتل کیا اور حضرت کو سنا
 فرماتی تھی ثقلة الباغیة معلوم ہوا کہ ہم بغاوت میں معاویہ نے کہا چپ رہ
 کا ہی کو اوکو مارا بلکہ علی نے مارا کہ وہ اوکو اس جنگ میں لائے تھے تو مہر افست
 کی ہی علی نے نہ کر فرمایا اگر عینے عمار کو قتل کرایا تو حضرت نے حمزہ کو قتل کرایا ہو گا یہ
 اوکو واسطی قتال کفار کے بیجا تھا علی کی ہمراہ خنیمہ بن ثابت انصاری ذوالشہادین
 اور اویس قرنی ذوالعینین مارے گئے وقت مخارج جب علی صفین سے
 کو زمین واپس کی ہی حروریہ نے مخالفت کر کے خروج کیا اور منکر محکم ہو کر کہا لا حکم
 الا للہ ولا طاعة لمن عصى اللہ یہ پہلی بات تھی جو اسے ظاہر ہوئی یہ موضع حروا
 میں نازل ہوئے تھے اس لیے حروریہ کہلائے بارہ ہزار آدمی تھے علی نے ابن عباس

کو نزدیک آنکی سجا لکن و عقابین آئی علی فی حبیبہ بن الکواکری کہاتم نے
 ہر کون خروج کیا کہ اسبب حکیم یومہ منین کی علی فی اوکو قائل کیا اور و سکت
 ہوی بہر علی ابس چلی آئی جب کسی طرح غمیش فی انہین اثرت کیا تب علی فی
 لشکر طیار کیا اور افسر مقرر کیے اور کہدیا کہ جو کوئی انہین سے طرف کو فرو دین
 و نحوہا کئے ابس جاوی و آسن ہے چنانچہ فرزد بن نوفل باہنو سوار یکر
 چا گیا اور ایک گروہ طرف کو فک و ابس ہوا اور دوسرا گروہ مراٹن کو گیا اکثر
 جمیت تفرق ہو گئی بعد اسکی کہ وہ سب بارہ ہزار نفر تھے اب فقط چار ہزار
 بکے حبیبہ بنی مقابلہ ہوا فوج علی فی تیر و نیزہ و تلوار پر اذکور کہہ لیا ایک لمحہ میں
 سب کو صان کر دیا چار ہزار میں ہی نو نفر بکے دو طرف خراسان کی اور دو طرف
 حران کی اور دو طرف مین کی اور دو طرف جزیرہ کی اور ایک طرف تل حودن کے
 بہاگ گئی جاست علی فی نہ نام کثیر و اوکی لایمی اور ادھر کے فقط و دشمن بکے
 بجز ان نو نفر کی کوئی اور اون خواب نہروان ہی باقی بیچا و لہر محمد و ہذا کرامۃ
 من امیر المؤمنین فانہ قال قبل ذلک فقتلہم ولا یقتل مناعشر و لا یلہ
 من عشرۃ تنبئہ بنیخا ب جنوں فی علی رضی اللہ عنہ خرج کیا تا وقت تکمیل
 کے اور کہاتما لاحکامہ لا ھدیہی لو کہ میں خلی حق میں حضرت فی فرمایا تم میں دون
 من الدین کہتا میرا حق اللہ من الرمیۃ روا البخاری انہین ہی ایک حبیبہ بن
 ذی النویر تہی تھا جس نے وقت تقسیم صدقات کی حضرت سی کہاتما عادل یا

یا رسول اللہ فالتعدّل أو حضرت فی ارشاد کیا تھا ویاک من یعدّل ان العادل
 او سپر عمر رضی اللہ عنہ فی اذن چاہا تھا کہ اوس کی گردن مارین فرمایا بعد فان
 احمدا بالیقر احد کم صلاتہ مع صلاتہ وصیامہ مع صیامہ میاقون من الدین کما
 یرقا للهم من الریة اور تین کو حقین بیانت آئی ہر مضمون ہذا فی الصدقات فبیان
 ان رقائغ کا تاریخ اٹھنا مین یون نکھا ہے کہ ابن سعد کہتے ہین کہ قتل عثمان
 سے دوسری دن بیعت خلافت علی سے کی گئی تھنے صحابہ مدینہ مین تھے
 سب فی بیعت کی طلحہ وزیر کی بیعت کر لیا طوعا ہونی ولذا اولن دونوں نے
 کیا کہ حالشہ کو کیا طلب خون عثمان قصد بصرہ کا کیا علی فی یہ خبر پا کر سفر خرق
 کیا اور بصرہ مین جا کر اون سی ملاقات کی یہ واقعہ حمل ہے جو کہ ماہ جمادی الاخرہ مین
 ستلہ مین ہوا اس ارانی مین طلحہ وزیر ماری گئے اور گنتی مقتولین کے
 ۱۳ ہزار کو پہنچی علی بصرہ مین پذیرہ شب ہے پہر کو فین آئی معاویہ بن ابی
 سفیان فی مع مردم شام علی علیہ السلام خیر وچ کیا علی یہ سکر روانہ ہوئے
 صحن مین سامنا آنا ہوا ستلہ مین مدت تک قتال قائم رہا اہل شام نے
 مصاحف اور ہوائی اور طرف حکم قرآن کی بلایا یہ فریب و مکر شام و بن العاص
 کا لوگوں فی حرب کو کروہ جانا اور خالمان صلح ہوئے اور دو حکم مقرر کیے گئی
 علی فی ابو موسیٰ اشعری کو اور معاویہ فی عمرو بن العاص کو حکم مقرر کیا اور تین
 ایک تحریر لکھی کہ شروع سال پر ازج مین یکجا جمع ہو کر اہم امت مین نظر کی جائی

لوگ متفرق ہو گئے اور معاویہ شام کو اور علی کوفہ کو چلی آئی یہاں ان کے
اصحاب میں سے کہہ لوگوں نے خروج کیا اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور حرور میں
لشکر جمع ہوا علی نے اذن کی یاسر بن عباس کو بھیجا اذن سے خدمت و
حجت ہوئی قوم کثیری رجح کیا اور ایک قوم اپنی قول پر بھی رہی اور طر
نہروان کے چلے گئے علی نے ان کی طرف روانہ ہو کر نہروان میں ان کو
تہ تیغ کیا اور ذوالندیہ کو بلادیہ واقعہ سے کہہ ہوا اسی سال ہجرت ثانیہ
مقام انرج میں جمع ہوئے اور حدیث نبوی و قاص و ابن عمر وغیرہ اساتذہ کی
حضور نبی ابو موسیٰ شہری کو بلادیہ فریب مقدم کیا اور انوں نے حکم کر کے علی کو خط
کیا اور عمرونی بات چیت کر کے معاویہ کو متفرک کیا اور بیعت لی اس پر لوگ متفرق
ہو گئے اور علی رضے المدینہ اپنی اصحاب سی و سترہ خلافت میں بیٹھے یہاں تک
کہ اگشت بدندان ہو کر کہا اخصی و یطیع معاویہ بہترین آدمی خوارج کے
عبدالرحمن بن ملجم مرادی اور برک بن عبدالستہ بن عمرو بن کثیر بن کثیر بن
ہبوی اور باہم عقد کیا کہ علی و معاویہ و عمرو بن العاص کو قتل کرنا چاہیے
تاکہ لوگ ان کے ہاتھ سے راحت میں ہو جائیں ابن ملجم نے کہا میں علی کو پہنچا
برک نے کہا میں معاویہ کو لی ڈالوں گا ابن کثیر نے کہا میں عمرو بن العاص کو
کفایت کر دوں گا ایام شب رمضان کو یہ ہدایک شب میں کر کے ہر ایک اس
شکر کو چلے جان یہ ہر ایشہ خاص تھی ابن ملجم کو فہم کیا اور اپنی اصحاب خراج

ما شب جمعہ ۱۰ - رمضان سنہ ۱۰ کو وقت سحر طلی جاگی اور اپنے فرزند حسن سے
 کہا آج کی رات تین حضرت کو خواب میں دیکھا اور کہا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم من امتك من الاولاد والولد فرمایا بدعا کرانے لسی میں کہا اللہ صمد لدنی
 بہم خیر الی منہم وابد لہم فی شرا لہم یعنی اتنی میں ابن نہاح مودن نے
 آکر کہا ناز بیا رہے علی اس درواری سی نکاح جس سے یہ نکرتی تھے یا اللہ
 الصلوۃ الصلوۃ ابن مجہم فی آکر تلوار ماری پیشانی سے سترک خم لگا اور دماغ
 ایک پونچا لوگ ہر طرف سی او سپر دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکین باندھیں علی بن
 سمیعہ نے پتھر تک زندہ رہی شب کیش نہ کو انتقال کیا حسن جو عین وجہ اسد بن جعفر
 فی او کو غسل دیا حسن فی نماز پڑھی دارالاماتہ کو فہمین وقت شب دفن کیا پھر
 اطراف ابن مجہم کو قطع کر کے قوصہ میں رکھا اگر کسی جلا دیا ہذا کلام ہا بن سعد
 وقد احسن فی تلخیصہ ہذا الوقائع ولریب سع فیہا الکلام کما صنع غیرہ
 لان ہذا ہذا اللائق ہذا المقام حضرت فی فرمایا ہے اذ اذ کرا صحابی فامسکو
 او قال بحسب احیائی القتل مستدرک میں سدی سے روایت کیا ہے کہ ابن مجہم
 ایک زن خارجیہ پر عاشق تھا او کو قظام کہتے تھے او سی نکاح کیا اور تین ہزار
 درہم سے قتل علی مہر میں دینی ابو بکر بن عیاش فی کہا ہے علی کی قبر خفی کر دی
 تاکہ کہیں خواجہ او کو کو ذالین شریک فی کہا امام حسن او کی نعش کو نہ سنے لگے
 محمد بن حبیب فی کہا ہی اول من حول من قبر الی قبر علی رضی اللہ عنہ سعید بن

عبدالعزیز کا قول یہ ہے کہ جب علی مقبول ہوئی انکی جنازہ کو پہنچی تاکہ پاس
 حضرت کی دفن کرین راہ میں اونٹ بچلا اور بھاگ گیا معلوم ہوا کہ گھر گیا پھر
 کسی کی ہاتھ نہ آیا اسخدا بن عساکراہی جگہ سلی بن عراق کہتے ہیں کثلی
 صحابہ میں بعض نے کہا وہ اونٹ بلا طحی حین جابڑا وہ بان اوکو دفن کیا
 عمر علی کی وقت قتل کے ۶۷ یا ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ سال کی تھی انکی ۱۹
 کینیرین تھیں انہی کا اسم السوطی نور الاعبار میں کہا ہے بیابن طحیم وغیرہ ہر ہر نفر
 نے مشورہ قتل مذکور کا کیا تو برک و شوق میں آیا اور اونسی معاویہ پر ضرب لگائی
 اور نکاسرین بنی ہوا اگر جان بچائی حیات و امیر ان میں کہا ہے فاصاب اور اکہ
 ففطع منه عراق الکاح فاروق اللہ بعد خلک حبیب و سکوکہ لیا تو اونسے کہا
 الاماں والبتار وقد قتل علی فی هذه الليلة معاویہ فی اوکو زندہ رکھا گیا
 کہ خبر قتل علی کی آئی تب معاویہ نے اوکی ہاتھ پاؤں کاٹ کر اوکو چھوڑ دیا اور
 بعض نے کہا مار ڈالا ابن کبیر عمر بن العاص کی پشت یا
 شکم میں دروہتا اونٹوں فی بجای خود مسل حامری یا خارجہ کو بھیجا کہ لوگو کو نماز
 پڑھا دو ابن کبیر نے اوکو عمر بن العاص سے بھجوا کر قتل کروا دیا اور لوگوں نے اوکو کپڑا
 اور قتل کیا فضول حمہ میں کہا ہے اوکو سکوکہ کر سانسے عمر بن العاص کی لگے جب
 اوکو دیکھا کہ اتونی کس کو مارا لوگ کہتے ہیں خارجہ کو مار دینے عمر واداد اللہ
 خارجہ تب حکم دیا کہ اوکو قتل کرو اور ابن طحیم کو فہ میں آیا اور اونسی علی کو قتل کیا

تفصیل اس قصہ کی نورالاصباح میں ہے ذخائر العقبیٰ میں کہا ہے علیؑ نے فرمایا
 فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا به وان لم امت فلا امری فی العفو والقصد اعلیٰ اللغات
 کا لفظ یہ ہے کہ حبیب بن بلجم کو بڑ کر پاس علیؑ کے لائی فرمایا حبیبؑ واطیبوا
 طعامہ والینوا فراشہ فان اجبش فانا ولی دمی عفو او قصاصا وان مت
 فالحقونی اخاصہ عند رب العالمین عمر ان کی وقت قتل کی ۳۲ سال کی تھی
 مثل عمر بنی وابوبکر و عمر کے وہوں عجیب لائق واقندیٰ کی کہا وہ نہ اھو
 للثب عندنا و قیل غیر ذلک علیؑ فی حسن کو وصیت کی او کی آخر میں یہ بھی کہا
 لا یخوض احدکم المسلمین خوفاً لقلوب قتل امیر المؤمنین الا لاقتلوا بی الا
 قالوا انظر اذا اقامت من ضربته ہذا فاضربوه ضربۃ بضرۃ ولا تمثلوا بہ
 الی اخرها وہی طویلۃ جدا بہترین کپڑوں میں دفن کیا حسینؑ قمیص و عمامہ تھیں
 اور عری میں دفن کیا یہ ایک مشہور جگہ ہے اب تک او کی زیارت کرتی ہیں
 اور کسی نے کہا نجف میں اور بعض نے کہا درمیان گہر اور سجد کے دفن کیا قیل
 غیر ذلک کذا فی الفصول جب بنی فارع ہوئی حسنؑ نے ابن بلجم کو بلایا اور حکم دیا
 کہ اون کی گردن مارو پھر لوگوں نے لاش لچا کر آگ میں جلادی حاجت الشہ
 وفضائل انصاری میں آیا ہے کہ حضرتؑ نے اول ہی خبر دی تھی کہ او کی موت
 قتل سے ہوگی نہ بیماری ہی اور وہ خود ہی انتظار طرح کی موت کا کرتے تھے اور
 علیؑ نے اپنے قتل سے پہلی خبر اپنے حال کی دی تھی اور کہا تھا کہ میں علیؑ بن محمد

کی ہاتھ سی قتل ہو نگار روایات اس مطلب کی نورالاعبار میں بہت آئی تیر چری
 کہتے ہیں جس دن علی مسئول ہوئی کوئی سنگریزہ بیت المقدس کا اور نہایا نہ گیا
 لکن نبی اوسکی خون تازہ و سرخ تھا ابوبکر خوارزمی فی کتاب الناقب میں قصہ
 غلاب بن کھم کا بھراؤ ایک مہرب کی لکھا ہے کہ ایک طائر مثل سنر کی اوس پر
 ہے کہ اوسکو بار و بار دہی کر رہی پر گزل جا رہا ہے پھر طرچ کر رہا ہے و موعود باللہ
 حسب اللہ علی مرتضیٰ فی اپنی زمانہ خلافت میں کوئی حج نہیں کیا اوسکو حروب سے
 فرصت نہیں ملی ان پہلی بہت سی حج کیے تھے باجاء مدت اکی خلافت کی بہت سی حج
 صدیق اقصیٰ سہ ماہ و دو سال برسندہ شیعہ مصطفیٰ بود
 دو سال خلیفہ بود و شش ماہ فاروق کہ ماکم قضا بود
 عثمان زکی دوازده سال برجلہ جنتی مقتدا بود
 نہ ماہ و چار سال دیگر ایام علی مرتضیٰ بود
 اکی انتقال سے مع خلافت شش ماہ ام حسن خلیفہ مرتضیٰ سی سال خلافت
 راشدہ کی ختم ہو گئے پھر ملک عتضوں کا زمانہ آیا معاویہ اول ملوک اسلام تھی و پھر
 والد سلیم ف لوگوں کا اختلاف ہی تھا و اولاد علی رضی اللہ عنہ میں کسی نے نہ راؤ
 کسی نے کہ تباہی ہے ابوالاسم سہیل فی کتاب الانوار میں کہا ہے کہ اولاد علی ہر غیر
 سے ۱۷ ذکر ۱۷ انشی اور میری فی کہا ۲۹ بار ذکر ستر و انشی محب طبری فی کہا ۴۴ ذکر
 ۱۱ انشی صفورہ میں کہا ہے ۴۴ ذکر ۱۷ انشی نویہ الطالب میں کہا ہے ۵۵ ذکر ۱۷ انشی

بالاتفاق اور زکوریٰ بن عیسیٰ بن عبدالمطلب اور انشیٰ بن ۲۲۰ عدد تک اختلاف کیا ہے
 زکوریٰ بن حسن و حسین و حسن بن محمد بن صغریٰ بن مرگے انکی ماں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
 محمد اکبر کی ماں جو زینب بنت جعفر خنیفہ تھیں عبد اللہ کو مختار بن ابی عبیدہ نے قتل کیا
 اور ابوبکر ہریرہ امین کی مقتول ہوئی ان دونوں کی ماں لیلیٰ بنت مسعود شہلی
 تھے تزوجا عبد اللہ بن جعفر بعد حمدہ فجمع بین زوجۃ علی وابنتہ عاتکہ
 اکبر لقب بشار و عثمان و جعفر و عبد اللہ یہ سب ہریرہ امین کی ماں سے گئی ان سب
 کی ماں المہدیین بنت جہام بن حید یہ کلابیہ تھیں محمد اصغر یہ سہامہ امین کی مقتول
 ہوئے ان کی ماں ام ولد تھیں و یحییٰ و عیون ان دونوں کی ماں زینب بنت عیسیٰ
 تھیں محمد اکبر ان کی ماں ام حبیب صہبار تغلبیہ تھیں سہی روت کی تھیں محمد اوسط
 انکی ماں امامہ بنت ابی العاص بن برقع غبشیہ تھیں یہ امامہ وریٰ تھیں جبکہ حضرت
 تمام و ظہیر بن ابی پشت مبارک پر لاؤ لیتی تھے انکی ماں زینب بنت حضرت یحییٰ
 اب باقی رہیں دختران رضویٰ سو ام کلثوم کبریٰ قبل وفات حضرت کی پیدا
 ہوئیں انکی شوہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے اہلے زنداکبر و رقیہ تولد ہوئیں
 اور یہ مع زید کی وقت واحد میں گرئیں انکی نماز خانہ ابن عمر لیٰ یثربی و دوم
 زینب کبریٰ ثقیفہ حسن حسین و رقیہ ثقیفہ عمر اکبر و ام الحسن و رملہ کبریٰ ان
 دونوں کی ماں ام عدت عروہ بن مسعود ثقیفی تھیں و ام ہانی ہیمونہ و رملہ صحر
 و زینب صغریٰ و ام کلثوم صغریٰ و فاطمہ و امامہ و خدیجہ و ام انیس و ام سلمہ و ام غفر

وہاں وقتیہ یہ سب صاحبزادیان اہمات تھیں اور متب علی حسن بن
 محمد اکبر و عمر عباس بن عباس سے ہی انتہی حاشیہ بحیری علی النبی من براوی سے
 نقل کیا ہے کہ جلد اول اولیٰ انہ ذکر تھی پانچ کی منسل باقی رہی حسن جو میں
 عباس و عمر بن نفیہ و عمر اور ان کے ہاتھ میں تین بچہ انکی فقط ایک سے نسل چلی
 نہیں باقی بطلین فرزدان فاطمہ علیہ السلام محمد بن نفیہ کہ بچہ شیعہ مسک
 خیال کرتی ہیں سو یہ بات غلطی بان وہ مرثیہ و کریم فصیح تھے اولیٰ کا
 انتقال آٹھ ہجری میں بمقام درنیہ منورہ ہوا تھا اور بعض نے کہا طائف میں
 علی کا عقب رضی و حیدر و امیر المومنین و انج و بطین تھا اور کنیت ابو بطلین
 اور نقش خاتم بسندت نور علی اللہ یا حبیبی اللہ یا غفر اللہ عنہ جس دن قتل
 ہوئی اور دن فقط چار بیدان تھیں امامہ و لیلیٰ و اسما و بنت عیسیٰ و ام البنین و اسما
 اہمات اولاد تھیں پورا بانی سلمان فارسی تھی اور شاعر حسان بن ثابت اور
 معاصر بکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم آجین سے

من خالین بان یحیی الثناء علی محمد و علی الصدیقین حبہ
 وقد ترقی عمر الناروق منزلة و حاد عننا و فخرنا و فخرنا
 و حاد عننا و فضلا بالنبی و قد انت جمیع الابرار یا من منافقہ
 و ذوالفقار علی المرتضیٰ قلہ نجر من العلمید و من عجائزہ
 فہم ملاذ من خافہ صاحبنا ... خاقت علیہ امور فی مذاہبہ

جاءه صلوات الله ما لمعت في الليل انوار برق في غياهبه

حکایت شریف ابنی فی مفتی آخرین محب طبریج سے کہ تم نے ابو بکر کو علی پر یاد جو و اس غزواتِ عظیم و قرب رسول خدا کی مقدم کیا کہ اپنے ابو بکر کو اپنی اس سے مقدم نہیں کیا اور نہ اس امر میں کہ کو کچھ اختیار ہے ہماری جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سد و کل خوختہ فی السجد الا خوختہ ابی بکر اور فرمایا من و ابابکر فیصل بالنا اور یہ حدیث ہم نے بسند صحیح پڑھی ہے اور جب حضرت مقبوض ہوئی صحابہ نے کہا

من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لدیننا رضینا لدنیا و الدنیا شریف ابنی نے کہا چ ہے ہر عمر کو کیون مقدم کیا کہا اس لیے کہ ابو بکر نے وقت اپنی موت کے او کو پسند کیا کہ چ ہے ہر عثمان کو کیون مقدم کیا کہ عمر نے ام خلافت کو بطور شوریٰ بٹیرایا اور ان لوگوں میں جسے حضرت راضی گئے اہل شوریٰ نے عثمان کو مقدم کیا شریف نے کہا بلا معاویہ کو کیا کہتے ہو کہا وہ مجتہد تھے جسے طرح کہ علی مجتہد تھے کہا اگر تم معاویہ و علی کو اپنی تو کس کی ساتھ ہوتی کہ معاویہ علی کی شریف نے کہا فخر السمر عن اخیر شعرائیج فرمائی ہرین فانظر یا اخی نیر الکلام النقیس من نیر العالم الذی لا یخرج من التبغینہ فی شی فعل ان الواجب علینا ان نجعل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبع المحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا دھم کذلک المحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحکم

الطبع و لقدم اولاد فاطمہ علی و اولاد ابی بکر اصدیق کا کان ابو بکر مقدم علی اولادہ علامہ حدیث لا یومن احدکم حتی اکون اخب الیہ من اہلہ و ولدہ و ولد النبا

احمد خاتمہ بیان میں فضائل اربعہ عشرہ مبشرہ و باخبرہ کی

مرضیٰ مدظلہ نے کہا تھا میں ہی کوئی اہل حق نہ تھا اسلئے مرکی یعنی خلافت کی
ان لوگوں نے کہ وفات کی حضرت فی اور حضرت انس رضی اللہ عنہما ہی ہوا نام لیا علی و
عثمان و زبیر و طلحہ و محمد و عبدالرحمن کا دواۓ الجنائز قیس بن ابی ہازم کہتے ہیں
میں نے طلحہ کا ہاتھ دیکھا وہ خشک ہو گیا تھا طلحہ فی اور ہاتھ ہی اولیٰ جس کے
حضرت کی وفات کی تھی دواۓ الجنائز جابری کہتے ہیں حضرت فی دن خراب نہ فرمایا
کون آدمی مجھ کو خبر قوم کی لا کر دیکھا زبیر فی کہا میں فرمایا ان کل نبی حوالہ دادا
الذہب متفق علیہ زیر کہتے ہیں حضرت فی کہا کون نبی قرظیہ میں جا کر مجھے اونکے
خبر لا کر دیکھا میں گیا جب پہر کر آیا فرمایا فذاک ابی و امی متفق علیہ علی کہتے ہیں
حضرت فی کیسی لیے اپنی ماں باپ کو جمع نہیں کیا مگر واسطی سعد بن مالک کے
میں نہ سا کہ دن اس کے فرماتی تھی یا سعد ادم فذاک ابی و امی متفق علیہ سعد بن
ابی وقاص کہتے ہیں ابی لا اول العرب مدعی محمد فی سبیل اللہ متفق علیہ عائشہ
کہتی ہیں جب حضرت مدینہ میں آئی یعنی بعض غزوات ہی تو اس رات جاگتی
کہا کاش کوئی مرد صالح میری حراست کرتا کہ اتنی میں نہ آواز ہتیا کر نہ ہی فرماتا
یہ کون ہی کہا میں سعد بن کما کہہ کر آئی کہ تیسری جی میں حضرت پخوف آیا
میں نگاہ بانی کر نکو آیا ہوں حضرت فی اور کو دعا دی اور سورہی تعلق علیہ و علیہ
انس بن فرمایا ہے ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

بن الجراح بن متفق علیہ عائشہ سی ابو جابر اگر حضرت کی کو خلیفہ کرتی تو سہل اسکو کرتی
 کہا ابو بکر کو کہا پھر کس کو کہا عمر کو کہا پھر کس کو کہا ابو عبیدہ بن جراح کو دوا مسلم
 ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت کوہ راہ پر تھے اور ایک ہی ہمراہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی علیہ
 و زبیر ہی تھے ایک پہر لا فرمایا نہیں ہے تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید بعض نے
 سعد بن ابی وقاص کو ہی زیادہ کیا ہے اور علی کا ذکر نہیں کیا رواہ مسلم علیہ
 بن خروف کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ابو بکر فی الجنة و عمر فی الجنة و عثمان
 فی الجنة و علی فی الجنة و طلحہ فی الجنة و الزبیر فی الجنة و عبد الرحمن بن
 عوف فی الجنة و سعد بن ابی وقاص فی الجنة و سعید بن زید فی الجنة و ابو
 عبیدہ بن الجراح فی الجنة رواہ الترمذی و ابن ماجہ عن سعید بن زید حدیث
 السنن میں رضا آیا ہے اور خط امتی بامتی ابو بکر و امثالہم فی امر اللہ عمر و اصدقاہم
 حیاء عثمان و اقرضہم زید بن ثابت و اقرضہم ابی بن کعب و اعلمہم ہمدان الحلہ
 و الحرام معاذ بن جبل و کل امتنا من و امین ہذا الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح
 رواہ احمد و الترمذی و قال ہذا حدیث حسن صحیح و روی عن حمزہ عن قتادہ مرفوعاً
 و فیہ واقضاً ہذا علی جابر کہتے ہیں حضرت نے طرف طلحہ بن عبد اللہ کی دیکھ کر فرمایا
 شخص بیچارہ ہے کہ دیکھے طرف ایک مڑ کر دیکھے دوسری طرف چلتا ہے اور اپنا کام
 پورا کر چکا وہ طرف اس شخص کے دیکھے و فی روایۃ من سرق ان یطرا الی شہید ہیشی
 علی و حنا لا یرض فی نظر الی طلحہ بن عبید اللہ رواہ الترمذی علی رضی اللہ عنہ

کہتی ہیں میری کانوں نے حضرت کی دہن ہی سنا کہ کہتے تھے طلحہ وزیر میری ہمت
 میں بہت بین رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب سمعته من أبي وقاب
 کہتے ہیں حضرت نے دن بعد کی فرمایا اللھم اسد دو واجب ہوئیں وہ ایک
 شرح السنہ ووسر السنہ انکار فیا یہی اللھم استجب لہ عبد خادع اللہ رواہ
 الترمذی علی فی کہا ہی مآجع رسول اللہ صلو اللہ علیہ و آلہ و سلم قال لہ
 یوم احد ادم ذل العابی وای ایہ الغلام الخ ورواہ الترمذی جابر کہتے ہیں
 سعدی حضرت نے کہا یہ میرا مومن ہی اب کوئی مرد اپنا مومن مجھے دکلائی
 رواہ الترمذی سعدی زہر مین ہی تھے اور حضرت کی والدہ ہی بنی زہر مین
 سے تھیں ایسے حضرت نے سعد کو اپنا مومن فرمایا سعد کہتے ہیں مینی دیکھا کہ مین
 ثمان ہواں سلام مین اول سلام فرمایا کوئی مگر اسی دن کہ مین سلمان ہوا رواہ
 البخاری آم کہتے ہیں مینی حضرت کو اپنی ازواج سے فرماتی تھے وہ تجھس جو
 تم کو اب بہر کہ میری دیکھا وہ صادق ابرہہ اللھم اسق عبدالرحمن بن عوف

من سلیل الجنة رواہ احمد

وہ یار ہشتی اند قطعہ بوکیر و عمر علی و عثمان

طلحہ ست وزیر و حبیبہ سعدت و سعید و عبد الرحمن

علی کہتے ہیں حضرت سکھا ہم کس کو عبد اکبری امیر کریں فرمایا ان تو مرد و ابابکر

خبر دہ امینا ما ملانی الدنیا و اعبانی الاخرۃ وان تو مرد و اعرس تجدی وہ فقیہ

آمینا لا یخاف فی الله لومة لائم وان قوموا علیا ولا اراکم فاعلمین ان
 ما دیا محمد بیا یاخذ بکم الطریق المستقیم رواه احمد ووسر القطانی
 کہ حضرت نبی فرمایا رحمہ اللہ ایا بکنز روحی ابنہ وحنی الی دار الحجۃ وحنی
 فی الغار واعتق بلاک من مالہ رحمہ اللہ عمر یقول الحی وان کان مرانزکہ
 الحی ومالہ من صدیق رحمہ اللہ عثمان تستجی منہ الملائکہ رحمہ اللہ علیا
 اللهم ادس الحی معہ حیث دار رواہ الترمذی وقال هذا حدیث عن
 احمد بن محمد بن علی کہ ختم اس رسالہ کا ذکر خلفا واربعة پر ہوا جس طرح کہ آغا ربیع بن
 ذکر خیر سے ہوا تھا کہ قیل ع یطوی بہ الذکر الجلیل ویبدی ہذا
 واقول اللهم اجعلنا من المتقین الابرار واملاک بنا سبیل عبادک
 الاخیار والھمنا رشدنا واجزل من رضوانک حظنا ولا تحرمنا بذنوبنا
 ولا تطردنا بعبوبنا ولا تقطع عنا برك ولا تنسنا ذکرک ولا تفنک
 عنا سترک یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

الیک والالاشد الرکائب	ومنک والالاشد الرغائب
وفیک والالالرجاء مخیب	وعنک والالالمحدث کاذب
لذیک والالالقرار یطیب لی	علیک والالالاسبیل السواکب
رضاک والالالغرام تصنع	سناک والالالابد ورغیابھب

والحمد لله اولاً واخلراً